دور انجم پر ہی کیون موقوف گردش بخت سے | خضر کیون پیرو ہوا ہی غول سی گمراہ کا
سوی سفل ہمت عالی نہین کرتی رجوع | پائین محتاج زمین کیا خرچ مہر و ماہ کا
ہی حسینون سی بہی کاوش گردش افلاک کو | اکثر آتا ہی گہن مین قرص مہر و ماہ کا

طبع روشن سی نہ کیون جلجائین دزدان سخن | ہی مخل دزد کو شب نور جرم ماہ کا
حسن مہوشن باسن آیا پہر گئی خم بدن | عشق سی برعکس ٹہہرا فروغ ماہ کا
دیکہتی ہین لوگ آئینہ مہ نو دیکہکر | بعد ابرو چہرہ دیکہو اپنی رنگ ماہ کا
کہکشان یہہ جسکو فلسفی ٹہہرا لئین | یہہ دہوان ہی آسمان گیر اپنی شمع آہ کا

## ولہ

نور کو حجت ہوا ادراک حق کی راہ کا | جسم خاکی خاک سمجہی مرتبہ اللہ کا
جستجوئے یار مین کیا کام خضر راہ کا | ۴ ہی رہبر ہما عشق کا ورد آہ اللہ کا
تختہ تابوت سی تخت عروسی ہی فلک | جسکو کہتی ہین کفن اپنا ہی جوڑا بیاہ کا
جسطرف رکہا قدم پائی صراط مستقیم | خضر بہی قایل ہی تیری جستی گمراہ کا
کر دیا ہی قلب ماہیت سے اکثر عشق نی | بار مین صعو کا عالم شیرین و ماہ کا

جسکو خورشید جہان افروز کہتا ہی جہان
ہی شرارہ چرخ چارم پر ہماری آہ کا

ایخضر اغوائی ابدالی مجھی بہکا دیا
راہ بتخانہ بتادی کام ہی اللہ کا

دست کند رسی سی مضمون ہات آتا نہین
ہی تہیدستی فقط انجام غرور جاہ کا

چہاونی کیا آسمانونکی جلادی عرش کو
نکلی سینی سی اگر سہو آشرار آہ کا

چہپ سی مخزون ہوای غیرت ماہ فلک
کم نہین ہوتا کلف سی نور جرم ماہ کا

شمع راہ رست سمجہا مون چراغ غول کو
عشق ہی اے خضر مجکو اک بت گمراہ کا

ہر سر داغ پر ہنستا ہی کیون وہ مہروش
ایک ہی پیدا کنندہ آفتاب و ماہ کا

کیا تعجب ہی معلم کو اگر بسمل کری
دن ہی آج اوس طفل غارتگر کی بسم اللہ کا

روشنی بی سرسیہ خانمین ہنتی ہی ام
کام آتا ہی شب تیرہ مین شعلہ آہ کا

کوئی مطلب نہین ہی خضر ہو یا غول ہو
رہبر گمراہ کو ہی دہیان بس اک راہ کا

زاہد واوقات خمسہ نعین ہی عشق
چاہیی مثل نفس ہر وقت ذکر اللہ کا

کہکشان ہی مکس افشان عکس عارض مہروش
ہی داغ افلاک پر اوس رشک مہر و ماہ کا

حور عین از دواج ہونگی بزم شادی باغ خلد
ہی نہہاد کا لباس اگیو رجوبہ ر با ہ کا

ے

صحرا آرایش ہی قاتل لبسملون کی حد نہین
عید ہنگامہ ہم کہین گی قربانگاہ کا

جستجو کی ہنما مین خضر تک سرگشتہ ہے
یہ تماشا ہی صدف کوی بتِ گمراہ کا

روشنی کونین مین اوسکی رخ انور سے ہے
مہر کیون عاشق ہنو ملکِ عرب کی ماہ کا

ولہ

ہی گھڑی ہوئی مین قبضۂ یار الف اللہ کا
استراحت مین ہی عالم تبسم اللہ کا

کھیلنی کا شغل ہی اطفال سنگ انداز سے
ڈر ہی وحشت خیز ہی نام اپنی بازیگاہ کا

کٹکی سر کرنا ہی سجدی کرین زخمون کی منہ
ہی عبادتگاہ نام اپنی شہادتگاہ کا

تشنہ ہی تیغ بتِ سفاک عالم یہ سبیل
حکم ہی میری لہو پر فی سبیل اللہ کا

مہر تابان مین سے ہو رشن ماہ کامل مین کلف
ایک فلک عالم ہی اور یہی میری رشکِ ماہ کا

اس زمانی مین دکھایا تو نی اے سفاک خلق
دبدبہ چنگیز خان کا حکم پادشاہ کا

اے صنم بت پرستی کونسا انصاف ہے
خالق انکا وہ ہی جو مخلوق ہی اللہ کا

ہر غریقِ بحر لی بابانِ عشق الیاس ہے
دشت الفت مین خضر ہی نام ہی گمراہ کا

زاہد کیون پاون توڑ دن کونسی ترجیح ہی
دل مکان اللہ کا کعبہ خلیل اللہ کا

پست طالع ہیں مقدر میں وہ سرا مہ نہیں
صبح ماروں کی ہی پروانہ مری تنخواہ کا

عکس تن سے ہوں نہ جوٹ انکو چاندنی ہی راتکو
جسم میری یار کا ہی جسم مہر و ماہ کا

جھک گیا ہوں ہستدر میں زیر مہری عشق
نشتر رگہا ہی جان ہوتا ہی کا شارہ کا

حدب در رستہ در گردنم افگندہ دوست
عشق مثل کہربا ہی کھینچ مائل کاہ کا

نار دوزخ سے ڈراتی ہو مجھے کیوں زاہدو
نام لی لونگا جہنم میں خلیل اللہ کا

رو رہا تہا غمسے نہا یا اب لہو میں ہو کی قتل
تہا وہ حیدر اماموں کا ہی جو بیاہ کا

مسجدیں میں ہو اگر ہی میکدہ میں ہی سب آب
کارخانہ ہر جگہہ معمور ہی اللہ کا

دل میں ہم کعبہ میں نا ہد میکدہ میں مغبچے
دیکہتی ہیں ہر جگہہ جلوہ تری درگاہ کا

کر کی باتیں آپ بہی ہمکو معزز کیجی
لن ترانی سی بڑہا رتبہ کلیم اللہ کا

یا الہی ہو نہ منزل گور سے دانی فغان
داغ حسرت اس مسافر کو ہی تو شہ راہ کا

مری قاتل تمکو تڑپنا عاشقونکا کہیل ہی
نام بازیگاہ رکہا ہی تمہاری قتلگاہ کا

ہم ہی کعبہ میں محروم قدمبوس صنم
سنگ اسود ہو گیا افسوس ہر تیری راہ کا

بیٹہ مت کر پہینکدی تو توڑکر اک موی زلف
اژدہا بنجاے گا موسی کلیم اللہ کا

ہوں خوش قدرت قلتک نہ پیدا ہو بہار
ہو زبرِ گل ہر جو پروانہ مری بخوا کا

حسن بت سی صانعِ قدرت کی نقاشی کھلی
بتکدے میں دھیان آیا ہمکو بت اللہ کا

برہمن سی بتکدہ پایا نہ کعبہ شیخ سے
ہوں بری احسانسی احسان ہی اللہ کا

منا سی ہر اک بت پھر کتا ہوں تا دیکھ کر
اتنا نون پر حسنہ انہی تیر نخواہ کا

ایک ہی میدان ہی ای طفل خونریز جہان
تری بازیگاہ کا میری تہلدنگا

پیشوائے و مقتدائی مہر ہی کو کمین میں
نایب و داماد و ابن عم رسول اللہ کا

ولہ

ہوئی مکان و مکین بلا مکان پیدا
برای مکین جہان گھر ترا کہان پیدا

اسی لئی ہوئی کام ولب و زبان پیدا
کہ ذکر یار ہو ان سب سی کی زمان پیدا

بنی ہیں تیری ہی جلوے کی کٹھلی او چشم
ہوئی ہیں تیری عبادتکو تن جان پیدا

ہماری ہی کوئی بانی وجود و عدم
ہوئی بساط زمین سقف آسمان پیدا

دہان یار کا کچھ بھی پتا کہین نہ ملا
ہوا تلاش سی عنقا ئی بی نشان پیدا

ٹپکتی تھی مری تہی سی سجدی مشل عرق
ہوا نہ تھا ابھی وہ سنگ آستان پیدا

زبان موج صبا سی یہ آتی ہی آواز ‎ ‎ ہر اک گل سی ہوئی صنع باغبان پیدا

صدای خندۂ گل سی ہوا مجھی مفہوم ‎ ‎ ہوئی ہین خاک سی کیا کیا چمن بہا پیدا

ترا ہون ورد سخن تین سی عاشق شیدا ‎ ‎ کہ دل خدائی کیا واآلہ وجوان پیدا

جو تو نہان ہی نظر سی تو غمسی زر و دشمن ‎ ‎ ہوئی بہار کی جہپ جانسی خزان پیدا

یہہ کہتی تہی شجر طور کی تلی موسے ‎ ‎ نشانہ تہا کہ ہو تقریر لن ترانی پیدا

وجود خلق دلیل وجود خالق ہے ‎ ‎ نہ آفتاب ہو تو ذری ہون کہان پیدا

کجو نسی قدر ہی نیا مین ہت بازو ‎ ‎ کہ توڑ تیر مین کیونکر ہوئی کمان پیدا

تمام اسفل و اعلی مین اوسکی صنعت ہے ‎ ‎ اوسکی ذاتسی ہی ربط جسم و جان پیدا

اب بسط حکی مضامین دیکہی یہ بندہ ہی ‎ ‎ زمین شعر سی ہوا اوج آسمان پیدا

ولہ

نہون جو رحم تو اطفال ہون کہان پیدا ‎ ‎ ہوئی ہین قبل مکین منزل و مکان پیدا

تری ہی نور سی پیدا ہوئی ہی ظلمت ہی ‎ ‎ کہ جیسی آگ سی ایجان ہو ہوا دہوان پیدا

مؤذنون نی اذا مین یہ پہلی سنی شب وصل ‎ ‎ ہوئی ہین صبح کی آثار بعد ازان پیدا

کثیف پر نہو سبقت لطیف کو کبہو نکر — کہ پہلی تن سی ہوئی جان انس و جان پیدا

غبار اگر مین نکالو دل مکدر کا — زمین آنکہون مین ہو زیر آسمان پیدا

وہ کم نصیب ہین وحشت اگر مجہی ہو جای — نہون لہاز نہ ہون طوق گریبان پیدا

کلونسی وصف دہان تنگ نہو پہر ہے — یہ ہون ازل سی اگر صورت زبان پیدا

ہی سخت بزم کی صحبت کو قابلیت شرط — کہ ساق گل ہی نہو مغز استخوان پیدا

ہنسی مین کیون نہ نکل آئین آنکہ سی آنسو — ہوئی ہین شادی و اندوہ توامان پیدا

ملی وہ نقد حیات خضر محال ہے یہ — نہین محال کہ ہو عمر جاودان پیدا

ذرا جو دیدۂ انصاف مین سی دیکہو — ہر ایک ذرہ سی مین خورشید ہی یہان ہویدا

ولہ

مسی کی بعد جو لب ہی نگ یان پیدا — ہوا ہی آگ سی پہلی یہین دہوان پیدا

اوسیکی صنع سی تو سیدہان ہی ای حسن — کیا ہی حسن کی جہلی کو بیرہان پیدا

وفور گریہ ہی ابروئی زرد دیکہون گا — جو منہ نہو تو ہو قوس قزح کہان پیدا

وہ سرو سیر کو ہی تو درخت گلشن مین — بجائی برگ ہوئین شاخون مین ارہا پیدا

یہ یقین کہ رسیدیم آسمان پیدا — کہاں نہیں ہے مکان فلک نشان پیدا

از کُجا تو سے فوق ایک کو ہی دو — ہے آسمان پر ایک زیر آسمان پیدا

وہ گل ہے تو زمین تو سے پھول چہرے کی — تری مِسّی سے ہوئی کشت زعفران پیدا

یہ خاطر سگ جانان ہے تھا ہوں دل — کہ گوشت ہے مین انداز استخوان پیدا

ضعیف تر کوئی مجھ سا نظر نہیں آتا — ہوا ہوں تار نگہ سے بھی ناتوان پیدا

وہ باد خوار ہوں کو پی جگہ بے سینہ میں — دکان بہ ہوا ب جا سے ہر مکان پیدا

گہر میں غرق زبان گنج زمین سا کا جوف — نہیں ہے نفع زمانی مین زیان پیدا

کلام سخت کا سے ق اگر ہے ہم کو — کرو زبان مین انداز استخوان پیدا

چھپا ہے قمری و بلبل میں سبزہ گلشن عیان — نہاں کہاں وہ نہاں ہے کہاں کہاں پیدا

عجب تجھکو قدرت ختم ہوا کہو — کہ تیر سے نہ ہوا حلقہ کمان پیدا

تاریخ

نہیں ہے طرح کا یہ جھوٹ مصرع — ہوا ہے مہر کو سچ عشق مہوشان پیدا

ولہ

جو قاتل کو میں عیسی کی عیادت سمجھا — دردو کو عین دوا رنج کو راحت سمجھا

تب کوئی میری طرح کنہہ حقیقت سمجھا ‏ اے صنم میں تجھی اللہ کی قدرت سمجھا

میں یہی کثرت و وحدت کی حقیقت سمجھا ‏ جسکی صورت نظر آئی تری صورت سمجھا

جسنی دیکھا وہ قد راست قیامت سمجھا ‏ طرز رفتار کو محشر کی علامت سمجھا

ہجر میں نزع کو آسایش جنت سمجھا ‏ مرض الموت کو میں مژدہ صحت سمجھا

شکوۂ آفت ارضی و سماوی یکسا ‏ رنج و دوران کو میں ہاں پکی شفقت سمجھا

ہوئی اسدرجہ تری وعدہ خلافی ثابت ‏ کلکی وعدے کو میں فردائے قیامت سمجھا

خواب میں بھی نظر آیا نہیں جبسا ہشیار ‏ جاگنے کو بھی فقط عالم غفلت سمجھا

کھل گیا جبسے مضمون خلاف کثرت ‏ اپنی ہستی کو میں قفل در وحدت سمجھا

عشق جسدن سے ہوا ایک کمان ابرو کا ‏ مجکو ناصح ہدف تیر ملامت سمجھا

وہ سہی قد جو گیا باغ سے ہم ہو کر ‏ صحن گلشن کو میں صحرائے قیامت سمجھا

وحشت جنون نظر آیا جو تری چشم کو ‏ گوشۂ کو چک زندان مصیبت سمجھا

کشور عشق میں کس طرح بسر کی اوقات ‏ ذلت داغ کو میں عزت و دولت سمجھا

کیوں تیرے روئے کتابی کو کہتا قرآن ‏ تیری ہر بات کو میں آیۂ رحمت سمجھا

اور گمراہ زمانے میں کسی کا ہی میں — دیدۂ غول کو میں شمع ہدایت سمجھا

شکوہ دہر گز نکیا میں نے کسی عالم میں — گریۂ ہجر کو بھی خندۂ عشرت سمجھا

اے سبھی قیس نظر آئی جو تری یاں تنگ مجھے — صاف اوس چاک کو صحرای قیامت سمجھا

پانی جو بتا جو کبھی وس تری لب نے دیا — بے تکلف میں اوسی قند کا شربت سمجھا

دشت غربت میں نہیں تنگ کبھی کچھ دیکھا — دیدۂ غول کو میں عین عنایت سمجھا

بدگمان میرے لیے اتنی ہی وہ کافر ہیں — شکر جب میں کیا صاف شکایت سمجھا

موت آگئی جو عوض خواب شب فرقت میں — فرش پر تکیہ جو دیکھا تو میں تربت سمجھا

مست میں ایسی ہی برسات کی آنکھ کی خو تیرے — گرجی بادل تو خوشی کی انہیں نوبت سمجھا

محو ہوں روئے کتابی کی جو نظارے میں — زاہد و میں اسی مصحف کی تلاوت سمجھا

ہجر میں گر چمن موج ہوا سی جو ملے — اوس کی آواز صدای کف حسرت سمجھا

نغمۂ قلقل مینا جو سنا محفل میں — ہمکتے پیر مغانی میں کرامت سمجھا

روز یاں بن ہی احشر کی دن کا خورشید — تیری قامت نظر آئی تو قیامت سمجھا

موج می حلق کو وقت میں موج خنجر تیز — ساغر بادہ کو میں جام شہادت سمجھا

در فرقتم آمد اجل شد یار اگر بر محمل بجون — بخشد خداوند ازل عمر ابد غمار را

ایدل شود قدر تو افزون کن سر خود را — آن قاتل عالم کنون آمیخت تیغ ناز را

من بظریف یار از طرف من بکف او می بکف — با دامتاع جان تلف هر تفرقه برد را

من شاعر سعدی وشم مانند حافظ سرخوشم — ایهبر بر دم میکشم جام می شیراز را

## ولہ

ببین صورت یار دیرینہ را — ز دل دور کن کلفت و کینہ را

برابر بدست آمد از لطف عشق — مرا حسرت و حیرت آئینہ را

گر آید تماشای گلگشت باغ — ز داغت گلستان کنم سینہ را

نگردند یاران ما با دو ما — بشستند تقویم پارینہ را

ز نمانم شبے زاہدا بی شراب — چہ دانم شب قدر و آدینہ را

اگر فہم دانی خموشی خوش است — کہ قفلے ضرورت گنجینہ را

چو باز اہد و محتسب برخورم — کشم بادہ شبہای آدینہ را

برای شکست دل مقتضا — بزم تو آور د آئینہ را

بجز جنگ ای معصر شغلی نبود ۱۷ چکویم حکایات دوشینه را

ولہ

گرم جوشی نی تری مجکو سراز پا ہو نگا | آتش گل نی دل بلبل شیدا ہو نگا
آتش عشق نی اوس رکو بجا ہو نگا | کیا ملا نار جہنم کو جو تنکا ہو نگا
سینہ دل جان جگر عشق نی کیا کیا تہو نگا | ایک گہر کیا کہ محلّی کا محلا ہو نگا
آتی پہر کا ہوا میری ولا نکی لی | گوش جانان مین ریتیون لی کچہ ایسا تہو نگا
غصّی مین مصحف رخسار کی جہہ کی لال | پہر تسخیر جو پڑہ کر کوئی آیا ہو نگا
جہوڑ ناصح کی جدا پند جدا واعظ | تیری دیوانی کو کس نی لجہا تہو نگا
میری کہر مین جو وہ خورشید رخشان ترا | برج خورشید کو آمون نی سر اپا تہو نگا
جہاتون کی مین ماریی جلا نکو آیا | آتش حسن سی انگیا کا نہ بنگلا تہو نگا
نقد دین عشق مین ہا تی نہ نقد ونیا | ہمنی جو دولت کونین مین پایا ہو نگا
گرمیان تری جو گلشت مین بادا کی کنیز | باغ نی مجکو جہنم سی زیادا ہو نگا
غم سی ہی جان جسا مری جلنی سی جلی | عشق نی خوب کیا مجکو جو پہو نگا

چہر کو یاد ولا کر رخ و قد جانان　　غم ای خورشید درخشان شبی یاد ہمہ نگا

## وله

رویت بجا کہ برد ای یار دلم را　　زلف تو بر دو گاہ بہ تاتار دلم را

کردہ ست فراق تو چنین زار دلم را　　معدوم شدہ و طاقت اظہار دلم را

معشوقہ ناز تو ناز است کہ ناز است　　بر سینہ منہ دست میازار دلم را

از فرط خیال تو ز کار دو جہان رفت　　یاد تو مگر ساختہ بیکار دلم را

ای بت دل من شیشہ و سنگ است دل تو　　ماند دل خویش مپندار دلم را

آموختہ ام طرز محبت ز رعنا دل　　ربطی نبود از گل بی خار دلم را

گر زلف پریشان تو برہم زن جانست　　حیران کند آئینہ رخسار دلم را

ما عاشق حسنیم ز طباع چو بلبل　　رغبت نبود از بت زردار دلم را

از بسکہ خیال لب میگون تو جا کرد　　زاہد شمرد خانہ خمار دلم را

ای مہر اثر صحبت جنس بلا ہست　　بیمار کند نرگس بیمار دلم را

## وله

دہر مین جو آیا فنا ہو گیا ۔ جسنی ہوا کہا ئی ہوا ہو گیا ؟

وصل کی شب باتوںمین کم ہو گئے ۔ روز جدائی کا سوا ہو گیا

سامنی آیا جو وہ ابرو کمان ۔ تیر مژہ تیر قضا ہو گیا

اوسکی سبر وسے مین وہ مالا جو تہا ۔ میری لئی صورت بلا ہو گیا

کیون نہ جدا ہون خرد و ہوش و صبر ۔ ہمسی وہ محبوب جدا ہو گیا ؟

کیون نہ ہون بیحد و حساب آخوش ۔ یار رقیبون سی خفا ہو گیا ؟

وای مقدر نہ پڑہا یار نے ۔ خط میری قسمت کا لکہا ہو گیا

کہتی ہین دیوانہ مجہی بند گو ۔ کیا کہون ان لوگون کو کیا ہو گیا

دلکو تہی قاصد سی امید وفا ۔ عشق تیغ تیر جفا ہو گیا

یاد کر وکے بہت اس مہر کو ۔ جب یہ سنو گی کہ فنا ہو گیا ؟

ولہ

قطعہ

آج حاتم اگر شہا ہوتا ۔ تیرے دروازی کا گدا ہوتا

آج اگر تیرے عہد دولت مین ۔ وہ بتشاہان رنغہ کا ہوتا

قطعه

ماننا کون حکم کیکاؤس — رتبۂ کیقباد کیا ہوتا

دست اسکندر و سر فغفور — نہ تری قدمون سی جدا ہوتا

باریاب آستان حضرت کا — پہر عاجز اگر ہوا ہوتا

نہ اوٹہاتا مصایب غربت — آفتون مین نہ مبتلا ہوتا

آرزو تہی یہی کہ اوس در پر — جا لئے مال سی فدا ہوتا

ولہ

ان اشکون نی دریا کبھی صحرا کو بنایا — ان آہون نی صحرا کبھی دریا کو بنایا

موسی کی ہوا کرتی تہی اوس عجاز نمائی — دو چار ہی باتون مین مسیحا کو بنایا

منظور تہی زلف سیہ یار سی تشبیہ — اس واسطی مہری شب یلدا کو بنایا

رو نسی دیا عاشقون کو ضعف بصارت — سرمہ جو تری خاک کف پا کو بنایا

دیکہنی کو دیدۂ عاشق مین کتورے — جب چہاپ نبون کیواسطی انگیا کو بنایا

گلرو تری منہ سی کہین نازک ہین تری پاؤن — گلبرگ لطافت مین کف پا کو بنایا

جو مردۂ الفت ہین وہ زندہ نہین ہوتی — ہم بسملون پر کچہہ نہ مسیحا کو بن آیا

کیا مرتبہ بنت شہنشاہ رسل ہی | خدمت کی سلئے مریم و حوا کو بنایا
اعجاز سے کہتی ہین تمامت بنین کہتے | ماموم ترا حضرت عیسی کو بنایا
آئی نہ کہین کاشن ایجاد و ہوا پر | اسعہ اسطی اوس کل کی سراپا کو بنایا
جس باغ کو اوسنی نگہہ ناز سے دیکھا | آنکھون کا حسین رتن کس شہلا کو بنایا
زیور کی بنونی کی لئی افلاک حسن | شمس و قمر و عقد ثریا کو بنایا
جس عشق لی بینا لی یعقوب تلف کی | آندہا اوسی چاہت لی مسیحا کو بنایا
موسی نی قدم چہو ئینسی یا یاید بیضا | پہلی سی کہین تیری کف پا کو بنایا
مرتا جو ہرین معجزہ عیسی کا نہوتا | مجکو جو بگاڑا تو مسیحا کو بنایا
پیرنور سراپا کیا اوس غیرت مہرکو | ای مہر مجہے وصف سراپا کو بنایا

ولہ

وہ دل پُر داغ میرا لی گیا | یعنی گلدستی کا تحفہ لی گیا
اور کچھہ عاشق ترا کیا لی گیا | داغ دنیا سی یہ شیدا لی گیا
وہ دل بیتاب میرا لی گیا | یا ہہو آئی سن پارا لی گیا

۳ دی گیا غم جان شیدا لی گیا　　اور وہ کیا دیگیا کیا کیا لے گیا

صبر و ہوش و طاقت و تاب و توان　　کیا کہون اسباب کیا کیا لے گیا

مین عدم کو سینہ پر داغ سی　　باغ جنت کا نمونا لے گیا

لیگیا دل سے توان آنکہون سی نور　　کچہہ نہان کچہہ آشکارا لی گیا

جو ہی جنگل مین ہی تہہر مین　　خبط مجکو سوئی صحرا لی گیا

مہر کا انجام کار اچہا ہوا　　نقد دل اک ماہ سیما لی گیا

**ولہ**

زلفون سے سوی دہن نہ دیکہا　　جز مشک ختن مین نہ دیکہا

ہین میری سفید چشم گریان　　تو نے گل یاسمن نہ دیکہا

کیون چاک کرون نہ مین گریبان　　عریان ترا بدن نہ دیکہا

فرقت مین بہار سی ہمین کیا　　بہولی سی سوی چمن نہ دیکہا

چنمی دیکہی چمن مین لا کہون　　اوس سرو سا لی دہن نہ دیکہا

دیکہا تجہی چشم دل سی عریان　　پیکر پہ پیرہن نہ دیکہا

چاہت نی کشون جہمکائی ہکو — پر یہ وچاہِ ذقن نہ دیکہا
غنچی خجلت سی سنگ گئے پہول — تجہا کو سے خندۂ دہن نہ دیکہا
سو ٹکری ہے میرا شیشۂ دل — تو نی ایدل شکن نہ دیکہا
وحشت مین کسی نی میری تن پر — ثابت رخت بدن نہ دیکہا
ہردم گل تازہ دیکہتے ہو — میرا داغِ کہن نہ دیکہا
کیا نام خدا ہین گال تیرے — ایسا گل نسترن نہ دیکہا
چلتی ہو وطن کو جلد ای مہر — ہرگز نہ کہو وطن نہ دیکہا

ولہ

ہمنی وہ سمن بدن نہ دیکہا — بلبل نے کبہی چمن نہ دیکہا
آئینہ تو ور و سے پہنکا — جب کچھ جا سے دہن نہ دیکہا
وہ عریان ہون کہ مرنی پہ بہی — مٹی نے میرا کفن نہ دیکہا
سونگہی ہے جسنے شمیم مو باف — سوئی مشک ختن نہ دیکہا
مین کون ہون صانع ازل نے — تجہا جا دو سخن نہ دیکہا

باتین تری ہین خدا کی باتین ۲۴ گویا ہے بیدہن ندیکھا

جز آہوے چشم وحشی یار ابلق کوئے ہرن ندیکھا

جیسے رنگین ہی فندق یار ایسا گل نار دن ندیکھا

غنچے ہے چٹکتی ہین چمن مین تجہسا کوئے کم سخن ندیکھا

اوس بت کو خدا کہون نکیونکر انسان بیدہن ندیکھا

مین تیر نگاہ تیرے آفت تجہسا ناوک فگن ندیکھا

ایا نہ وہ سادہ پوش افسوس لطف گل یاسمن ندیکھا

ہیہچے یہ شبیہ رہ گئی بات مانی نے وہ بیدہن ندیکھا

وہ طایر باغ ای خزان ہون جنسی لطف چمن ندیکھا

اہل محشر کہین سے گر مجکو ایسا کوئی خستہ تن ندیکھا

مین کیا ہون کہ نکہت چمن نے تجہسا گل پیرہن ندیکھا

زلفون مین پہنسا رہا رخ یار سنبل سے گل سمن ندیکھا

یا قد و رخ سے ہے چمن مین سروے سرو و سمن ندیکھا

لتوایا دیر میں بتوں سے — دل سا کوئی راہزن نہ دیکھا
شیرین کی ہزار حیف ای عشق — زخم سر کوہکن نہ دیکھا
تجھ جاتی چمن میں آتش گل — اوسکو گرم سخن نہ دیکھا
طالع میں ہی وصل بھی بتوں کا — اتنا ای برہمن نہ دیکھا
کیا حسن ہی تیری چھاتیوں کا — جس کسکو سینہ زن نہ دیکھا
اسباب فنا میں کیا تلون — رنگین کوئی کفن نہ دیکھا
حال دل کس سی کہئی ای مہر — ہمنی کوئی موتمن نہ دیکھا

ولہ

اگر تو بینی اپنا شیرین دہن نہ دیکھا — تجھ عیش تلخ کامی ای کوہکن نہ دیکھا
گریان ہوں مثل شبنم نالان ہوں شکل بلبل — باغ جہان میں پیسا گل پیرہن نہ دیکھا
گل آشنا ہی عاشق بلبل نوای عاشق — مانند کوئی جانان کوئی چمن نہ دیکھا
انسان و مرغ گلشن سب یکزبان میں آ — دنیا میں کوئی تجھسا گل پیرہن نہ دیکھا
بہائی سبزۂ دیکھی آغاز خط سی پہلے — لعل بدخشں دیکھی مشک ختن نہ دیکھا

لیکی دل حسرت پہونچی عدم کو خلقت
موئی کمر نہ دیکھا آتش دہن نہ دیکھا

جام اپنی زندگی کا چھلکا مگر نہ آیا
ساقی کسطرح کوئی پیمان شکن نہ دیکھا

آنکھین سفید اپنی مانند یاسمن ہین
تجھکو جو مدتون سی ای گلبدن نہ دیکھا

اک جسم کور اگور آیا تھا یاد مجکو
اسعو اتلی چمن مین سوئی چمن نہ دیکھا

سینہ ہا سلامت دل ہوگیا مشبک
ایجان کوئی تجھسا ناوک فگن نہ دیکھا

کیونکر گروہ تن ہر دم چاہ غم والم مین
ایمہر مینی اوسکا چاہ ذقن نہ دیکھا

ولہ

حیرت سی ہی نہ اسی گرد دہن نہ دیکھا
ہمنی خزان کی درستی ہی چمن نہ دیکھا

غنچون مین کوئی تجسا غنچہ دہن نہ دیکھا
پہولون مین کوئی تجسا گل پیرہن نہ دیکھا

زلف و جبین سے جو یا آفاق مین پہرے ہی ہم
ملک حلب نہ دیکھا شہر ختن نہ دیکھا

ہم ہین ازل سی عریان اپنی شاک سی ہی نفرت
بعد فنا بہی ہمنے روئی کفن نہ دیکھا

ہی یہ زلف جانان خط گرد مہر عارض
شب بہا تا کسی سورج گہن نہ دیکھا

باغ جہان مین حسرت باقی رہی اُسکے
خنجر کی جوہرون کا مینی چمن نہ دیکھا

جلوا بتوں کا کیسا یہ مظہر خدا ہے — تبخانہ میری دل کا ابہی ہمن نہ دیکہا

دہوکے مین سیب ہے ہم کیون گر پڑی کینہ مین — افسوس پہلے اوسکا چاہ زقن نہ دیکہا

تیری کمر کی غم نی ایسا ہلا کی مارا — لاشا مرا کسینے زیر کفن نہ دیکہا

زلف و خط سے یہ ہوش ہو بتکا رنگ کہویا — مغلو رنگ سی یون ملک ختن نہ دیکہا

حسرت ہے بلبلو نکو باتین سنین تیری — افسوس ہی گلون کو رنگ دہن نہ دیکہا

تیر طرح سی مرتی ٹکرا کی سر کو شیرین — شیرین ہن ہمارا ای کوہکن نہ دیکہا

پیکان مثل دندان ہین خمو کی ہر مین — مقتل نے کوئی جیسا مجروح تن نہ دیکہا

کاہید کی ہمارا اپنی کمر سے پوچھو — موئی کمر نی ہمسا کاہیدہ تن نہ دیکہا

کیا کہئی اوس صنم کا لطف سفید دیتی — ہنسی یہ تنگ تیرا ای یاسمن نہ دیکہا

جور و ہجر جاناں ہی حال جان نالان — ایسا خزان مین کوئی مرغ چمن نہ دیکہا

کیون کر نہ ڈوب مرتی دریا ای اشک مین ہم — آب روانسی بہتر رخت کفن نہ دیکہا

ابہر ہ غزل مین شعار ہون مقفی — کچہہ سامعو نکو ہمنی محو سخن نہ دیکہا

ولہ

قوسِ خدا نی تجھا ناوک فگن نہ دیکھا　　تیر جفا نی مجھا مجروح تن نہ دیکھا

دوزخ نی کوئی مجھا آتش نشان نہ پایا　　جنت نے کوئی تجھا گل پیرہن نہ دیکھا

سُرمی نی مارا گویا کیا دیکھنا میں لا کہا　　خاکِ صفہان دیکھا پہ تہہ میں نہ دیکھا

میں تلخ کام کیسا فرہاد لی نہیں تجھا　　شیریں زبان دیکھا شیریں دہن نہ دیکھا

جنت میں یاد آئی دندان صاف تیرے　　بہو لیسی ہمنی سمت نہر لبن نہ دیکھا

میرے طرح جو آتش ہی مضطرب سراپا　　سیمابی مقرر وہ سیم تن نہ دیکھا

جنبش سنین لبوں کی مردوں میں جان آئی　　ایسا مسیح میں بہی فیضِ سخن نہ دیکھا

اوس شعلہ خو کو ہمسی یا تو بکی کیوں میں شکوی　　بلبل کو گلسی کنسی گرم سخن نہ دیکھا

اقرار پہلی کیا تہی اب کیا ہوئی وہ وعدی　　جز نقض عہد تجسی اے دل شکن نہ دیکھا

سیمیں ہی جسم تیرا ای ظلم کیش ترسا　　گورا ونگا گورا گورا ایسا بدن نہ دیکھا

گردش میں لیکی پہنکی یہ مہر و مہ کی شیشی　　عینک سی جب فلک نی تیرا دہن نہ دیکھا

سن تی ال پریشان اک دن زلف جانان　　اسطرح مشک افشان ملکِ ختن نہ دیکھا

ای مہر بعد غربت کیوں ہو نہ قدر و قیمت　　لعل و گہر کی صورت ہمنے وطن نہ دیکھا

تیرا جلوہ بہ ٹہور مین دیکہا — جا کہین کیا بہ ٹہور مین دیکہا

چاند شرمندہ جس سی ہی ایا — ماہ سیما بہ ٹہور مین دیکہا

جب اٹہانا چنے کو وہ حور صفت — حشر برپا بہ ٹہور مین دیکہا

جتنی ہی تیغ ناز کستہ کی ہی — کہات ہیرا بہ ٹہور مین دیکہا

ان بتون سی خدائی عالم — کارخانا بہ ٹہور مین دیکہا

جس سبی بازار مصر سر ٹہئی — لیا ملا بہ ٹہور مین دیکہا

مجکو سمجہا وہ آستان بتان — جنی سجدا بہ ٹہور مین دیکہا

دور می وصل یار آب روان — سب مہیا بہ ٹہور مین دیکہا

جہک گئی آستین تیری خضر — جسنج پوجا بہ ٹہور مین دیکہا

مہرلی ایک ماہ کامل کو — جلوہ فرما بہ ٹہور مین دیکہا

ولہ

ہر دم خیال ہی مجہی اک رشک ماہ کا — مہتاب بن گیا ہی ہوا دو لکی آہ کا

نقشہ ہی خط سبز مین رنگ گیاہ کا — طور اپنی جسم زار مین ہی برگ کاہ کا

چھیدے ستارہ تو نمین ہی یہ تارے نہ جائیے — ہر شب بنا لگاتا ہون ایک تیر آہ کا

اسد رجہ حوس حسن سی ہستی ہے تنئے — چاہ ذقن مین طوق رہی یوسف کی جاں کا

جوش ہوا ہی نیچہ خورشید بن گیا — شعلی سی کم نہین ہی غبار اوسکی آہ کا

آئی ہین متصل جو میری دل نہای نیک — تسبیح بن گیا ہی یہ ڈورا نگاہ کا

منہہ کیا جو تیری سامنے لون نام چاہ کا — رتبہ مرا گدا کا ترا رتبہ شاہ کا

جسطرح دیکھتی ہین کلف جرم ماہ کا — اوس طرح ہی یہ رنگ یہ زلف سیاہ کا

کشتہ ہون عالم صنم کج کلاہ کا — سو جان سی شہید ہون تیچھی نگاہ کا

وہ زار ہون جو کوچۂ جانان مین پای ہے — ہوتا ہی وہم رہروون کو خار راہ کا

جاری ہین تن آنکھون سی اب رکیا کہون — رونا گواہ ہی مری حال تباہ کا

اسواسطی دل ہی کامل مین داغ ہے — دیکھا نہین ہی حسن مین یہ شک ماہ کا

قاتل سوار ہو تو ہمین ساتھ لیچلے — میدان دیکھنی چلین گی قتل گاہ کا

ہنستی ہین سب کی چاہ ذقن مین ہزارون دل — یوسف تہا ایک اسیر زلیخا کی چاہ کا

ایہہ کیا ستاؤن سبب لی جاہ کا　　چہرا ہی آفتاب مری رشک ماہ کا
کیا کیا کنوین جہکائی محبت کا ہو برا　　یوسف سی رخ پو چہو زلیخا کی جاہ کا

مجکو درازی شب ہجران کا غم نہین　　وابستہ ہون سلاسل زلف سیاہ کا
کہتی ہین دیکہکر وہ رخ و زلف سب مجھے　　قابو گلاب پر بہی ہی مار سیاہ کا
معشوق پر بہی پڑتا ہی عاشق کا کچہ وبال　　یوسف نی رنج اوٹہایا زلیخا کی جاہ کا
گذری ہزار بار مری سر سی موج آب　　دہویا گیا نہ ایک بہی دفتر گناہ کا

قطعہ

عبرت سرای عالم ہستی ہی غافلو　　سنجاب کا تہا فرش جن ارباب جاہ کا
ذرات جای بستر و بالش مین خاک و سنگ　　عالم جو دیکہی اونکی کوئی خوابگاہ کا
خورشید جسکی واسطی آتا ہی بر سحر　　ایہہ شیفتہ ہون مین اوس رشک ماہ کا

ولہ

نامہ بر لیکی جب تک خط جانان آیا　　خط تقدیر پر افسوس فراوان آیا
اٹکی یاد تر از نشتر مژگان آیا　　زیر پا دشت مین جب خار مغیلان آیا

بزم جاناں میں جو میں لے کے گریباں آیا / ہنسکی کہنی لگا موسم باراں آیا

تس سی بی پردہ ملاقات کی صورت نکلے / جسکی قابو میں دل حاجب باں آیا

ہوگیا خانہ میں تنگ کی زینت ہو دل / وہ گل تر جو کبھی سوئی گلستاں آیا

جسکی کہا تجھ سا بیجان بنا مر ہی گیا / جو گیا زندہ تری کوچی سی بیجان آیا

داغ حسرت مرے سینے کے ہوئے عین گل / بسکی آغوش میں جیب گل خنداں آیا

کون دیگا اُسے پھر کہنے لگے مجھکو لوگ / لو مبارک کہ وہ خورشید درخشاں آیا

ولہ

پھر گلگشت جو در وشک گلستاں آیا / صورت باد بہار وہ گل خنداں آیا

جیتے جیسے ور نہ وہ مجکو فراموش ہوئے / دشت مجنوں میں جو میں چاک گریباں آیا

کون گذرا مری تربت سے جو ویرانہ بہت / ابر بہی آیا تو با دیدۂ گریاں آیا

مجکو ہنس کی رولایا جو برنگ بلبل / آج کیا دل میں ترے ایسی کہ گل خنداں آیا

خاک میں ملگئی وہ جنکی نہ ملتی تھی دماغ / پر تجہی چین نہ اے گنبد گرداں آیا

ایسے ظالم آیا جس آئین سی میں دنیا میں / تو نہ فرقۂ ہندو نہ مسلماں آیا

انکھین حسرت سے کھلی رہگئین کہانہ اوے
جان تک ہونٹھون پر آئی نہ جانان آیا

دلکی دل ہی مین ہین حسرتین اپنی افسوس
ہوش ہمکو نہ وہم آمد جانان آیا

قربان گرد رہین صورت پروانہ وشمع
میری محفل مین جو وہ سرو خرامان آیا

ایجنون اس سے یا وہ بتجھی کیا ہی منظور
پاس منکی تو اب چاک گریبان آیا

صبح کو جب نظر آیا ہمین سورج المہر
یہی سمجھی کہ وہی مہر درخشان آیا

## غزل

طور دل خراب بنا پر بگڑ گیا
گوشیشہ حباب بنا پر بگڑ گیا

اکدن وہ بگا کہ کہین گی طنابین
خیمہ تو بیطناب بنا پر بگڑ گیا

بار اختیار مین نہ رہا انکہہ پڑ گئی
کام اپنا گو شتاب بنا پر بگڑ گیا

ایسی خروش ہوئے تھی بگڑ نا غضب ہوا
سامان اضطراب بنا پر بگڑ گیا

لپٹا جو اوس سے خواب مین انکہہ کھلگئے
کام ای قصور خواب بنا پر بگڑ گیا

خط سے ہی روشنی نہ رہی ایک ذرہ ہے
منہ رشک آفتاب بنا پر بگڑ گیا

ہر چند مثل خانہ دنیا ہی بی ثبات
مین خانمان خراب بنا پر بگڑ گیا

کام اپنا بدسلوکی گردون سی بانٹ | بی دخل انقلاب بنا بگڑ گیا
موی سفید آدمیسی کیا سیاہ ہون | قدرت کا بہی خضاب بنا پر بگڑ گیا
ممکن ہوئی نہ تیری پسینی سی ہمسری | ہرکسطرح گلاب بنا پر بگڑ گیا
ای ترک یہ کا کہیان وہ نوکہان | گو حلقۂ رکاب بنا پر بگڑ گیا
ہی نخشب خدا مین یہ نہین قدرت لیل و | گو قرص ماہتاب بنا پر بگڑ گیا
پرسش کی ساتہہ عفو بہی یہہ تہا تیرک | دفتر دم حساب بنا پر بگڑ گیا

ولہ

تصورت حباب بنا پر بگڑ گیا | گو قصر لاجواب بنا پر بگڑ گیا
ایوان عیش اہل فنا کو نہ پوچہئی | مانند بزم خواب بنا پر بگڑ گیا
ایجاد خط روی کتابی نہی عارضی | شیرازۂ کتاب بنا پر بگڑ گیا
وہ بی ثبات ہون کہ پس مرگ مقبرہ | ہرچند لاجواب بنا پر بگڑ گیا
دل باغ تیری ہنسی تہا اب اوجاڑ ہی | فردوس کا جواب بنا پر بگڑ گیا
چلتا نہین ہی بلق ایام ایک چال | کتنا یہہ بد رکاب بنا پر بگڑ گیا

ٹپکا جو تیغ مہر تو بولا ہنسی سی یار ۔ گو گوہر خوش آب بنا پر بگڑ گیا

## ولہ

باغباں کا کیا گلہ کیا برق آتش بار کا ۔ آتش گل سی جلا گھر عندلیب زار کا

دیکھتی ہیں لال غصی میں جو منہہ دلدار کا ۔ وہ پری مجمع نظر آتا ہی نور و نار کا

حال یہ پہنچا ہی غم سی میری جسم زار کا ۔ پھول کو کانٹی کا دھوکا ہی قبا کو تار کا

بار کیا پاؤں کہ رہتا ہی قیبونکا ہجوم ۔ آج کل بگڑا ہی نقشہ یار کی دربار کا

بسکہ گل کہا کر موا عاشق گل رخسار کا ۔ باغ کا انداز ہی داغوں سی جسم زار کا

مشکل کفر و دین ہی تا الم زلف ہی رو یار کا ۔ کوئی سبحہ کا مقید ہی کوئی زنار کا

منقبض کرتا ہی ایسا ہمکو رکنا یار کا ۔ ہی دل پر خون میں عالم غنچہ گلنار کا

زاہد و دل کس سی توڑا جائیگا خمار کا ۔ توڑنا دشوار ہتی تب کا نہ کچہہ زنار کا

ماجرا سنکر ہماری گریۂ بسیار کا ۔ آب ہو زہرہ ہوا ابر دریا بار کا

روز محشر میں نہیں غم مجکو گیر و دار کا ۔ نامۂ اعمال کے بدلی ہی بامیہ رکا

راتدن لکو تصور ہی جو روئی یار کا ۔ روز کرتا ہوں تماشا گلشن رخسار کا

گرمیِ خورشید محشر سی نہین پروا ہمی　　مجھ ہون ای مہر جبہ عارضِ دلدار کا

**ولہ**

ہماری نظم سی کیونکر ہوا آب و تاب جدا　　دُرِ خوش آب جو ہوا وس سی ہو کبا آب جدا

ہوئی ہی چہرۂ محبوب سی نقاب جدا　　ہوا ہے چاند سی یا دامنِ سحاب جدا

مین گی سہر سی جا کر کہین شراب جدا　　ہی بس وضع جدا ہیم احتساب جدا

بنا مین جسکی خلل ہو ثبات کیا اوسکا　　ضرور جان سی ہوگا تنِ خراب جدا

برابری نہین مہرِ فلک کو اوس منہ سے　　وہ آفتاب جدا ہی یہ آفتاب جدا

فراق ہوتی ہی منہ تک جگر نکل آیا　　لگا تڑپنی دلِ خانمان خراب جدا

ملی نہ اوس سی ملی خاک مین جوانی ہائے　　خیال یار جدا ہی غمِ شباب جدا

روان ہین قلزمِ مستی مین کیا تماشا ہے　　بطِ شراب جدا کشتیِ شراب جدا

ہر اک غزل سی جنی حسن مطلعِ رنگین　　ہماری یار کے ہی طرز انتخاب جدا

اولٹتا ہی ورقِ روز و شب جہان خراب　　ہنوگی اس سی کبھی طرز انقلاب جدا

ابھی تو شانی ہین دل ہون کسطرح یکجا　　کہ کہاں تال سی کرتا ہی انقلاب جدا

عجب ادا تھی جو غصے میں وہ ستمگر آیا
حجاب آنکھوں سی ظاہر ہوا عتاب جدا

وفور شرم سی کیون برہنہ چھپا رخ
مگر ہوئی ہی رخ یار سی نقاب جدا

بہی حباب ہم رنگ آسمان بنے
کرون جو آنکھوں سی رومال السحاب جدا

ہزاروں بر بہاری دماسی کی شبنم
ہوئی جو جہرسی اوس ماہ کی نقاب جدا

ہلال عید جو دیکھا تو ابتسن مجھی
ہوئی ہی سینہ فلک تازی کی رکاب جدا

خدا کی فضل سی محشر کی روز بھی تو امیر
نہ ہوگا ہاتھ سی دامان بو تراب جدا

ولہ

باندھا جو تصور کبھی اوس رشک قمر کا
چشمک زن خورشید ہوا داغ جگر کا

چٹ جائیگا اک آن میں جھگڑا تن و سر کا
اے ترک مری حلق سی تلوار نہ سرکا

کب یہ دہ باطن سی جدا ہائی تصویر
قائل ہوں خیال رخ جانانہ کی اثر کا

ہم نین بھی جیسی وہی ہی کاوش اغیار
کیوں مجکو ارادہ ہو دنیا سی سفر کا

رنگت بدن یار کی ایسی ہی سنہری
بس موئی کمر کے عوض اک تار ہی زر کا

گلگشت میں جو رنگ جو عالم نظر آیا
فردوس بریں پر ہوا دھوکا تری گھر کا

ساماں کیا جان کا اس غیرتِ گل نے — یارب ہو برا نالۂ مرغانِ سحر کا

آفاق میں تیری لبِ دنداں کی ہے تعریف — اب کوئی خریدار نہیں لعل و گہر کا

ان دونوں کی ہم لیچلے دنیا سے تمنا — عالم نہ دہن کا نظر آیا نہ کمر کا

کیوں ہجر میں ان سب نے اکیلا مجھے چھوڑا — ہوش و خرد و صبر کو ہے قصد کدھر کا

کعبہ میں ہے قربت تجھے یا عین غرب — عاشق ہے تمہارا ادھر کا اودھر کا

کچھ اور کوئی ابر بہاری کو نہ سمجھے — اوڑتا ہے یہ رومال مری دیدۂ تر کا

ہے تیغ نگہ تیرے مرا سینہ سپر ہے — اے ترک یہاں کام نہیں تیغ و سپر کا

یوں دیر و حرم شیخ و برہمن کو مبارک — القصہ بتا ہمکو بتا یار کے گھر کا

اے دستِ جنوں شام سے ہم بیٹھکے گھڑی — اب چاک گریباں کروں گا میں سحر کا

قطعہ

کیا ہو گئی جمشید و سلیمان و سکندر — کچھ حصر نہ تہا دبدبۂ دولت و زر کا

آفاق میں بجواتی تہی کوسِ لمن الملک — دہیان اونکو نہ آتا تہا کبہی نفع و ضرر کا

یوں پرسشِ ناکس کو وہاں ملتی نہیں بار — دروازہ پر اکثر تہا ہجوم اہلِ نظر کا

ہوتی تہی گدا بادشہِ ہفت اقلیم — رتبہ تہا یہ خاکِ درِ اکسیر اثر کا

کیا ظلم ہی آج الفلاکِ شعبدہ پرداز — ٹکڑا بھی نہیں اونکی کہیں کاسۂ سر کا

اوس تن کی تجلی کی لکھون صفتِ سراپا — ہاتھ آئی دو ورقہ جو مجھی شمس و قمر کا

کیسی ہی رہِ مسجد و میخانہ فراموش — ایجان فقط یاد ہی رستہ تری گھر کا

جو رست مین ہتا ہی خلاف اونسی زمانہ — اس باغ مین ہر سرو ہی محتاجِ ثمر کا

دیکھی نکبھی گلشن تری جیسے مین رگِ گل — نظارہ بسر ہو جو اوس گل کی کمر کا

ناصح سی خفا جسکی لئی وہ بھی خفا ہے — رکھا مجھی قسمت نی ادہر کا نہ اودہر کا

کیا خاک ملی مجکو نشانِ درِ جانان — ملتا نہیں جب مجکو نشان اپنی ہی گھر کا

ہو نی دی مشامِ دلِ افسردہ معطر — ای غیرتِ گل سر مری زانو سی نہ سرکا

اک آن مین بہجا ہی مرقع کا مرقع — نقشا جو مصوّر لکھی اس پیکر کا

بیوجہ نہیں داغون کی افراطِ جگر پر — ایمہر ہمین عشق ہی اک رشکِ قمر کا

جز ابروئی پی مہر نہین شہر مین تلوار — جز داغِ دلِ مہر نہین نام سپر کا

ولہ

ہمکو پیغامِ جبل ہتب اسفر ہو جائیگا — منزلِ لطف سی اپنا سفر ہو جائیگا

اک تموّج سی ہمیں گویا سفر ہو جائیگا
دم کی آمد جانی میں سو کا سفر ہو جائیگا

ہم اوٹھی جسدم ٹہر جائیگی سب سرگشتگی
ای اجل او سدم تمام اپنا سفر ہو جائیگا

ہم تصور سے پھرینگی منزلوں میں اسکی ساتھ
یون حضر میں بھی اِک اندیشہ سفر ہو جائیگا

ہم مسافر ہو گئی ہیں بار خاطر کس لئے
تیرا بھی اکروز ای دنیا سفر ہو جائیگا

جسکی ہیبت سے پہاڑ اوٹھائیں گی اندازِ سفر
ہمکو درپیش ایکدن ایسا سفر ہو جائیگا

ہون سرگشتہ کہ مجکو دوسرا ہوگا سفر
ای فلک جب ختم یہ پہلا سفر ہو جائیگا

وادیٔ غربت میں ہنگام خیالِ بحرِ حسن
ہی یہی رونا تو دریا کا سفر ہو جائیگا

منزلِ ہستی کرینگی طی سبکدوشی سے ہم
نکہتِ گل کیطرح اپنا سفر ہو جائیگا

عدم سے کس لئی آتی اگر یہ جانتی
منزلِ دنیا سے عقبیٰ کا سفر ہو جائیگا

ملک تو سمجھا ہے وقفہ بس ہے رفتار سے
دم میں اِن غافل بھی دہر کا سفر ہو جائیگا

عدم سے آئی ہیں باقی ہی ابھی پر راہ بھی
جب عدم کو جائینگی پورا سفر ہو جائیگا

سانس نکلا جو اوس بن دم سینے سے تا بہو
مہر کا ذرّیت سے طی سارا سفر ہو جائیگا

ولہ

جب قلم لکھیگا اوصاف لب شیرین یار / نی شکر ہو جائیگا مغز بیان ہو جائیگا

جسکو عشق اوس آئینہ رو کی کمر کا ہو گیا / رشتہ زجر تن از ناتوان ہو جائیگا

ای ہما جسدن سگ جانان کی دعوی قبول / گوشت عضا کا حسود استخوان ہو جائیگا

فاتحہ پڑہنی کو آئیگا جو وہ گورستان / گنبد مدفن بجائی آسمان ہو جائیگا

عشق دعا کی مجہسی کہتا ہی تمنا ای فلک / جسطرح ہر پیر مثل نوجوان ہو جائیگا

منعکس ابہر اگر ہوگا جبین یار سے / آئینہ خورشید بی وہم گمان ہو جائیگا

## ولہ

رنگ او سے رہی بہار اکدن نہان ہو جائیگا / گلشن ایجاد پامال خزان ہو جائیگا

مسند آرائی آتش و ایوان ہے دود کی / ایکدن کچھ اور ہی منعم یہان ہو جائیگا

جان جب نکلی کفن کی بعد ہو کیا احتیاج / جامۂ تن صورت بار گران ہو جائیگا

خاک اوڑا دیگا چمن کی ہجر مین (آندی ہے تم بہار) / ہر نفس مین عالم باد خزان ہو جائیگا

وہ گل تر نکلی گا تو خاک اوڑیگی باغ مین / ہر گل نازک تہ بار گران ہو جائیگا

مجکو پوشیدہ نگر فتنہ سمجکر ای زمین / مین نہان ہونگا تو اک عالم عیان ہو جائیگا

غافلو ہی خاک نہ دنیا سی دون عبرت تیرا
آج جو امر نہان ہی کل عیان ہو جائیگا

جو زبان گویا ہی چپ ہو جائیگی اک بات مین
قاہ قاہ خندہ غوغای فغان ہو جائیگا

مثل یوسف لین کی افسانو مین ہم نام اہل حسن
کاروانکا ذکر کر دروان ہو جائیگا

بلبلونکو سب کہین کی آو ترکئی ایسی ہزار
گل لو کیا کانٹا بہی پامال خزان ہو جائیگا

قمریونکو لوگ کوکہی کی ڈہونڈہین کی تمام
باغ مین جو سرو ہی سرو روان ہو جائیگا

گلبنونکی ہر لی تو دہی خاک کی لگ جائنگی
نہرونسی دریا سی بی آبی روان ہو جائیگا

چہین لین کی چند مرغان چمن آشیانی
باغ پر باغ خیالی کا گمان ہو جائیگا

رہ ہر اک ایوانکی سر ہوا ولنسی ٹکرائینگی
ہر مکان یا فضا ہو کا مکان ہو جائیگا

یہ نقش و نگار سقف صاف اڑ جائینگی
باز و شاہین کا پرستک کمان ہو جائیگا

تہا سی چشم نابینا بنین کی در تمام
جالونسی موجود پردونکا نشان ہو جائیگا

نالہ زاری کرینگی اور نکرو شغال بی
گرگ ہر در پر بجای پاسبان ہو جائیگا

دریای تنیں سام ہی میلا بہور کا ۔ ہونا جیت نہیں لب دریا بہور کا
گنگا کا قرب تجکو مبارک ہو ای بہور ۔ گنگا تجہی نصیب ہو میلا بہور کا
تاروں کی طرح جنکی میں ہر سمت محسنین ۔ افلاک سی زیادہ وہی جلوا بہور کا
ہوتا بہت قبضہ قدرتیں آج اگر ۔ حور و نکو ہم دکھانی تماشا بہور کا
گنگا کو چاہ بابل اگر کہتی ہی بجا ۔ کچہ کم نہیں بلاوسی بلوا بہور کا
تلوا رکا یہ گہاٹ بنا قرب گنگ سی ۔ کیا آبدار گہاٹ ہی سارا بہور کا
آج ایسی جلوہ گر ہی ترا حسن الصنم ۔ بیجا نہیں ہی حسن میں دعوا بہور کا
اوس ماہ وش نی مجسی تاریخ میں کہا ۔ ای مہر لو پری یہ میلا بہور کا

سنہ ۱۲۴۹

ولہ

چشم جہانکو بہایا ہی تیرت بہور کا ۔ صانع نی کیا بنایا ہی تیرت بہور کا
لگتی ہمیں زیر قصر جنان چشمہ ہای خلد ۔ لگانی خوب پایا ہی تیرت بہور کا
وصل صنم کہاں یہ مزگا کہاں بہور ۔ تقدیر نی دکہایا ہی تیرت بہور کا
جب قصد اس مکان کا ایہا یارسی نی ۔ سوبار آزمایا ہی تیرت بہور کا

کاشی کیا پر اکین جانی سی فایدہ — آنکھوں مین یان سمایا ہی تیرت بہور کا

اس مَسبدہ ل مین تجہی پوجبینکی الصنم — مدّتی بعد پایا ہی تیرت بہور کا

تہتی ہین لوک بحر جنان بحر گنگ کو — جنت سی ساتہہ آیا ہی تیرت بہور کا

تاریخ عیسوی مین یہ مصرعہ ہوا ہی مہر — کیا ہی پسند آیا ہی تیرت بہور کا

سنہ عیسوی ۱۸۳۳

ولہ

ایک تو کچہہ نہین جانی چہلا — اور دو ہمکو ستانی چہلا

ہاتہہ مین پہنی علی بند وہ کیا — جسکو کرتا ہے گرانی چہلا

پای یوسف بہی تو پہنی شب و روز — بیترا ای یوسف ثانی چہلا

نور مین ماہ ہی ہر پور ترے — ہالہ ماہ ہی جانی چہلا

کہا کی کل ہنسی بنایا ای کل — بیتری چہلی کی نشانی چہلا

کچہہ نہین کور کی چہلی کی سوا — بی نشانون کو نشانی چہلا

کیون نہ پہنی رہی وہ غنچہ دہن — رکہتا ہی تنگ دہانی چہلا

زار وہ ہون جو بناؤن لی سی طوق — جای خلخال ہو جانی چہلا

بڑی قتعو لسی یہ ہاتھہ آیا ہی پھر — رکہتا ہی ایک کہا نے جہلا

ولہ

ہمنی یوں دیکہا ہی اگر لب دریا میلا — اس سی ہوتا نہیں بہتر لب دریا میلا

خالی جاتی ہی نہیں عیش طرب سی شب و روز — رات بہر رقص ہی دن بہر لب دریا میلا

کیا کہوں اپر نہوا ہو کا یہ جمنا پر ہی — آج گنگا کی برابر لب دریا میلا

خوبی بخت سی چار دن ہیں میسر ساقی — جام می صحبت دلبر لب دریا میلا

تہالی پہرتی ہی یہ کثرت ہی پری زادونکی — منزلوں تک ہی برابر لب دریا میلا

شام تا بہ سحر تیری رخ روشن کا — محو ہی ای مہ انور لب دریا میلا

موج آبی میں ہی خورشید کہ نور تجریدیمین — تیری جلوسی ہی شستدر لب دریا میلا

دیکہنی آتی ہیں بحر بین سیر تماشا کو لوگ — ہو گا ای مہر کہ تر لب دریا میلا

ولہ

ہمکو تنہا دیس نکالا ملا — تا بہ گدا دیس نکالا ملا

دیس گوا شوق سی پردیس مین — اب تو دلا دیس نکالا ملا

جان وطن جسم سی نکلی سر سے ۔ جسکو شاہ دیس نکالا ملا
لکھنؤ تھا جسم تو ہم جان تھی ۔ آئی قضا دیس نکالا ملا
شاہ ہم اس حکم کی دیوانی ہین ۔ بی سر و پا دیس نکالا ملا
جنت سے چلا آیا ہی آدم کا ارث ۔ کیا یہ نیا دیس نکالا ملا
ظلم سی شیطان بنی آدم مین ہم ۔ پھر بجا دیس نکالا ملا

ولہ

سچ ہم دیکھنا ہ غریب الوطن کیا ۔ ہمکو وطن سی شاہ غریب الوطن کیا
غربتکی شام الفت گیسو مین کٹ گئی ۔ اس دل نی ہمکو آہ غریب الوطن کیا
یوسف کیطرح تو نی سمجھکر ہمین حریص ۔ ای شوق عز و جاہ غریب الوطن کیا
او سیر تری آنکھ نہ چھپا کبھی وطن ۔ بس تو نی ای نگاہ غریب الوطن کیا
تو نی دکھا کی کوچہ گیسو کی ہمکو سیر ۔ ای عشق رو سیاہ غریب الوطن کیا
دشمن یون مری دوست نی جسطرح سی ہمین ۔ با حالت تباہ غریب الوطن کیا
یوسف بنا کی ہمین چاہ زنخ مین ۔ کیون ای ذقن کی چاہ غریب الوطن کیا

ای مہر ہمکو چرخ کی گردش سی روز و شب     مانند مہر و ماہ غریب الوطن کیا

ولہ

پند سننی تا کجا سہ پہر کیا     اب نہ سمجھا ناصحا سہ پہر کیا

درد دل سرگشتگی سنکر کہا     دل میرا ناخوش ہوا سہ پہر کیا

قتل ہونی پر بہی ایسا جذب تھا     جانب قاتل میرا سہ پہر کیا

روکے تہا جسدل لگانا الہی سبب     بس ہوا یہہ فاین سہ پہر کیا

ناصحا خاموش ہو بک بک نکر     دل میرا کہبہ اکیا سہ پہر کیا

سرگذشت گریہ پر کہنی لگا     سن چکا سب جرا سہ پہر کیا

صحوکم جہد و مجہہ سرگشتہ کو     پند بیجا سے کیوا سہ پہر کیا

جسنی کچہہ میری سی سرگشتگی     دل اوٹھا سپہر کیا سہ پہر کیا

ہرزہ گردی ای فلک اچھی نہین     تیری گردش سی سوا سہ پہر کیا

تو لی گردش کے جوا دسکی کوزہ     ای ہکو لی دیس کا سہ پہر کیا

ای جنون کبتک یہ ہون صحرا نورد     یا تون سراک ہمک کیا سہ پہر کیا

سیر کی وقت اوس مہ کابل کی تہا پہرتی پہرتی مصر کا سفر کیا

قولہ

دلکو تہار غم جانکاہ نی دہوکا دیا ضبط کا دعوی ہمین تہا آہ نی دہوکا دیا

حسن کی باعث کیا سجدہ تیری کہی کیطرف ہمکو ای بت صنعت اللہ نی دہوکا دیا

صاف ہم سمجہی کہ آیا بام پر وہ مہ جبین ہمکو ای گردون عروج ماہ نی دہوکا دیا

قصد کعبی کا کیا تہا رائی تنہائی کی تحفہ عشق بت گمراہ نی دہوکا دیا

درمیان تہا چاہ زنخدان کا کنوئین آپڑی ہیر داوبین یوسف سی تیری چاہ نی دہوکا دیا

سایل بوسہ ہوی فیاض تجکو جانکر عرض دنعام گدا و شاہ نی دہوکا دیا

آج تک کردشین کرد ہون ہی میری تقلید سی آنی جنون کوہ گران کو کاہ نی دہوکا دیا

غنچہ ہی موہوم نقطہ ہی دہن معدوم ہی ہمکو اس شبیہ مین افواہ نی دہوکا دیا

ہر جگہہ سمجہی تہارا ناتوان نقش قدم ہمکو نقش پوخار راہ نی دہوکا دیا

داغ دی اسباب انجام سی غفلت رہی منعمون کو شوق مال و جاہ نی دہوکا دیا

سمجہی معشوقونکو بہی چاہت کنوین جہکائی ہمکو بہی مثل زلیخا چاہ نی دہوکا دیا

عشق کو ہم سمجھی تھی غارتگر بڑی ننگ گل ۔ حال گلزار خلیل اُسنی دِہکا دیا
لی سبب کرو نسی ہی سبہا فہم و ذکا کا گلہ ۔ مجکو اِسی مہر اِک شک و نی دِہکا دیا

ولہ

یارب ہوں عدو سی روسیاہ کا ۔ تیر شہاب تیر نگہ پیتر آہ کا
ہوں پر بار منزلِ ستیمین اتدن ۔ گرد ملال گرد فنا گرد راہ کا
عالم ہی ایک وصلکی شبہا ماہ مین ۔ نور نگاہ نور پتان نور ماہ کا
ہی یاد وصل موسم بہار مین مجکو ہیان ۔ زلف سیہ خط سیہ ابر سیاہ کا
ہجر و فراق کی داغ سی یکسان ہی مشعور ۔ بی رنگ اشرفی کا رنگ مہر زنگ کا
ہون حمد و وصف نعت مین ہر زبان المہین ۔ اللہ کا علی کا رسالت پناہ کا

ولہ

ہجر کا خلعت آسمان لایا ۔ یار تشریف جب یہان
لی سکی بار رہا ہما کہا جای ۔ مین اِن ایک مست اِنخوان لا
مشکرانی کی بہی غضب ہے تلاش ۔ دہونڈہ کر یار کا دہان

بیت افزاں بنایا جب ہمنے ۔۔۔ جرح لا کہوں حسرایان لایا
جان کو غمزہ رکیا ہی جانی مین ۔۔۔ عذر آنی کا جانِ جان لایا
ہم دلیل دہن اوسی سمجھے ۔۔۔ جو زبان پرو و بدزبان لایا
کبھی دکہلایا رنکِ ابر سیاہ ۔۔۔ کبھی رنکِ شفق بیان لایا
رنک پان وسیِ جانان پر ۔۔۔ رنک کیا کیا نہ آسمان لایا
ایک شب کی لئی ہی جرخ ای مہر ۔۔۔ کبھی اوس ماہ کو نہ یان لایا

ولہ

کہوں کیا ہی کیسا دوپٹا تمہارا ۔۔۔ ہی دنیا سی عنقا دوپٹا تمہارا
چمن کو کہرو کی بنا ئی ہین سائے ۔۔۔ تماشا ہی سارا دوپٹا تمہارا
قیامت ہلی ہی سرِ قامت یہ لچکا ۔۔۔ ہی بجلی سی بالا دوپٹا تمہارا
مکر ساتہہ ہی چولی دامن کا رکہنا ۔۔۔ میری تن کا جامہ دوپٹا تمہارا
قیامت کے دن تون لپٹی اوہین گے ۔۔۔ دوشالہ ہمارا دوپٹا تمہارا
یہ پہنتی ہی کیسی ذرا منہ سی بولو ۔۔۔ ہی گلبرگ گویا دوپٹا تمہارا

لگی مہر کو تار تار شعاعی　　نظر جب کہ آیا دوپٹا تمھارا

ولہ

بعد خوش طبعی سے خاطر کو رہا　　پاس جب تک وہ بت بدخو رہا

زانو پر سر رکھکے جب وہ سو رہا　　عیش کی پایان میری دلکو رہا

طالع بیدار کے امداد سی　　شبکو میری پاس جانان سو رہا

تب ہی ہرجائی محل اعتبار　　خوب سمجھا جو کسیکا ہو رہا

کسقدر آرام ہی زیر زمین　　جو گیا کنج لحد مین سو رہا

کشت دنیا مین نہ کچھ حاصل ہوا　　کتنے تخم ارزو مین بو رہا

کوہ پر بھی عشق کی پایا شکوہ　　کچھ نہ کچھ فرہاد آخر ہو رہا

اسطرح سوتا ہون غافل تیری ساتھ　　جسطرح کچھ کہا کے کوئی سو رہا

ارزوے جنس عیش وصل پر　　مین یہ نقد زیست آخر کھو رہا

نام کا ناموس کا ایمان کا　　دھیان تیرے عشق مین کسکو رہا

ہین گواہ اسکی نجوم و آسمان　　مہر عشق ماہ رو مجھکو رہا

وله

از خدا و احمد و حیدر برآید کار ما — نیست غیر از حمد و نعت و مدح در گفتار ما

هشت جنت یک گل باغ جمال یار ما — هفت دوزخ یک شرار آه آتشبار ما

داروی ما درد ما آرام ما آزار ما — دوست ما دشمن ما یار ما خونخوار ما

آفتاب حشر خورشید جبین یار ما — مسطر دیوان محشر ابروی دلدار ما

زخم ما گلهای نخل قد خوار و زار ما — نهر باغ هستی ما چشم دریابار ما

رخت عریانی ما تشریف جسم زار ما — پنبهٔ داغ سر مجروح ما دستار ما

جنس بی اسبابی ما رونق بازار ما — طالع خوابیدهٔ ما دولت بیدار ما

دشمن جان دل ما جلوهٔ دلدار ما — برق خرمنهای ما تیغ نگاه یار ما

غفلت ما هوش ما ناکامی ما کار ما — نفی ما اثبات ما انکار ما اقرار ما

زاهد البته ز شیشه سر شکسته بود — قلقل مینای می کردی استغفار ما

گر دو بی برگ و نوای کار صد برگ و نوا — نخل ماتم سایه گستر خار غم غمخوار ما

چنگ و طاوس جهان جوان و ترنج — بار بسکو بد که هر یک رفته رفتار ما

ساقی ما ساقی کوثر می از خم غدیر | جوش دریای لابت نشئه سرشار ما

زندگی و مرگ کس جز عاشقی یکسن مباد | رنجها پرسامان اند و ماتم دار ما

خانه ما بردیم از آبادی دنیا چه باک | گردباد و دشت بام و در و دیوار ما

عاشق آن قامتم از شور محشر باک نیست | آفتاب روز محشر طره دستار ما

بر سر عرش معلی بیت عرفان ساختیم | از سر آدم گذشت این پایه و کار ما

گر نباشد آتش عشق آبروی حسن نیست | قدر حسن یوسف است از گرمی بازار ما

صد گره اندر گره از ناخن تقدیر بند | وا کند مشکل کشا این عقده دشوار ما

قد سرو خانه باغ ما قیامت های عشق | جیب جیب حشر طوق قمری گلزار ما

کفر ما راهد سویدای دل حوران خلد | رشته جان ملایک رشته زنار ما

سینه ما مطلع خورشید داغ حسرت است | شد نهان ای مهر آن ده پر پر جنار ما

ولہ

دل بیتاب زمین کا شانہ ہی اوسکا | لقمان وہی ہی کہ جو دیوانہ ہی اوسکا

یہ سرش نہیں گوشہ میخانہ ہی اوسکا | سورج چشم فلک میں پیمانہ ہی اوسکا

اوس زلف کی یہ جان پریشان ہی نمونہ — میرا دل صد چاک نہین شانہ ہی اوسکا

یان وہ شب عجب ہی مالنگ خیال — کہتی ہین کہ چھوٹا سا جلوخانہ ہی اوسکا

فانوس ہین اوس شمع صباحت کی افلاک — جو کوکب سیارہ ہی پروانہ ہی اوسکا

مو زلف کی افشانی نہی تار شعاعی — یہ پنجہ خورشید فلک شانہ ہی اوسکا

بالفرض جو ذرات و کواکب ہون زر و سیم — زیبا نہین کہنا کہ یہ بیعانہ ہی اوسکا

قدرت کی سمندر مین یہ کونین صدف ہے — واللہ کہ تو گوہر یکدانہ ہی اوسکا

آ یہان شکل سی مہر سی کو ساقی گلفام — دل میرا ہی عشق سی پیمانہ ہی اوسکا

## ولہ

مہ اور ہی وہ حور شمایل اور طرح کا — حسن اور طرح کا ہی کمال اور طرح کا

بیداری مین ہی اک حال اور طرح کا — یہان خواب مین رہتا ہی خیال اور طرح کا

شمع و مہ و خورشید و گل و سرو کو دیکھا — پر یار کا ہی حسن و جمال اور طرح کا

از بہر خدا جا کی ذرا دیکھہ تو ظالم — عاشق کا تری ہجر مین حال اور طرح کا

نفرین مین کیفیت تحریر ہی حاصل — ہی بیری مغنبی کا خیال اور طرح کا

گمکردۂ آشیان ہین و زار لسی ہم تو ‏— ای مرغ روح اپنا یان آشیانہ ٹہرا

سیماب خام موج باد وزان تہا ستانہ ‏— سینی مین دل ہمارا وقت فغانہ ٹہرا

اتی گو رپر بہی وہ لیلی زمانہ ‏— رتبہ مین مثل مجنون ہین توانہ ٹہرا

پہولون مین ہمنی چشم و گوش ہر تہ مندیکہی ‏— آگی ہماری کلکی کچہ بوستانہ ٹہرا

ہمکو بہی ساتہ لیتی ہی ہر مان منزل ‏— عجلت کا کیا سبب تہا کیون کاروانہ ٹہرا

قایل ہین نکتہ سنجی بہی ہر شکل مین کہ اسکا ‏— تیری کمر نہ ٹہری تیرا دہان نہ ٹہرا

ٹہرا یا مین تجکو نظاری ہی کی خاطر ‏— کچہ اور اپنی دل مین اسکا گمان ٹہرا

ای مہر جرم مہ کا پیش شعاع عارض ‏— مانند جیب صبح و مثل کتان ٹہرا

ولہ

تاریکتر است از شب فرقت سحر ما ‏— آن شب کہ قمر رفت از پیش نظر ما

ما با خبر از حسن تو داریم سروکار ‏— ای بیخبر از ما و دل با خبر ما

در دیدہ بلبل گل ما خار نماید ‏— در چشم عدو عیب نماید ہنر ما

گلگشت ضعیفان زپر و بال خیال است ‏— صد باغ پر و بلبل بی بال و پر ما

جز من بکه این بخت خداداد خداداد — فریادرس ما بت بیدادگر ما

از گریه بیفایده رسوای جهانیم — برد آبروی ما همه این چشم تر ما

مضمون کمر بسته نشد با همه قوت — ای شکر تو امروز شکستی کمر ما

ای وای سر از خاک مذلت نکشیدیم — ننهاد قدم بر سر ما تاج و در ما

افسوس که ما زنده درین باغ بمانیم — اندر بر اغیار رود سیمبر ما

بی روی تو ای غیرت خورشید درخشان — باشد بتر از شام غریبان سحر ما

ای مهر خبردار که ایام فراق است — دارد اثر صبح قیامت سحر ما

ولہ

امروز سیاه است جهان در نظر ما — مدفون شده پرنور ز نور نظر ما

چون چرخ بکوکب شده ای بخت محذر — از داغ درین رنج دل ما جگر ما

بربست چو رخت سفر ای مهر ز دنیا — این دختر ما راحت شام و سحر ما

بود ای فلک از شهر صفر لیل و هم حیف — شد مصرع تاریخ غروب قمر ما

سنہ ۱۲۵۳ ہجری

ولہ — البشری

بن یار مستی کیسی تو ہو یدجا لیمن کھٹا | جھوم جھوم آتی ہی فصل بہار لیمن کتنا

موتی ہی معدوم جیسی سنگ سالیمن کتنا | تیری گریا نگا بدن یوں زنا لیمن کتنا

آج بھی ہو راکھ بھی ہوتی بھی معشوق تھے | ای ہوا بہاتی نہین ہی بزم جالیمن کتنا

یاد بزم یار بی پر چشم تر ہی مستل ابر | اسطرحکی جا بسی باغ خیالی مین کہنا

بار بار اس سی جھپ مکیا بی کونسا خیر شید رو | میری نگہونسی سبوا بی ازالی مین کتنا

عکس ہی ودو وپی کا بتا ای بحر حسن | ہنس کتی ہی تیری کرتی کی جالیمن کہنا

پھر لی پہنتی یہ اوسکی زلف عارض پر کھے | پیچ مین خورشید تابان ہی حوالیمن کتنا

ولہ

آج کعبی مین امیر مومنان پیدا ہوا | بولی قدسی بادشاہ انس و جان پیدا ہوا

قبض و بسط باب کعبہ بین اوسکی معجزی | آج جو نور مکین لامکان پیدا ہوا

حضرت عیسی کا دیکھ کا رسول آتیکا | ہمکلام و ہمدہان و ہمزبان پیدا ہوا

ولی سید ای نبی جیسا ہو امیر عرب | کوئی کہدی کون شخص ایسا یہان پیدا ہوا

چرخ چارم پر بھی عیسی کو مسرت جیسا آ | عاشق کرسی نشین عرش آستان پیدا ہوا

کیا کریں کہا زبر دل اپنی زہو بہ زبان | وادی کونین میں شیر زبان پیدا ہوا

مومنوں کو منزل مقصود تک پہنچائیگا | کاروان سالار بہر کاروان پیدا ہوا

ہو گئی ذروں کی مانند انبیا و اولیا | آفتاب آسمان عز و شان پیدا ہوا

ماہ کامل صاحب لشکر تو لشکر ہیں نجوم | بہر لشکر کہکشاں کا یہ نشان پیدا ہوا

چیر ڈالا کیوں نکر نہ معیار الولد کو کہتے ہیں | موذیوں کی قتل کو یہ بے کماں پیدا ہوا

حیدر مشکل کشا شیر خدا دوست خدا | قوت بازوی شاہ مرسلان پیدا ہوا

مرشد جبریل ادب آموز ہو وے سیاست | رہنمائی خضر و خضر انس و جان پیدا ہوا

رو کیا کیا دم بخود جس نے چہارم پر مسیح | جب علی مرتضی معجز بیان پیدا ہوا

حیدر کرار محبوب خدا کی واسطے | ہمنشین و ہمکلام و ہمزبان پیدا ہوا

ہی بشیر اہل ایمان ہی نذیر اہل کفر | مظہر حق قاسم نار و جنان پیدا ہوا

ماہ رجب کی تیرہوین ای مہر سو عید ہے | میری محبوب خدا کا جان جان پیدا ہوا

ولہ

ہم ہوں حسن و جمال ان رنگ و آب و تاب کا | رفتہ ہوں خال و خط و طرز و ادا عجب کا

ادمی کرس جگہہ کا بتلا تیرا نہین — روم کا قم کا حلب کا مصر کا سجاب کا

چاہ کر تجکو ہوا ہین آشنا ای بحر حسن — موجہ و طوفان و سیل و لطمہ و گرداب کا

تیری گریا نکو نہین ڈر ہجر کی برسات مین — برق کا اور ابر کا مینہ کا ہردم کا سیلاب کا

کہا کیا تیری دہن تیری کمر سی مدعا — شاد و عنقا و عرب و نایاب کا

بیچ رہا مجسی دقیقہ کونسا ای بت غرور — عجز و تسلیم و نیاز و غربت و آداب کا

ناف انور پر بجا دہو کا ہی ہی ای ماہ حسن — مہر و ماہ و ہالہ و دف و گرداب کا

لب ہین پستان فن کہہ ہین اک یہ اصل ہے — سیب و بادام و انار و پستہ و عناب کا

تیری لب مین سرخ ایسی جیسی اور جانا نہ رنگ ہے — لعل و مرجان و عقیق و لالہ و عناب کا

تیری گدائی آگی نام تک لیتی نہین — منجنیق و چرخ و مہد و چرخی و ولا کا

تیری چشم اشک افشان نے بنایا آنکہ — نہر کا چشمہ کا یم کا حوض کا تالاب کا

مینھ طاق ابرو قاتل خم و خم کچہ نہین — قوس و شمشیر و ہلال و خنجر و محراب کا

رخت عریانی کی دولت سی نہین محتاج مین — خز و دیبا و سمور و قاقم و سنجاب کا

خوشنوا ہون نامہ بر سا ہان طلب ہوا اس لئے — طوطی و دیک و حمام و ہدہد و سرخاب کا

مہر کو بھی داغ جسکی عشق کا اوس ماہ مین	جی لگا ہی جن اونس طفل و شیخ و شباب کا

ولہ

مہر مین پرتو ہی تیری روی عالمتاب کا	منعکس ہتی ہی جنسی آینہ مہتاب کا

ہی تصور رات دن اک روی عالمتاب کا	اپنی دو دو آہ مین عالم ہی ماہتاب کا

واقعی ہی سجدہ گاہ خلق تیری رو برو	طاق ابرو جفت پایا کعبی کی محراب کا

کسقدر ضد اون شبہای وصل یار مین	خامشی پروانی کی نعرہ ہر اک سرخاب کا

سمجھین کیا ارباب غفلت بی نشانی دہر کی	منکشف ہوتا ہی بیدار مین عالم خواب کا

گور مین کسکی خاطر آتی ہین منکر نکیر	دھیان ہر دم آگیا ہی صحبت احباب کا

ہون وہ مسکین قبر سی اوٹھتی ہی سمجھونگا یہی	آفتاب حشر ساغر ہی شراب ناب کا

جان نثار اوسکی شہادت کو عبادت کہتی ہین	خنجر ابرو نی پایا مرتبہ محراب کا

نوح فد رنگی تماشی تجسی محفوظ ہا مین	کشتی عمر رواں کو خوف کیا گرداب کا

مجلس حسن ہی راحت کا نہین لاتی خیال	دیدہ ناسور کیا آرام جانی خواب کا

ـف آزار عدو ارباب غفلت کو نہین	ایفلک کا ورنہ مین کو ڈر نہین قصاب کا

ہی مشق شاقی بری بتان مین طاق ہین      وہ عشا اورونکو تیادی کعبہ کی محراب کا

## وله

سوزنی پر بہی تشمو موجہ سیلاب کا      بچہ مین ہرگرد بالین حلقہ ہی گرداب کا

قطرہ خون جگر دیکہا جو بحر اشک مین      بی تامل یاد آیا بیت ناخراب کا

بہر آسایش کسی ہی خواب مخمل کا خیال      بالش سر سی اوڑاہی نک اپنی خواب کا

مثل مسکین جانتا ہی خون گاو زر حلال      برہمن سی کام لیتی ہی مو قصاب کا

سختی اپنوں کی تسرف رکہتی ہی لطف غیر پر      مدحت اعدا سی بہتر طعنہ ہی احباب کا

چشم راحت کی نہین کہتا ہی یا جنون      دیدۂ زنجیر کیا آرام جانی خواب کا

تہا جو مین سرشتہ گریان عناصر مین مگر      گرد باد ونکی تہی مٹی پانی تہا دولاب کا

حشر کی دن پاتی ہرگز جاگتی اصحاب کہف      کوئی کہہ دیتا اگر قصہ ہماری خواب کا

گل کو اپنی جزو سی ہرگز نہین ہی خبر      پانی پاتا ہی نہین ہی ماشہ گرداب کا

تیری منہہ پر کیا کہون نظم در دندان ضعیف      دانت ہی ان موتیون پر گوہر خوش آب کا

سحر پر ہوتا نہین ہرگز قصا و کو شرف      علاقۂ رگ رگ کی گا ہوی مری قصاب کا

کیون نہو مضبوط کاتہی میکشونکی ساقیو ہی نیام انکا بدن تیغ شرار

آسمان پر بہی یہ طالع کو آسایش نہین دیدہ بان چرخ ہی کب لطف پا

مہر طرز نو یہ ہی موزون ہو ایسی کہ غزل ترجمہ ظاہر ہو قول ایزد وہا

ولہ

اہل تقوی پر کرم ہی ایزد وہاب کا کیون نہو داؤد مرجع انہ اواب کا

حور عین اہدکو ملین ہمراز و نیک ہا کہاں لطف پا یا قاصرات الطرف کا اتراب کا

تنگ آلات معارج مین شہان پر غرور کلہ ہی فلیرتقوا کی بعد فی الاسباب کا

ساحر کاذب تہی خود جبکہ انبی کی ساتہین کفر سی تہا قول ہذا ساحر کذاب کا

نور باطن معنی قرآن دیکہی چشم پوش پند کیری کام ہوتا ہی اولوالالباب کا

صابر وشی سجدہ کر وا ونسی راضی ہی خدا ہو گیا ایوب مورد انہ اواب کا

منکرونکو کیا ہی منسوخ بدز خندق مین کلام ایہ ہی موجہ دحورا ومن الاحزاب کا

ہنا دہی فرعون جبکہ قایل ہوا ہامان سے ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب کا

خیر زاد آخرت تقوی ہی ای ارباب عقل حکم دیکہو واتقون یا اولی الالباب کا

وسدہ درکا خیر اسلی اہل تقوی کی لئی — فوز کا ہی پہر جدا انکا ہی یہہ اعنابکا

حق مین اون لوگونکی جو ہین لابثین خلدین — حکم منع سمع ہی لغوا و لا کذّاب کا

بد عمل جائینگی دوزخ مین کہ حکم کردگار — طاغیونکی واسطی ہی لابثین احقاب کا

مہر سرداران اہل خلد ہین سبط رسول — یاد ہی مضمون حدیث سید شباب کا

## ولہ

اسی کرنی کی غم مین ہمارا روز بد ہوگا — نہ حالی کا اثر اقبال خستہ لحد ہوگا

نہ دیکہونگا سوی طوبی جاؤنگا یہ سند — اگر جنت مین بہی پاس میرا سرو قد ہوگا

جو کچہ بہی پاؤن گو ہاتہہ آگئی رونا کی طاقت — خیال کو بچانا ان خسرو کا بلد ہوگا

ابہی ہنی تو پائی حال زلف یار رکہ مین کا — حقیقت آدمی کی کیا یہ ام وہم دو دو ہوگا

بدی تہی عین نیکی بچہ کاران محبت کو — خیال انجام ہی جبتک خیال نیک و بد ہوگا

گلہ اغیار کا بیجا ہی شکوہ یار کا ناحق — ازل مین جو سری تقدیر مین تہی ابد ہوگا

مبارک ہو تجہی تشریف حسن و خلعت مستی — ترا دل سعہ زخوش ہوگا ترا بد خواہ زرد ہوگا

تم آوگی تو ہوگی صندوق الاشتہ قبر بہی — نہ کہلا بہیجا یا ورنہ خط لکہنا سند ہوگا

بنی کا جام جم جس جام کو تو منہ لگائی گا — مغنی جو ترا مداح ہوگا با

تمر جب بندہ کر بیٹھونگا مین مدح سراپا پر — قصیدہ وصف قد یار کا با

موحد بن ہان مہر پہ شرطی دم آخر — بجای کلمہ جاری قل ہوبتہ

ولہ

درج گوہر کو صد شنی تو ہی عالی کردیا — ایک کا گھر بہر دیا اور ایک خالی کردیا

ای سمندر اتنی ہم روکی جل تہل بہر گئے — ہجر نے انکہونکو ابر برشکالی کردیا

بیتون میں صف ہلال ابرو خمدار نے — ہر غزل کو مینی دیوان ہلالی کردیا

روند ڈالا وقت گلگشت اوس گل شاد نے — باغ کو گلزار تصویر نہالی کردیا

رعب انسا کا طمع نی کہودیا وقت سوال — حرص نی تیز زبان کو شیر قالی کردیا

ہمنی مرنی مین کہا ہی جو ہنر دانی اوبسے — شہسوار روح نی کا ٹہی کو خالی کردیا

یون حسینون کو مٹایا انقلاب دہر نے — گیسوونکی جال کو مرقد کی جالی کردیا

عاشقونکو رونر لڑوایا تماشی کی لئے — توجہ اپنا یار نی مرغونکی پالی کردیا

اگ کی شعلی نکلتی ہین بجای اشک گرم — عشق نی انکہونکو بند وقی نالی کردیا

مجکو بھی یہ شب کہا سکتا ہے خواب ہمیں ...    آسمان کو جس نے فانوس خیالی کردیا
کستا تدبیر خدا ابن دخل ہی اشنع عصر    تجکو تا ہم جسکو نے مدّا اوبالی کردیا
ہی تن پر داغ جاز و نین قبا لکھا کہی    موسی سر کو عشق نے سر سبز شالی کردیا
مجکو ساقی نے دیا مینا پر اندی کا اگر    ایکدم مین سب کا سب مینا کی خالی کردیا
دشمن احباب [illegible] مہرل کی [illegible]    اس علاوت نے مری رتبی کو عالی کردیا

ولہ

جتہد تک ایکی صحبت میں ساقی ہو گیا    جام کی آئینہ رخسار تقوی ہو گیا
عاشق انکہون کا تمام ابر تنک عیسی ہو گیا    اب تری بیمار پر فضل الہی ہو گیا
وصل آب گرمی بازار تقوی ہو گیا    وقت منوشی بہی عہد پا رسائی ہو گیا
خانہ از دری با موف زلف یار سے    بال جو کنگہی سی ٹوٹا صاف نفی ہو گیا
فرقت مار سیاہ زلفین زیست کہان    چاند اپنی نظرون مین بر دسی افعی ہو گیا
بشکوا یہ خوباین مجنون ہی آتا ہی نظر    ہر برے بالین مگر مژگان لیلی ہو گیا
اب سفیدی مری صبح ہجر کا ہی سرو قد    باغ عالم مین بیاض چشم قمری ہو گیا

کوچۂ مصرع مین پہرتا ہون تہہ رمین نقاط / ای جنون آماج اطفال معانی ہو گیا

عاشق مژگان پر آشفتۂ گیسوی یار / زار مانند سر مژگان افعی ہو گیا

زار ہون وہ دیوانہ کہ میری جبین عقرب طوق سے / مثل افعی سایۂ زنجیر موذی ہو گیا

اے عالم بالا کو سمجہا سرو قد یار مین / دور گردون پر خیال طوق قمری ہو گیا

صاف اندیشۂ شام ہجر گیسوی دلدار کا / میری آنکہون مین سواد چشم افعی ہو گیا

کہلی اک مصرع بنا شانہ تراحت سرا / جسنی لکہی نثر مین وہ حرف مشقی ہو گیا

مرغ تنہا عاشق تشنجار ہی موسی نہین / کیا پری رو آئینۂ شمع تجلی ہو گیا

تہا مین اون لفظون کا سودائی کہ میرا بچشم کا / میل چہٹ کر دیمۂ ابر ودی افعی ہو گیا

خاک ہونی پر بہی آواز شکست آتی رہی / کاسۂ سر کیا مثال جام چینی ہو گیا

ابتدا ہا خورشید رخ دیار کا مضمون مہر / مرغ زرین بال صید دام افعی ہو گیا

ولہ

موبمو کالای دینا کہو گیا / زلف کا جس شب سے سودا ہو گیا

مزرع دنیا نہو سرسبز کیون / جو ہوا تخم تمنا بو گیا

قامتِ موزون تری وہ راست ہے ۔ سرو سا آزاد بندہ ہو گیا
بیخودی کا گہر مکان یار ہی — آپ مین ہرگز نہ آیا جو گیا
باڑہ پر کنگا ہی جا پہنچو گی جلد — بت پرستو شوق سی جاؤ گیا
جسمین ہا یہ آتا ہی انکا اکمو دین — برہمن کہتی ہین اوسن جا کو گیا
کسقدر دنیا مقام رنج ہے — اس جہان مین پہر نہ آیا جو گیا
زندگی و مرگ کی ہی یہ مثال — آدمی جسطرح جاگا سو گیا
ہمرہون کا اب پتا لکتا نہین — کسطرف یہ قافلہ یارو گیا
بہلتر تطہیر حکم شرع ہے — خون بہا سی خون کو یا دہو گیا
ٹہیر تاب طاقت و ہوش و خرد — سب کا سب اسباب یہ لیکو گیا
عمر کی شر سی چہٹی ای یہ ہم — خاتمہ بالخیر اپنا ہو گیا ۔

ولہ

باغمین کہتی ہین وہ ناکام ماندہ جائیگا ۔ جس سی مضمون رخ گلفام باندہا جائیگا
زلف سی کیا ہر کوئی الزام باندہا جائیگا ۔ اس زمین عاشق بدنام باندہا جائیگا

ہاتھ مین میری ہاتھہ وہ بھی لگائیگا حنا | یعنی ہر دست کلفام باندھا جائیگا

پہنسکی دام زلفمین وا ازادگی سے ہم | ہر پر مرغ اسیر دام باندھا جائیگا

کعبی مین آیا جو وہ صیاد کہل جائیگا حج | تہمین پہر جامہ احرام باندھا جائیگا

ہی سواد زلفمین اندہیرا دل خوف کر | ایکدن بحرم بلی الزام باندھا جائیگا

ذرہ میں تار شعاع مہر عارض سے ہی چرخ | آفتاب اسی مہر صبح و شام باندھا جائیگا

ولہ

اٹھونسی جو رنگ روئی ہی مہر فوق جائیگا | سینہ کا زمین نالونسی شق ہو جائیگا

لکھیہ چکونکا صفحہ اشتیاق جب محبوبکو | شوق مین ہاں ل کعبہ تر ہر ورق ہو جائیگا

باغ مین اس غیرت گلزار کو جانی تو دو | جو ورق ہی وہ گلستانکا ورق ہو جائیگا

طبع آنکی اگر وقت پسندی کیطرف | سہل ہو کیسا ہی مضمون ادق ہو جائیگا

وہ مسیحا جیسی نفس دعوت کریگا جب قبول | مہر خوان چرخ مین مثل طبق ہو جائیگا

قطعہ

وہ بہی روی مطلع الانوار ایسا ہی | دیکہنی سی جسکی صبح حشر شق ہو جائیگا

عارض مہتاب چہپ جائینگی مہتابسی | اور رنگ چہرہ خورشید فق ہو جائیگا

کیا حقیقت ہی کواکب کی یہ بیضا کو ہے — داغ لگجائیگا غم ہو کا قلق ہو جائیگا

آہ ای ارباب غفلت ایکدن وہ آئیگا — قطعہ وقفہ کا لیکن عیش ماسبق ہو جائیگا

آب ہو گا ڈر سی مغز استخوانہا ہی بدن — قایل تجسیم ہر اک پر عرق ہو جائیگا

حشر دنیا اوڑیگا کاغذ بادی کی شکل — سینۂ خورشید روز حشر شق ہو جائیگا

منہ منقوش کی مانند ہو جائیگی کوہ — صاف صحرای قیامت لق و دق ہو جائیگا

آدمی ہونگی پریشان سبکی سب پروانہ سان — اک تزلزل ہو گا جب فرمان حق ہو جائیگا

نامہ اعمال جنکی ہونگی سنگین گران — باغ جنت کا سزاوار و احق ہو جائیگا

اور جن کی موازین عمل ہونگی سبک — جائیگا دوزخ مین منہ کا رنگ فق ہو جائیگا

ہر عاصی کو بچانا یا حسین ابن علی — حشر مین جب عام حکم عن طبق ہو جائیگا

ولہ

نہ کسی خنجر بیداد کا — نام ہی عیسی میری جلاد کا

باغ مین سایہ نہین شمشاد کا — دام گیسو ہی میری صیاد کا

او ستم پیشہ کہین چھپتا نہین — دیکھہ دیکھہ دنیا دل ناشاد کا

میرے دم سے قمریوں کا عشق ہے — تیری سایہ مین ہی قد شمشاد کا

ابتدای کام بگڑا ای فلک — ٹھکہری تیشہ بنا فرہاد کا

پوچھتی ہو سب مجھسے کیا ای مہر آو — نام تھا ناسخ میری جلاد کا

ولہ

تو اگر محسود ہی شمشاد کا — مین بھی بنتا ہون قد آزاد کا

امتحان تیغ ابرو کی لیے — دل کیا سینے لائی فولاد کا

وصف چشم یار ہے جس شعر مین — مصرعون پر صاد ہے استاد کا

کل جہان چٹکا تو آئی یہ صدا — مجھکو غم ہی نکہت برباد کا

جال ہین پر ہین قفس ہین فاصلہ — یہ بنا ہی خانۂ صیاد کا

جھومنا مستون کا دلواتا ہے یاد — لہلہانا باغ مین شمشاد کا

حشر کی دن مہر کو یا مرتضی — آسرا ہے آپ ہی کی امداد کا

ولہ

مین ہوں ساکن اوس خراب آباد کا — جسمین غم ہی نکہت برباد کا

ہوں وہ عاشق دوسرا مجسا نہین ‏ نام کو یان نام ہی ہمزاد کا

وہ سہی قد یاد ہی مجہ زار کو ‏ جسم لاغر سایہ ہی شمشاد کا

پوچہتا ہی کیا دل ویران کا حال ‏ ہی نمونہ ہر خراب آباد کا

ہین پی لوح و قلم لوح و قلم ‏ عرش ہی مکتب تیری استاد کا

بہاگتی اسکی سبکدوشی مجہی ‏ ساتہہ دون گا نکہت برباد کا

اوپر کچہ جوہر کہلین گی سرمہ سی ‏ وہ نکہہ ہے پنجہ فولاد کا

تیشی نی ای عشق جا بیستون ‏ خوب کاٹا کوہ غم فرہاد کا

بی نوا کہیر ہوا ہر نخل باغ ‏ سرو گویا قشقہ ہی آزاد کا

نظرون مین اپہر مہر زور بحر ‏ دیدہ ہی اعمای مادرزاد کا

ولہ

دور ہی آج اوس ستم ایجاد کا ‏ غل ہی آہ و نالہ و فریاد کا

کاملی محنت توجہ کام ہے ‏ فکر کا شاگرد کا استاد کا

رنگسی کشتہ سی جو ہر سی ہی نام ‏ چاندی کا سیماب کا فولاد کا

ای مقدر ہی زمان تو وقت دو ‏ ‏ پرورش کا سعی کا امداد کا

حسن عشق و نفاق افزون رہی ‏ ‏ آپ کا میرا اسیری ہمزاد کا

جانین کیا حال اہل مال و جاہ و عیش ‏ ‏ خستہ کا آوارہ کا برباد کا

شہر و دشت کوہ مین مشہور ہی ‏ ‏ نام میرا قیس کا فرہاد کا

سحر و اعجاز و ہنر ستون ہر ایک ‏ ‏ یار کا داؤد کا حداد کا

ترک ہی مین کام ابرو چشم و نگاہ ‏ ‏ ظلم کا اضرار کا بیداد کا

ہین مقرر و رخ ستر ذوالعبار ‏ ‏ ہمسر کا فرعون کا شداد کا

دل جگر سینہ نہ چھلنی کیجیے ‏ ‏ زار کا رنجور کا ناشاد کا

جہہ ہی آوازہ جاہ و جلال ‏ ‏ میرے سہی سرو کا شمشاد کا

## ردیف الباء

کیون نہ عن ہو زیر زمین خراب مہتاب ‏ ‏ ہی رواق اوس مہ پیکر کا رواق آفتاب

خاکساری سی وہ رشک مہر بادان کیا ملی ‏ ‏ ذرہ وینی ممکن نہین ہی اتصال آفتاب

طاق ابرو مین ہی رخسار ماہ و مہر ہین ‏ ‏ ایک طاق مہتاب اور ایک طاق آفتاب

اہل رفعت سیر کرتی ہین محلون پر ان دنون | آسمان سی غیر ممکن ہی مفر اتری آفتاب
نور تیرا ایک مسند ہی حرارت و سرا | ان مصادر سی ہی شاید اشتیاق آفتاب
یار بہی جو منزلی کی بام سی اوٹہا نہین | چرخ چارم سی ہی جیسا اتفاق آفتاب
رخ سی اوس خورشید تابان کی اوٹہی جب نقاب | صورت جیب سحر ہو انفلاق آفتاب
اہل رفعت قصر کی پابند کچہ ہوتی نہین | اتفاقی ہی فلک سی اتفاق آفتاب
طاقت نشو و نما رکہتی نہین جسکی و نگلبان | اوسکی فیضی مین ہی مہر انتقاق آفتاب

## ولہ

وہ بت مبتلا طلب مہر طلب وفا طلب | یہ دل آشنا طلب جور طلب جفا طلب
ہجر مین ہین موج جفا طلب رنج طلب بلا طلب | نوحہ طلب فغان طلب داغ طلب بکا طلب
یاد نہین نہین قرار اتری دلون کا خون بہا | ہین کئی چشم و دوشت پا سرمہ طلب حنا طلب
آگہ اگر ادا سی ہو تنگ نئی جفا سی ہو | ہیکہ اجل خدا سی ہو مرگ طلب قضا طلب
رنج و تعب یہان نہین عیش و طرب یہان نہین | ایسے دلکا یہان نہین رنگ طلب صفا طلب
جتنی فریب فند ہین انکو بہی یہ پسند ہین | تیری نیاز مند ہین ناز طلب ادا طلب

محو ہیں زلف یار شام و سحر میں بیقرار — کیوں نہ ہوں کیونکہ ذرہ وار صبح طلب مسا طلب

طالب وصل ہوں مجھی سایہ تیغ چاہیئے — دور ہیں قرب عشق سی بوم طلب ہما طلب

ہاں کبھی دل کا آئینہ میں نظر نہیں درا — ہوں تری نگاہ کی ہنسی سوا شرم طلب حیا طلب

بتنہ شمار ہیں طالب زلف یار ہیں — اوسکی سیاہ کاریں رنج طلب بلا طلب

گرمیوں میں ہو سیر آب جا بزمین آتش برآ — یوں ہی دل پر اضطراب جیسے طلب تشنا طلب

خواہش دل میں تھی عیش و نشاط حرمے — رہتی ہی مجبور زندگی حرص طلب ہوا طلب

خوف نہیں عذاب سی کردہ ناصواب سے — رہتا ہوں میں تو ایسی جرم طلب خطا طلب

رہتی ہی دل میں متصل آتش رنج مشتعل — روز ازل سی ہی دل غم طلب ابتلا طلب

عشق ہی خضر رہنموں طالب کوئی یار ہوں — حاجت نہیں کہ میں ہوں مرد طلب صفا طلب

زاہد و نکو ہیں لولی خانہ یار کی لی — طالب دیر و بت ہوئی کعبہ طلب خدا طلب

جلسی ہیں تحت و فوق میں پہ تی ہیں تیری دو دمن — رہتی ہیں تیری شوق

رات دن اسکا داغ آہ رکھتا ہی دل لیسی راہ — مہر ہیں جیسی مہ

ردیف التا

ہوں ماعین رحمت کے کہسار پر درخت — لاکھوں کروں نثار فدا یار پر درخت

رفعت میں سرکشوں کو نہیں حیثیت باغ غیر — اُٹھو دہمیشہ اوگتی ہیں دیوار پر درخت

ماتبر خاک کو ہمکن سوختہ یہ ہے — کیونکر نہوں چنار کی کہسار پر درخت

دیکھا تو جا ہی سبزہ تو رستہ تاک کے — اوگتی ہیں سقف خانہ خمار پر درخت

نرگس کی پھول بس ہیں آماہی غبار لگا — قبر شہید نرگس بیمار پر درخت

طوبی سی بھی بلند اگر ہوں تو پست ہیں — رکھتی نہیں ہیں فوق قد یار پر درخت

ای عندلیب گلشن گلزار پھول — صدقے کروں ہزار قد یار پر درخت

ای فاختہ صنوبر و شمشاد سرو کیا — سرسبز کون ہی قد دلدار پر درخت

ہی آبروسی کام ہر اک سربلند کو — اوگتی ہیں بارہا لب انہار پر درخت

تا یہ ہی ہاں عنایت پروردگار کا — ای مہر کیا کریگا دربار پر درخت

ولہ

رہنمائی دو جہان بجز احمد مختار نیست — مقتدائی ما سوائی حیدر کرار نیست

گرچہ ہر بال کبوتر بستہ ایم از اضطرار — حافظ مکتوب ما جز جعفر طیار نیست

دین حق داریم از ادیان باطل غم چرا — در گلستان جا بجا این بی گل بیجا زنیست

کشتی آل عبا داریم از طوفان چہ باک — ناخدا دیگر خداوندا مرا در کار نیست

روبہان از وادی شیر خدا دور اند دور — یار دارد التفات اکنون غم از اغیار نیست

بادہ خوار بادہ خم غدیر ساقیا — توبہ میگوید کہ اینجا کار استغفار نیست

مہر را در مخزن لا تقنطوا دولت بدست — زیر خنجر داغ غم ماہ عرب در کار نیست

**ولہ**

مہری وصل صنم آج کی رات — سوئنگی ملکی بہم آجکی رات

وصل مہر ہی نہین ای گردون — شب معراج سی کم آجکی رات

ایکو اپنی ہے زلفوں کی قسم — پہنچی لطف و کرم آجکی رات

ہمدم غیر ہوا وہ دمساز — میری دم مین نہین دم آجکی رات

بعد مدت شب وصل آئی ہے — بکر و ظلم و ستم آج کی رات

یاد روی و کمر و گیسو ہے — پہنچین گی سوی عدم آجکی رات

تسکوہی مہر بیان کل کا خیال — دو نو ہین رنج و الم آج کی رات

وله

دهن نه امش از مدح گر دهن خالی است — سخن نگویمش از لطف اگر سخن جا نیست

ز شیخ بتکده مسجد ز برهمن خالی است — ز قیس کوه بیابان کوه کن جا نیست

ز نار کی گل و نسرین و یاسمن جا نیست — دران چمن تو نباشی همان چمن جا نیست

ز بس طاقت رفتار وا ماندم ماندهام — پر است بادیه از خار و جای من جا نیست

ریاض حسن تو امیست بلبلی خبر من — هزار شکر ز اغیار انجمن خالی است

سخن بعرش رسانیدم ضرور افتاد — کنون که گوهر شهوار من عدن جا نیست

بحذر من شده آباد دهن بحر خراب — کنار کو به پرست و کنار من جا نیست

زبان دست کلام و توهم است محال — چگونه گویمت از گفتگو دهن جا نیست

ضعیف مرده دلم آنقدر که میدانم — ز جان نهفته تن از جسم پیرهن جا نیست

سخن صدای شکست حباب را ماند — حباب بحر جهانم به پیرهن جا نیست

اگرچه خانه و بیاز جلوه تو پر است — بچشم کور دلان جای ما و من جا نیست

کجاست تیشه زنار زناکند آباد — شکست سبحه اهد صد انجمن جا نیست

نماند فارغ ازین در جهان شکسته دلی　　هنوز هر شکن زلف پر شکن خالیست

حدیث عشق ترا غیر اسم فرضی نیست　　تهیست طوق گلو حلقهٔ رسن خالیست

تن آن تنست که ار روح خویش پندارد　　اگرچه جان بتو وصاف پیرهن خالیست

سخن لباس بود و معنی سخن جسم است　　بران سخن که فضولیست پیرهن خالیست

هزار شکر که کاهیده خط سبزم　　ملال نیست گر از جسم پیرهن خالیست

من خیال رخ شعله خوی حسرت و دل　　ز داغ هجر دل بلبل چمن خالیست

ولہ

طالب حرص و هوا مطلوب نیست　　ربط با ارباب دنیا خوب نیست

بر جفاها صابریم و شاکریم　　ماکه معجز دیم اگر ایوب نیست

عیب دارد کمنت و تاج و سریر　　خاکساری انقدر معیوب نیست

سرفرازی دارد این عریان سری　　افسری شاهی مرا مرغوب نیست

مردم دنیا سگان جیفه اند　　صحبت انسان و حیوان خوب نیست

یارب از اہل تلوّن الامان　　غمزهٔ دنیا مرا محبوب نیست

برکمین قلب دارم نام قنبر — سکه زر نقش خوش اسلوب نیست

طالبان یوسف فقریم و بس — گریه ما گریه یعقوب نیست

منزل دنیا را حصار من دان — فارغ است آنکس که او منصوب نیست

استقبال و جاه کم کردن خوش است — کار دنیا خوب کردن خوب نیست

عیب فقر است احتیاج مال و زر — این طریق سالک و مجذوب نیست

قول مهر العصر فخری بود و بس — دولت و جاه چشم مطلوب نیست

ولہ

صحبت زنهای نیکو به ز حوران بهشت — لیک امر عاشقی مبرز بنات تهامی نشست

اختیار ضبط وقت و نظم کار خویش کن — تا همه عالم ببار و مدحت حسن سرشت

عفو کن ای مرد غلط کردم انسان عاجز — سهو و عصیان شیاطین امور شرور نشست

مهر تقلید پدر سامان خورد است — من بجز هر پدر و دم بشنیده دم بهشت

ردیف ثا

ہدایت بہی وجود حیدر کرار کا باعث — ہوئی تبلیغ حکم احمد مختار کا باعث

برابر خیر و نقصان ہر طرح دنیا مین ہوتی ہین — کمی تدبیر کی بھی ہی نجش بسیار کا باعث

کبھی ہر بیسہ مین لام میں لی میں ہوتی ہے — ہوا کہلا اوس کج کلہ کی گیسو خمدار کا باعث

غزل گاتا ہی شاید تیری وصف قد موزونکی — یہی ہی نغمۂ موزون موسیقار کا باعث

مگر کم تھی ہماری قتل کو تیری مژہ ابرو — ہوا سفاک خنجر کا سبب تلوار کا باعث

دہن کیطرح ای غنچہ دہن ظاہر نہین ہوتا — تری اقرار کا باعث تری انکار کا باعث

تنزل کا سبب سمجھا تہا تعایر کو — ہوا کلمہ انا الحق کا عروج دار کا باعث

تجلی ہم لبی نا مل آتش رخسار یا مین — نہ سمجھی نور کا باعث نہ سمجھی نار کا باعث

رہی مہر اک حسنو ہی تاریخ طرح یار کی خط — طبیعت آگئی ہی کیا بتاؤن پیار کا باعث

## ولہ

سنہ ۱۸۳۴ عیسوی

غیر ممکن ہین وہ جہلین ہون طالب عیش — دل اوڑا جاتا ہی سنکر نغمۂ مطرب عیش

جستجوی وصل دلبر اولطف می کشی — رغبت چنگ و رباب و خوش مطرب عیش

وہ زمانہ وہ مسرت وہ جوانی اب کہان — آہی پیری مین طبیعت عیش کے جانب عیش

یا ہا گل مرگئی وہ محفلین جاتی رہین — نفس امارہ ہوا آرام ہی راغب عیش

اکہدن حرف محو خامہ لعت ہے ہمین — ذرے مین ہین مختبین وہ ذرات یہہ کائنات عبث
ہیچ ہی دو لیمن ہے یہی نہین آرزو ہی بیجا — پھر تہہر تہہرتی لڈی کو نکو تم ہوتی ہے عبث

## ردیف حا

ہی سیاہی مین فزون تیرگی شام سی صبح — نظر آتی نہین وہ دل ناکام سی صبح
ساتھ عیاں ہی سر شام وہ غیرت مہر — آج ہوتی ہی تری احسن آرام سی صبح
کیون نہ ہم لطف شب وصل سی ہون دست بہم — شام سی آتی ہی ہو آتی ہی جام سی صبح
مرغ زرین فلک حشر کو آئیگا نظر — ای شب ہجر چھٹی آج تری دام سی صبح
عیش مسعود بی حشم ہی اک تیرہ درون — کم ہی اور تر سی ہوتی ہی جو شاک گل اندام سی صبح
نور ظلمت مین ہی فرق حق و ناحق پیدا — کفر سی شام مشابہ ہوئی اسلام سی صبح
کعبۂ کوی بتان کا ہی وہین ہی طواف — نہین خورشید کو کم جامۂ احرام سی صبح
رات دن زلف و رخ یار کی ہم جو یاری — صبح سی شام ہوا کرتی رہی شام سی صبح
خاص حق تو ہی تری عارض نورانی کا — صبح مشہور ہوئی ہی غلط العام سی صبح
ہو گئی شب فرقت مین جفا سی آخر — چھٹکی آج بڑی مشکل و آلام سی صبح

کونسی شب نہین سوی کبہی جیسی
روز ہوتی رہی ای یار تری نامی سی صبح

بعد مدت ملی ہی وصل کی رات آگے ہو تو
آہستہ ہو دن تو بہلا دور رہی شام سی صبح

وصل مین عیش قلق ہجر مین عید مین سکوت
ہوتی ہی اہل محبت کی ان قیاسی صبح

کفر کی فوج سی عالم مین ہی تاریکی شب
کردو یا مہدی دین لشکر اسلام سی صبح

ملحکی طبع منور کی ہی تاریخ یہی
اک جلا پائی ہی ای مہر تری نامی سی صبح

سنہ ۱۲۵۰ ہجری

## ردیف خا

معمول ہی کہ برق کو جتنا ہنسای چرخ
اوس سی زیادہ ابر سیہ کو رُلای چرخ

ترد آسمان ہی اس میکدی مین مین
بیجا نہین ہی شور ہوا پر دہای چرخ

حاجت روای خلق ہون کیا اہل مرتبہ
دانی کا نام رکہتی نہین آسیای چرخ

دشمن زمانہ کی ہین زمین اور آسمان
یارب پہٹی زمین او ہمین پہ سمای چرخ

اس سی بادہ جینکی مجکو ہوش نہین
ہستی مستعار مین کہون فنای چرخ

نیر شہاب شبکو مین نکو ہی آفتاب
کیون آذن نہ اہل زمین کو جلای چرخ

طوفان اشک رودن کا اگر عرش گیر ہو
اک عمر نوح تک نہ کہلی ماجرای چرخ

رتبہ لڑکای عشق کا دفتی ہی اگر وہ طفل ہوا اوڑنی پر پتنگ کی صورت ہوی چرخ

غصہ ہر اک کو آتا ہی کم زور پر بہت کیون خاک مین نہ اہل زمین کو ملای چرخ

ای ظالم اس سی ورد دعا کیا تجھی کرون یارب بقا ہی یار رہی تا بقای چرخ

عشق خرام و قامت گیسو جسی نہو یارب کری نزول وسی پر بلای چرخ

مرجانی پر بھی مجھکو نہ چھوڑا زمین نے تو نی کبھی نہ رحم کیا ہای ہای چرخ

دوران سر ایسی جہین ہی کہ کیا کہی عیسی کی پاس بھی نہین کرد وای چرخ

اکثر وہ ماہ راتو نکو پھرتا ہی باغ میں کیونکر نہ مشعل مہ انور جلای چرخ

وو پھر زمین پانی کا لگتا نہین پتا رکھنی ہی ساتھ سنگ بلا آسیای چرخ

تاریخ طرح و کجروی چرخ کی ہی اپنا عدو کہین نہین گا ہی سوای چرخ

## ردیف دال سنہ ۱۲ ہجری

بدسلوکی یار جانی میکند مہربان نامہربانی میکند

انچہ بامن کرد زلف و قد یار کی بلائے آسمانی میکند

رنج تنہائی نصیب کس مباد خضر بیجا زندگانی میکند

دیداو از چشم باطن میکنم — گرچه از من لن ترانی میکند
بحث شور ما موافق شد بما — تلخ گو شیرین زبانی میکند
پشت او خم میکند پیر فلک — هر که دعوای جوانی میکند
چشم شوخ سرمگین یار کرد — آنچه تیغ صفهانی میکند
گفتگوی او کم از اعجاز نیست — لعل لب گوهر فشانی میکند
عشق او هر کس بدل جا داده است — شکوه در دنهانی میکند
مهر طبع من دم فکر سخن — کار عرفی و فغانی میکند

ولہ

مهر هر گه شعر خوانی میکند — بی گمان معجز بیانی میکند
زور بر من ناتوانی میکند — جان بر اندامم گرانی میکند
فرقت محبوب کشمیری کنون — چهره ام را زعفرانی میکند
یاد رخساری که همچون لاله است — اشک ما را ارغوانی میکند
جام می را عکس لعل ساقیم — جام آب زندگانی میکند

پیری ببیند اگر آن طفل را — یاد ایام جوانی میکند

در خیال جلوهٔ رفتار او — خود بخود طبعم روانی میکند

چون نویسم وصف روی آتشین — کلک من آتش زبانی میکند

اکل و شرب آرد غم و خون جگر — آسمان چون میزبانی میکند

همچو سعدی مهر هم در عشق گل — کار مرغ بوستانی میکند

## ولہ

رنگت وہی ہے جیسے اے نسترن سفید — پہنی کمیوں ہو رشک چمن پیرہن سفید

ڈرتی ہی صبح منظر چرخ کہن سفید — پیری ہی کرکی آکی میرا قصر تن سفید

زخموں نے زار خنجر قاتل عیاں کیا — افسوس رکھا نہ رہا یہ کفن سفید

خورشید جمال ترا ہی سوا کہیں — ہی صبح سی یادہ ترا پیرہن سفید

سیمین تنوں کا تصور رہی صبح و شام — بتخانہ خیال ہی اے برہمن سفید

دولت کی بدلی داغ جنوں سی ہی یاسمن — کپڑی میری ہیں ذرہ یکبہ توانی ازن سفید

تیری بتوں کو جو کبھی مانند جسم حور — جنت میں ہو خدا کرے اسکا بدن سفید

مطلع ہوا مکان میرا بادِ زلف مین — ای دود آہِ رنج دی ہی بیت حزن سفید

یونہین جو یاد زلف شب گور مین رہے — ای کافر و نیاو نگا اپنا کفن سفید

بہاتا ہی اوسکو شیر و شکر کا تلاطم — رکہتا ہی اپنی دانت شیرین دہن سفید

جیسی شرابِ خون تک اس شیشی مین نہین — دل ہی بغیر ساقیِ پیمان شکن سفید

بیٹھی ہین گرد سیمتنان سفیدپوش — اوس ماہتاب کی ہی تمام انجمن سفید

ہی بی حنا ہی پنجۂ نازک پر اک بہار — ہوتی ہین بعض بعض گلِ نازنین سفید

عکسِ صباحتِ رخ جانان کا ہی اثر — کچھ خود بخود نہین سمن و نسترن سفید

ابحیات کی لئی ظلمات ہی ضرور — بیجا کیا ہی حسن نی چاہِ ذقن سفید

ضیا دالتا ہی لف مین باف نقرہ — شامِ سیاہ ہجر کرا ای سیمین سفید

دل حسنِ عارضی سی تو نور کرا اکدن — ہوجائیگی یہ زلفِ شکن در شکن سفید

تیری ہوئی ہین ایسی پری گرد صیدگاہ — گویا ہین شاخہای غزالِ ختن سفید

تصویر ہین میری بتِ شیرین دہن کی دانت — ہین جوئی شیر سی کہین ای کوہکن سفید

اک سیمتن کا کشتہ ہین جانبن اہلِ حشر — ایکا گور رکہیو ہمارا کفن سفید

ہرگز کبھی نصیب ہو کا رقیب کو ہو کا بدن کا پوست بجای کفن سفید

ہی قول حسن سبزت سبزہ رنگ کا ہوتا ہی آدمی کا مرض سی تن سفید

ولہ

ای گل ہمیشہ کیون ہی ترا پیرہن سفید ہی زرد کوئی کوئی گل یاسمن سفید

سیمین بدن عذار سحر پیرہن سفید ای رشک گل ترا ہی چمن کا چمن سفید

مین رنگ چشم وحشی جانان سی رنگ مون آہو ہاین سیاہ ہی آہو ہرن سفید

وہ بالکا دیا مری تقویم مو تے خاک لحد کی خاک نہ کہا کفن سفید

خط رخ پہ اوسکی لاف زنی سی عیان ہوا رکھتی نہین بیاض کو اہل سخن سفید

فرق لباس شاہ و گدا چار روز ہے ملتا ہی پادشاہ کو آخر کفن سفید

ای انقلاب گردش گردون عجب نہین اجرام مہر و ماہ سیہ ہون کہین سفید

اوس رشک آفتاب کی آمد کو دیکھتی روز سیہ ہی صورت صبح وطن سفید

پہولون کو بہی ہی ابر کی بہلی نہین تب تو ہی جسم یاسمن و نسترن سفید

کہتی ہین صبح شام شب وصل یار کو کر دیتی ہین سیاہ کو اہل سخن سفید

سودا ہوا ہی نقرۂ مو باف یار کا — باندھین بھی تو ہوا ہی نگارِ سخن سفید

رنگینی لباس سی اہل فنا کو کیا — ہی ابتدائی دہر سی رختِ کفن سفید

روزِ سیاہ ہجر کا خط مین لکھون جو حال — کاغذ ذرا نہ رہ سکی ایسی سمن سفید

ہر خموشی یونہین جہنٹی لہو کی اگر اوڑے — سفاک کا نہ رہ سکیگا پیرہن سفید

بیمون مین لہو کا نام نہین رنج ہجر سی — آنکھین ہین فرطِ گریہ سی ایسی ستمین سفید

اسکا بدن لہو سی ہی لالہ اوسکی ہاتھ لال — ہمنی نرکھی دستِ بتِ سنگدل سفید

دو رنگ ملکی ہوگئی ہی اک کلاہ نے — رنگت بدلکی صبح سی سیرین سفید

سایہ پڑی چمن مین جو مجھ تیرہ بخت کا — پیدا کبھی ہوئی سمن و نسترن سفید

سب انقلاب بہی انساکی واسطی — پیرین بہی کبھی نہین ہوتی ہرن سفید

تیرہ روزگار کو دکھلائیگی بلا — مسی نہ رہنی دیگی تمہارا دہن سفید

ہوتی لٹ رخ کا بتا کچھ ضرور ہی — آدہا کفن سیاہ ہوا آدہا کفن سفید

ملا لائی بی مہ سیمتن سی ہم — پیسی سی ماہ کا ہی سراپا بدن سفید

طرب و عشرتِ نوروز مبارک باشد — و مبدم بهجتِ نوروز مبارک باشد
مه به سال بسال ای گلِ باغِ جلال — راحت و فرحتِ نوروز مبارک باشد
قد و بالای تو نخل چمن شاہیست — نخل را خلعتِ نوروز مبارک باشد
مهر آمد بشرف جای نبی یافت علی — رتبهٔ شوکتِ نوروز مبارک باشد
مهر را ورد زبان است پئے یزدم — طرب و عشرتِ نوروز مبارک باشد

ولہ

نتوان گفت مرا گریہ بیجا آمد — بغریب الوطنی یاد احبا آمد
حسرت ای اہل وطن وقت احباب رسید — مژده ای دشت جنون موسم سودا آمد
آه سرگشته چنانم که مرا می گویند — قیس آفت زده با دیہ پیما آمد
یاد کردم چو در آغازِ مسرت انجام — عیش امروز برفت و غم فردا آمد
نخورم لطمهٔ امواجِ یم رنج جرا — یاد آن بحر صباحت دل دریا آمد
مطلب گریہ اطفال همین فهمیدم — شد گرفتارِ الم هرکه بدنیا آمد
پای صنم او نفِ اعجازِ مسیحائی نیست — مهر بنمانده در ملکِ نصارا

ساقیا باز بہار می و مینا آمد
شد خزان گلشن غم فصل طربہا آمد

مژدہ ای مہر مراد دل شیدا آمد
خبر آمدن انجمن آرا آمد

یار و مینای می و ساقی شمع و مطرب
ہمہ سامان شب وصل مہیا آمد

بوسہ سیب ذقن سرو سہی قامت داد
ثمر خوش مزہ در نخل تمنا آمد

شب تنویر فزون گشت ز روز اقبال
مہر آن ماہ فلک مرتبہ انجا آمد

## ردیف را

فرقت جانان سی ہوئی چشم گریان اسقدر
نوح کی زمانی نہین دیکھا ہی طوفان اسقدر

صاف دشمن ہو گیا حال دل حیرت زدہ
طوطی آئینہ نہین دیکھا ہی حیران اسقدر

پی کا نہانی ہاتھ لکھتی لکھتی شل ہو گئے
ہمنی لکھا ہی جواب خط جانان اسقدر

یار کو رنگ اور گلشن ہمنی دکھلا کر کہا
دل ہی نالان اسقدر سینہ ہی سوزان اسقدر

وسعت کثرت بسان چرخ و انجم دیکھ لو
دل ہمارا اسقدر ہی داغ ہجران اسقدر

عاشق آئینہ رخسار و زلف یار ہون
اب نکر حیران ای شام غریبان اسقدر

جاتا ہی جسنی دیکہی ہی شب ہجران     ہی بلا اعراق طول زلف جانان اسقدر

اسمین کیا معلوم ہو گی میری قبر لی نشان     مین تجہ لاغر گسبد گردون گردان اسقدر

تیری دیوانونکو کیا صحرا اگر بگا کہتا     ایک دامان بیابان رعیان اسقدر

خادمان خوبصورت جتنی تیری گہر مین ہین     اسقدر حورین ہین جنت مین غلمان اسقدر

اب نظر آتی نہین جمعیت خاطر مجہی     ہون غم زلف پریشان مین پریشان اسقدر

ماہ کامل عکس ہی رخسارۂ محبوب کا     مہر نی دیکہا نہین ہی حسن انسان اسقدر

## ولہ

نہیں وہ قبہ پستان شوخ ونسک سینی     نظر آتی ہین مینا سی کی گلرنگ سینی

زلیخا کی تصویر اسی پریرو کس نبی تہہ آئے     ہوی ہین اپنی ونہار دو نوں دنگ سینی

گلابی نی تکیلی وضع نی غارت کیا ہمکو     نیا دیکہا ہی تیری جہاتیونکا ڈہنگ سینی

سر پستان جانان دیکہکر حیران بنا ہون     عجب رنگت کی پہولی ہین گل اورنگ سینی

نہین کہی ہین تونی برطرح کی ہول اگیا بہن     جواہر یہ نظر آتی ہین نگار رنگ سینی

نہین لوح مزار خستگان شہر خاموشان     غم فرقت کا رکہکر سو رہی ہین سنگ سینی

مرا محبوب اگیا اتک بہی نامحرم سمجہتا ہی / دوپٹی کا بہی کہنا جانتا ہی تنگ سینی کی

ہی تیری تنگ اگیا لاہی کی اجلد بستان ہی / دل و جان تنگی اہی اجا شوق لنگ سینی پر

جلاتی ہی مجہی کچہ بہی اگر قابو چلی میرا / ترا ہی اگیا کی چڑیا کو کروین جیون تنگ سینی

نمود جسم کا اوس سیمین کو ہی خیال اتنا / کہ خوش رہتا ہی خیاط و بسی کرتی تنگ سینی

خدا کی فضل سی شوق لغت ہی مہر کو اتنا / دہری رہتا ہی بہر دن نسخۂ فرہنگ سینی

ولہ

شبکو جو مہر دلبر خواب مین آیا نظر / مین سمجہا ماہ انور خواب مین آیا نظر

طالع بیدار یاور خواب مین آیا نظر / آج ہمخواب اک ستمگر خواب مین آیا نظر

ای زلیخا طالع بیدار اسکو کہتی ہین / بار بار مجکو اکثر خواب مین آیا نظر

سمجہا تو ہم یا دولت ذات جانان مین اگر / مخزن یاقوت و گوہر خواب مین آیا نظر

جا لگی ہی تشنگی کیون جا ہی سی لب خشک کر ان / کیا مجہی ادیدۂ تر خواب مین آیا نظر

بی تکلف سیر گلزار جنان کرنی لگی / جب کبہی ہمکو ترا گہر خواب مین آیا نظر

تا آیا عالم رویا مین وہ زرین لباس / نسخہ گو گرد احمر خواب مین آیا نظر

تھا غم ابروی قاتل کا تصور رات بھر — جب ہمیں نیند آئی خنجر خواب میں آیا نظر

نامہ بر مارا گیا میرا یہی تعبیر ہے — رات اک بیجان کبوتر خواب میں آیا نظر

دولت وصل بت زرین کمر ہو کی نصیب — رات ہمکو تو وہ زر خواب میں آیا نظر

یاد میں اوس قد بالا کی جو نیند آئی ہمیں — طرفہ تر آشوب محشر خواب میں آیا نظر

کیوں نہو میری بچھونی میں گل جنت کی بو — آج وہ رشک گل تر خواب میں آیا نظر

مہر طالع سی ہمکو بخت زلیخا ہو خجل — اک پری یوسف سی بہتر خواب میں آیا نظر

ساری ہندستان میں جسکی کمال ہندوی کی دہوم — ایسی ہمیں اوس کافر خواب میں آیا نظر

سارے دن ورد زبان مہر یہ مصرع رہا — شبکو میرا ماہ پیکر خواب میں آیا نظر

ولہ

دم نکلتا ہی میرا ایسی پری رخسار پر — ہر پری مرتی ہی جسکی ہر ادا پر [illegible]

راہ میں کبک دری بھی غش میں ہی مثل نقش پا — میں نہیں بیخود فقط محبوب کی رفتار پر

واہ کیا خوشبو ہی لگا مشک خالص کو نہیں — مشک تاتار صدقی زلف کی ہر تار پر

ایک اگر معشوق ہوتا ہی بہت دنیا ہی رنج — جی میں آتا ہی کہ عاشق ہو جئی دو چار پر

رہتین پہلو نکی بستر کی مجھی یاد گئین
دشتِ غربت مین پڑا جب پاؤن

بال سی لاغر ہوا ہون کہا رہا ہون پیچ و تاب
آنکھہ جیسی پڑ گئی موتی میار

## ولہ

باندھی کیا جتنی یار بازو پر
جلدِ بازو ہی بار بازو پر

بازوؤن کا ہون محو ای بلبل
کہاؤن کا گل ہزار بازو پر

باور کیا ناتوان ہون ای گلِ تر
خار کہانی ہین خار بازو پر

تیری ہجر مین عوض محبت کے
کہدین میرا مزار بازو پر

ہاتھ آئی ہی آج، محبوب کے
رکھہ میری سر کو یار بازو پر

بن گیا ہی برصنا سی شش کا بال
موی گیسوی یار بازو پر

باندھہ گیا تار آستین سے کیسے
آنسوؤن کی ہین تار بازو پر

جای بالش ہی ہاتھ سر کی تلی
ہی روان آبشار بازو پر

اوتری دریا مین تو تو ہو جایں
مچھلیان بیقرار بازو پر

ناتوان ہون مگر کبوتر کو
نامہ میرا ہی بار بازو پر

ربط و باز و کا کشتہ ہون ہنوز
سانپ زیر مزار بازو پر ہے

بہر الفت سے ہے قوت بازو
جبر رہی مجکو بار بازو پر

ولہ

کب ہی مکتوب یار بازو پر
حرز ہی جان زار بازو پر

ہمنی باندہا ہی جانی خاک شفا
اوسکی درکا غبار بازو پر

مچہلی سان بازو وکی ہون چور نک
لا ی ہین ہم شکار بازو پر

یان ہی پیسا امام ضامن کا
داغ اخلاص یار بازو پر

دل عاشق ہین کس لئے ای گل
کیون لپیٹی ہین ہار بازو پر

جان صدقے تمہاری شانونکی
دست و بازو نثار بازو پر

اشرفی ہی کہ اشرفی کا پہول
کیا ہے ای گلعذار بازو پر

ہم ہین نقش فنا لحد تعویذ
ہی ہمارا مزار بازو پر

نام اوس رشک ماہ کا ای مہر
دم کرون بار بار بازو پر

ولہ

توکل بکن بر خدای قدیر  لہ من فضلہ کل عسیر یسیر

ہمان ذات پاکست لاریب فیہ  لہ الحق علی کل شیٔ قدیر

خدای احد کردگار صمد  ہو اللا عدیل ہو اللا نظیر

بود حب او در دل مومنان  مضی سنتی سراج منیر

حسیب طبیب رقیب قریب  مثیب مجیب حسیب کبیر

مجید حمید رشید شہید  مرید معید ودود منیر

مجیر غفور صبور شکور  قبیل قسیم قدیم قدیر

بدی بدیع شفیع سریع  رفیع منیع سمیع بصیر

رؤف عطوف شریف لطیف  شفیق رفیق بشیر نذیر

[illegible] منیل وکیل  جمیل جلیل کفیل نصیر

معین مبین مکین متین  ممیت مقیت محیط خبیر

ولی سد وفی حفی رضی  ملی قوی علی کبیر

بدرگاہ حق مہر راجی عفو  ضعیف نحیف فقیر حقیر

بدارین اورا کند حق عطا — حوا گر جنس ملائک کبرا

ولہ

کوچہ بھی وہ بازار بنارس کی برابر — ہر سنگ رہ یار ہی پارس کی برابر

ہی صحن مکان ارض مقدس کی برابر — ایوان ہی ترا چرخ مقرنس کی برابر

ہم تو نہیں کس امید بر صنم حجر کو — انمین خدا ہی نہ یہ پارس کی برابر

ہون سامنی وہ بت کی جو گریان ہی الکہ مین — اک شہر بسی اور بنارس کی برابر

میدان جو ہی جلوہ گہ اوس غنچہ گل کا — خوشبو مین ہین خار و خاشاک وہان خس کی برابر

ای بد عملو دیکھو تو قرآن کی آیت — اک اک عمل نیک ہی اوس دس کی برابر

شاعر ہوئی ہین سامنی ہر خسرو و متنبی — ہین شش جہتین ایک مسدس کی برابر

عشق مین عمل چاہئی منعم ہو کہ مفلس — رتبی ہین وہان ہر گدا کم اکس کی برابر

کیون جانو نہ کوچۂ قاتل کی زمین پر — ای چرخ وہ ہی ارض مقدس کی برابر

جو آگ لگا دی تب فرقت نی کہون کیا — دوزخ بھی نہو کا میری ملس کی برابر

موئی سر سعہ دار و دہ و پیرہن خاک — دونون ہین مجھی قاقم و اطلس کی برابر

تو ٹکی ہی نزدیک شہر یکتا ہین جو حکم — کا سیدون کا رتبہ نہوا حسن کی برا
معشوق زمانہ صفت شرم و حیا مین — قطعہ کیونکر ہون حسینان بنارس کی برابر
جس شہر مین سنگ شجر کی شجر ی شاہ مہر — شہرا مین لچالو کی طرح مس کی برا

## ردیف شین

رتبہ اعلی نکیون مین قدم سی پای عرش — قامت دلدار کی تصویر ہی بالای عرش
یک طول سالم بالاہی طول از زد — لاکہون حصہ فضائی ل کا ہی پہنای عرش
وسعت و رفعت مین کا مرتبہ کچہ کم نہین — کیون بیری دلکو صانع نی بنایا جای عرش
نو چڑہی جس بام پر کہلائی چرخ آفتاب — بیٹہی جس کرسی پرامی تو وہی ہی نجای عرش
کیون نہین پر ذات عالی کا ہو جا نا نزول — تیری یا رعلم او تہان کا تہا یا ر ای عرش
مرتبہ تہد تیا کی ان راہی فوق وسیر محال — کچہ نہین الحج غیر لامکان بالای عرش
تیری کوٹہی کی جو ن شان و رفعت سنین — آسمان نا دم ہون کرسی ہو خجل کہبرای عرش
حکم کرسی کو ہو تو کرسی بنی دالا نکی — زینہ اول تہاری کوٹہی کا بن جای عرش
باریابی کا جو تیری بام پر ہو اذن عام — چہوڑ دین سار ی فرشتی مسکن و ماوای عرش

اے فلک پست ہیں اوس ماہ کی والا / کیوں نہ ہو محجوب کرسی کہاں اونچی ہے عرش

یاد بام یار میں کھینچوں جو آہ آتشین / آسمان دو پریشان ہوں ابھی جل جائے عرش

جس طرح اتو نکو بام یار پر ہمکو ہے عیش / یہ نہیں کنتی ہو نکی اہل عز کی شبہائے عرش

ایلاک اوس ماہ کو در کار ہے اسباب بام / منتشر ہو جائینگی اک آن میں اجزائے عرش

مجکو ر دلوائے جو یاد ارتفاع بام یار / ایک عالم گنگ سے ہو جاتا دریائے عرش

اپنی کوٹہی پر بلا کر اوسنی رو لوایا مجھے / میری آنکھوں سے ہی گویا موجزن دریائے عرش

کوٹہی پر کرسی بچھا کر جلوہ فرما ہے وہ سرو / زیر کرسی آسمان کرسی ہے زیر پائے عرش

دیکھیں تیرے بام کو گردون لگے چکراتی پہرے / تیرے تبے کاشان ہی کیونکہ جائے عرش

ایکدن جلاتے اینکی کہہ ہکی اہل آسمان / ہائے انجم ہائے گردون ہائے کرسی ہائے عرش

عشق قامت میں یہ مصرع تاریخ طرح / کیوں نہ جا میں مہر ہم اپنی جگہ عرش

۱۲۵۰

ولہ

ایک عالم ہی دیکھا سرخ پوش / پرند یکھا کوئی تجا سرخ پوش

کلرخوں کی غیر حالت ہو گئی / بزم میں آیا جو اپنا سرخ پوش

پہر مری خم گہن ہونگی ہرے پہر وہ نوخط ہوکی آیا سرخ پوش

کیا کریں دل اگیا اس تنگ پر ہمکو بہایا ولسی نپا سرخ پوش

بزم عشرت قتل کہہ ہوجائیگے بر اقاتل آج آیا سرخ پوش

آنکہیں نرگس قد صنوبر ہونہٹہ لعل اپنی چشم و دل کو بہایا سرخ پوش

دل ہوا اب مخزن یاقوت و لعل یار ہی ایجان شید اسرخ پوش

اب نہ دیکہو نگا کبہی سوئی شفق مل کیا ای مہر برا سرخ پوش

**وله**

بر زمین افتادہ ام در حال خویش بہر رمزی کردم ابتر حال خویش

صد جفا چرخ ستمگر میکند چون کنم ای وای خوشتر حال خویش

خار خارم بسکہ زان سنگ چمن گویم اکنون با گل تر حال خویش

داغ دارم جملہ تن زان سنگ ماہ ہر شبی گویم باختر حال خویش

گو دل آزاد شت دور از سرت قد گویم از شاخ صنوبر حال خویش

در دور و ہجر اگر داری بگو مہر با خورشید خاور حال خویش

## ردیف صاد

لولی کردونکو کیا رتبہ کسی کا تا ہی رقص
رقص کو ایجان جان ترا پسند آتا ہی رقص

اوس زر بفتی بنی سمن کا جو یاد آتا ہی رقص
ہمکو طاؤس چمن کا داغ دیجاتا ہی رقص

ہین تمام انسان حیوان فتنہ تیری ناچکی
تہری مجکو باغسی موزونکو دلاتا ہی رقص

بحر دنیا مین ہین سب اسے موافق محو عشق
حلقۂ گرداب کو خاشاک کا بہاتا ہی رقص

یون ہی اوس رقاصہ کا ملاح اگر گویا نہین
ساز کی آواز کی پردیمین جلاتا ہی رقص

لیکی طاؤس جمینسی تا بہ لولی فلک
اسفل و اعلی مین اک کو لا بہاتا ہی رقص

بلبلون مین نطق تجمین نغمۂ داؤد ہے
کبک کی رفتار رساوہی تجہی سی آتا ہی رقص

چرخ کجرفتار رہی ہی محو تیری چال کا
تو وہ زہرہ ہی ترا مریخ کو بہاتا ہی رقص

تیری پاکوبی سی ہی بدمست دور جام می
بادۂ رقصانکو ای میکش ترا بہاتا ہی رقص

ناچنی مین ہاتھ ہلاتا وتہاتا ہی جو وہ سوی فلک
یہ ستارہ ہی کب ایسا زہرہ کو آتا ہی رقص

ای مغنی تیری گانی سی غنا کا دم بندہی
تیری پاکوبی کی آگی ٹہوکرین کہاتا ہی رقص

صحبت بلبل مبارک تجکو اے طاؤس باغ
اوسکا گانا تجکو تو اوسکو ترا بہاتا ہی رقص

کھلیو ہمین نالتا ہی خندۂ گل کو وہ گل
چٹکیون مین صاف طاؤسونکا اوڑجاتا ہی رقص

میرا اوسکا حال کیونکر ایک ہو گلشن مین
بہاتی ہی فنا مجکو شیخ کو بہاتا ہی رقص

تو نہ جانی ہی اگر بجلی شب تاریک مین
ہمکو اپنی مہر پیکر کا یاد آتا ہی رقص

ولہ

کیا کہون نگامین کیا کیا رنگ لاتا ہی رقص
کانو مین کانا تو آنکھون مین کُھبا جاتا ہی رقص

بزم عشرت بنتی ہی فردوس تیری ناچ سے
حور جنت کا خرام ابکل دکہا جاتا ہی رقص

رقص ہی اوس حور کا ایک شب گردش نگر
دور او پیر فلک تیرا کسی بہاتا ہی رقص

کہینچکر تلوارین تمکو ناچنی سی فایدہ
ہر قدم پر تیغ تیز ناز چمکاتا ہی رقص

کون ہی ناچنی پر وجد سی بیکار ہے
سقف و دیوار و در محفل کو آتا ہی رقص

لوٹتی ہی اپنی کہر مین مجہ سراپا داغ کو
گل کو صحن باغ مین طاؤس کا بہاتا ہی رقص

تیری ہاتہ کی نازکی رنگین سی حیرت ہی مجہے
سان کلسی کہنگہرونکا بوجہ اوٹہاتا ہی رقص

ہاتہہ مین لیکر کلا کانٹی کلا کا توڑا
مجکو آتی ہی ترپ تمکو اگر آتا ہی رقص

ناچ مین دامن جہٹک کر جب پٹکتا ہی وہ پاون
تو چراغ عمر عاشق کو بجہا جاتا ہی رقص

سی غنائی ندکی تو رقص سی آرام ہے — ڈالتا ہی جان کا ناجسکو بہلاتا ہی رقص

تیرے پاکو میسی تیری خوشولی سی ہی فخر — راگ مین عجب تکبر ہی تو اتراتا ہی رقص

ہی مضمون صدائی ساز تیری رقص پر — ایسا آتا ہی کسی صبا تجھی آتا ہی رقص

پاؤن ترو اتا ہی سبکی شوق سی تیرے رقص کا — چاہنی والونکو کیا کیا ناچ نچواتا ہی رقص

دیکھتا ہون جس جسکن کا رقص بزم عیش مین — اوس پری رو کا میری آنکھونمین پھرجاتا ہی رقص

دور دور آواز تیری گھنگرو کی کیون نجائے — خفتگان شہر خاموشان کو جگواتا ہی رقص

اک طرح کا رقص ہی طاؤس پر ہر مو ہو یا نہ ہو — یار کا ہر شب نیا عالم دکھا جاتا ہی رقص

ہی مصرع یاد رقص یار کی تاریخ مین — مہر اک محبوب کا وہ ہمکو یاد آتا ہی رقص

۱۲۴۹

## ردیف ضاد

دل سی مطلب مکان تیرے بت سی غرض — ہمکو کعبی کی تمنا نہ کلیسا سی غرض

زندگی وصف خط و خال مین معنی ہی تمام — مشک اذفر سی غرض عنبر سارا سی غرض

مدعا نرگس گلشن سی نہ سنبل سی کام — چشم محبوب سی ہی زلف چلیپا سی غرض

مشکل کردون ہی مین سب ہین ہمان استغنا — نہ نبی علی سی غرض ہمکو نہ ولی سی غرض

چمن برگ سمن سے نہیں کام اے بلبل — تجھے ہے گوش شنوا و لب گویا سے غرض

دور کر دو ہمیں ہے منظور تری آنکھوں کا — نہیں اس دور زمین و زمی و مینا سے غرض

اب عبادات ریا سے ہے نفور اے زاہد — تجکو دنیا سے غرض بندے کو عقبیٰ سے غرض

تبسم جاں و لب جاں بخش سے الفت ہے مجھے — سحر سامری نہ اعجاز مسیحا سے غرض

وحشت اپنی نہیں پابند فضاے دنیا — شہر سے ہمکو تعلق ہے نہ صحرا سے غرض

اے صنما اک بت خوش شکل کی طلب رکھتی ہے — ہمکو صورت سے غرض ہے نہ ہیولیٰ سے غرض

عشق ہے دشمن جان دل ہزار و قوی — ناتوانی نہ تو جز ہے نہ توانا سے غرض

رہی اپنی ہمہ کامل کا تصور اے مہر — ماہ و خورشید و نجوم فلک آرا سے غرض

ولہ

چشم کو کیا لطف تماشا سے غرض — کیا رہے دست نگر کو ید بیضا سے غرض

ساری اعضا میں ہے اوسکی قد بالا سے غرض — نیوں ہے بر آئی میری عالم بالا سے غرض

اس سے یاد آتی ہیں وہ زہ گوش جاناں — اے فلک اور نہیں عقد ثریا سے غرض

خانۂ یار کو کیا اوج بری آئی ہے — آسمانکو نہیں عجب جبیں سا سے غرض

دور عالم سے کہیں دور ہے میخانہ ترا | اے فلک مجکو نہیں ہے ترے مینا سے غرض

عالم آب کی افراط ہے ہوا ہے ساقی | کہ بطِ مے کو مجھے ہے دریا سے غرض

دیکھکر تیرا دہن کہتے ہیں ارباب کلام | اب نہیں بحث جزلایتجزی سے غرض

سر فروشی غم گیسو میں ہے وحشت کا علاج | سر شوریدہ سے مطلب ہے سودا سے غرض

جسکو حاکم کرے تو ہم ہیں وسیلے محکوم | نہ کچھ اجماع سے مطلب ہے شورا سے غرض

خاک اڑا بیٹھی ملا کسکو وہ گردون رفعت | مہر تابان کو نہیں ذرہ و حربا سے غرض

ہیں بجا غرق یم اشک میری دیدۂ تر | دیکھ لو مردم آنکھ کو ہے دریا سے غرض

ٹھہر تیرا ہے کو ہے فردوس گلستان جہان | سرو و شمشاد سے کچھ کام طوبی سے غرض

بیز اکھ ہے ہی اسفلی ہیں دنیا دار | اور کچھ ہمکو نہیں خانۂ دنیا سے غرض

کیوں نہ اے مہر فصاحت میری باتیں | کہ زبانوں میں ہے اردوئے معلی سے غرض

## ردیف طا

دنیا کی ہیں یہ ساخت و زنجار بجا غلط | ہے ابتدائے دہر سے تا انتہا غلط

دیباج سے ہے خاتمہ تک جابجا غلط | ہے ابتدائے دہر سے تا انتہا غلط

کیونکر نہو یہ نقشۂ ارض و سما غلط
ہی ابتدای دہر سی تا انتہا غلط

اول سی ہی وسط سی ہی آخر سوا غلط
ہی ابتدای دہر سی تا انتہا غلط

قاتل سی ہی خیال شکایات کا غلط
دعوای خون غلط طلب خون بہا غلط

-

سچا نہین صفای رخ جان جان رقم
لکہتا نہین ہی خامۂ اہل صفا غلط

عنصر میری ہین رنج و غم و ماتم و الم
ہی ربط خاک و آتش و آب و ہوا غلط

جوش صفا تہی ولیکن سینہ خانہ کیون لکہا
آئینہ تہا یہ سمجہی ہم اسکو تو غلط

مارا اتری ہی من لی ہین تیغ کف تسکو
سمجہی ہم اوسکو چشمۂ آب بقا غلط

نقش بقای عمر خضر تک ہی بی ثبات
ہرگز نہین سمجہتی کچہ اہل فنا غلط

افلاس کو ثبات نہ دولت کو اعتبار
ہی مقتضای خاطر شاہ و گدا غلط

جا اسکا اوڑکی نکہت صیاد سی کہان
سمجہا ہی لیکن طایر رنگ حنا غلط

کیونکر یقین جذب دل عاشقان کری
ہی اوسکی زعم مین کشش کہربا غلط

دیکہین جو اہل علم ریاضی قد صنم
سمجہین وہ راستی خط استوا غلط

القاب بی قرینہ مین آداب بی محل
یہ خط ابتدا سی ہی لی انتہا غلط

پردہ کرہاری خط کو نکالی یہ باعث عیب — دلی ربط لی محاورہ بد خط برا غلط

اوس کلی روہیٹی سی ہوا اور ہو گئی — نکلی نوید آمد باد صبا غلط

مشک حسن کچہہ اور ہی گیسو کچہہ اور ہین — ہمجھی ہین اپنی رحم مین اہل ختا غلط

ازنین ہو تین جو بندیہ مضمون کہل گیا — تہا اعتماد ہستی موہوم کا غلط

غافل وہ ہین جو کہتی ہین دنیا کو جای عیش — ماتم سرا کو سمجھی ہین عشرت سرا غلط

تم سدہین ہو اور مجھی شوق گفتگو — عذر اپکا غلط ہی نہ شکوہ مرا غلط

روی حسیح و زلف سیہ یاد کرتی ہین — اسطرح عمم کو کرتی ہین صبح مسا غلط

ہی کونسی جگہہ جہان نالہ کش نہین — ہی کاروان ہر مین بانگ درا غلط

ہنسی ہین جلد غیر کی کہہ مین کیا صنم — جلدی سمورن ہو لی یہ خبر اے خدا غلط

دشت وسیع عشق نائرہ مہیب ہی — کرتا ہی راستہ خضر رہنما غلط

پروانہ مجکو جان کی جلناہی پر ہے — اوس سی چراغ و شمع لی کچہہ کہدیا غلط

ممکن نہین کہ زلفین دل منتشر نہو — ہی اجتماع خاطر و دام بلا غلط

سبقت یکا نکلتی ہی خط حسن عارضے — ہی خود نمائی صنم خود نما غلط

ای قاصد ان بتانسی پڑہوائیو یہ خط — ہی کونسا صحیح سخن کونسا غلط

تو بحر حسن ہی لب آب میں جنہیں — ای بدگمان نہ جان تُو پیاسا میرا غلط

کہتا ہی سنکی شعر میری اپنی مدح میں — مضمون غلط ہی ردیف غلط قافیا غلط

ولہ

ہجر صنم میں ضبط فغان و بکا غلط — تسلیم و صبر و شکر و شکیب و رضا غلط

ہی منعمون کا نشۂ بال و غنا غلط — تمکین غلط غرور غلط دبدبا غلط

حیرت زدہ میرا دل پرخون ہی ساقیو — ساغر و رنگ جام غلط آئنا غلط

ہم غم اوسی سمجہتی ہین نبہ لی نباہ جو — ہی ابتدا ہی رنج صحیح تہا غلط

مجکو پت فراق ہی وصل صنم علاج — سمجہی طبیب اسی مرض لا دوا غلط

ممکن نہین ان آنکہونکو وحشت ہو مجہسی کم — ایسا نکو غزالونسی چشم وفا غلط

جاہل سرائی دہر کو سمجہی ہین پائدار — دیوار و بام و منظر و سقف و بنا غلط

تیری ہتیلیونکی لکیرین جو ہی ہین جال — ہی اور دام طایر رنگ حنا غلط

خالی ہین ابروونکی ہوای بتانسی دل — ٹہرائی ہی خلانسی لی کیون خلا غلط

آخر کہا نسی آئی ہین ہم جائیگی کہان فوق السما غلط ہی یہ تحت الثری غلط

موت آگئی نہ کر سکی ہم ایک کام نیک افسوس نامۂ عمل اپنا رہا غلط

اپنا کسی کا کوی نہین اس زمانی مین لطف یگانہ دوستی آشنا غلط

ہی کرد پوشش بدن و موی سر کلاہ پیراہن و کلاہ و قبا و ردا غلط

غیاؔ وسی جو یار نی پڑہوایا خط شوق دانستہ میری نامہ کو سب نی پڑہا غلط

زاہد کو یاس حرمت صہبا ضرور ہی آیت حدیث اسمین کوئی ہو کیا غلط

آئی عدم سی جاتین کی اکدن سوئی عدم یہ ابتدا غلط ہی نہ یہ انتہا غلط

قطعہ

یگانہ و یگانہ برابر ہین دہر مین الطاف غیر و مرحمت اقربا غلط

وقت محن شریک کسی کا کوئی نہین خلق و سلوک و شفقت و مہر و وفا غلط

انداز ربط و ہمسخنی حیلہ و فریب تسلیم و بندگی و سلام و دعا غلط

تو ہی و وادین نہ ملا قول کا درست القصہ ابتدا ہی غلط انتہا غلط

تب یاد کب یک و ذرہ ہی مہتاب مہر کو ای مہرپارسی ہی امید وفا غلط

ردیف عین

دنیا مین کون ہی کہ نہین جسکی تن مین داغ — مہر و مہ و نجوم مین چرخ کہن مین داغ

چاند آسمان مین ہی تو لالہ چمن مین داغ — بعضون کی دل مین داغ ہین بعضون کی تن مین داغ

پی زر ہون اسقدر کہ میری حال زار پر — پڑ جاتی ہین ہزارون دل اہرمن مین داغ

—

سارا بدن ہی سرو چراغان فراق مین — اک سرو قد کی غم مین ہین اپنی تن مین داغ

آنکھون کی سامنی کیا قدر چشم و شاخ — نافہ نہ سمجھو ہی یہ غزال ختن مین داغ

بہر کا یا مجھسی جس طرح ادس اشک باغ کو — پڑ جائین ای رقیب نہین تیری تن مین داغ

مضمون باندہی ہین وسکی جو رنگ ہی — یا رب پڑین اوس اہل سخن کی دہن مین داغ

ناسور کا یقین ہوا بہر باغ پر — پہولونکو مین فراق مین سمجھا چمن مین داغ

اچھا مقابلہ ہوا شبہای ہجر مین — گردون مین ہین نجوم ہماری بدن مین داغ

بستر ہی قطع جسم حسنین ہی فتیلہ سوز — کار چراغ کرتی ہین بیت حزن مین داغ

ہون وہ شہید زار نکیرین قبر مین — پائین گی میری جسم بدلی کفن مین داغ

دوزخ کی ذکر سی نہ جلا ای خدا شناس — تا جسم سی ہین زیادہ جلن مین داغ

آفتاب ہی کہ باندہین گی مجکو بعد قتل — میرا لہو نہ ڈالی گا تار رسن مین داغ

تاریخ طرح وداع کی یہ عیسوی ہے — ٹیون مہر ہین سحابہ بہاری نین داغ

## ردیف فا

| | |
|---|---|
| کرا نظر جابی نجوم و ماہ کامل کی طرف | شام سی دل لگ رہا ہی تری ہی محفل کی طرف |
| سنبل ان لفونکو دیکہی تو کردین دل اداس | بیٹھ ڈالون منک اکر دیکہی تل کی طرف |
| صورت بیر العلم کرنی ہی تسخیر دل من | بیجل اسی جرات مجہی بہی جا ہ بابل کی طرف |
| درد دل کہتا ہی پیش امن فریادی دی بس | ای اجل لیجل مجہی میری قاتل کی طرف |
| سرکشی پر ہی ہماری ناتوانی اندنون | طوق کی گردن جہکا دی ہی سلاسل کی طرف |
| تیری تلوار سی خمی کری تکری کری | سب طرح ہی مجکو منظور اپنی قاتل کی طرف |
| مین تجہی معبود کہتا ہون برہمن سنگ کو | حق ہوا حق کیطرف باطل ہی باطل کی طرف |
| سیر کلکو باغ مین ٹہرا جو تو سرو سہی | قمریون نی پاس سی دیکہا عنادل کی طرف |
| ایک شب کی جس نی نا آسمان پہنچا دماغ | اسلی وہ دیکہتا ہی ماہ کامل کی طرف |
| کیون نہ بہرین سی دل دنیا سی واقف حقنا | راہ پیما تو نکا نہ ہونا ہی منزل کی طرف |
| وقت پیکر آیا جو مشکل قد بتونکا خیال | کہینچ کی بحر ہلال بحر شاکل کی طرف |

اب تلک طاقت جان حزین کا وقت ہے — موج غم کی ہی توجہ قلعۂ دل کیطرف

کون دنیا مین نہین اس خون ناحق کا اسیر — ہو گیا سارا زمانہ میری قاتل کیطرف

اسمین چشم جہان کیا میری آنکھون کا قصور — لگ گئی ہین پتلیان دونون ہی تل کیطرف

یہ بھی ملتی ہین کف افسوس من لطف حسی — ای مغنی دیکھہ تو اپنی جلاجل کیطرف

غیر نقصان مزرع امید سے حاصل نہین — آتی ہی مثل تخم برق اپنی حاصل کیطرف

نیند آتی ہی جو زندان مین تو عبرت کیلئے — دیکھتا ہون حلقۂ چشم سلاسل کیطرف

ہی وای درد باطن گفتگو بیدرد کے کرین — مجکو رغبت ہی بہل دیوانئ دل کیطرف

چاندنی چھٹکی ہوتی ہی داغ فرقت سے بھی کیون — جاتی ای مہر اپنی ماہ کامل کیطرف

## ولہ

اس تماشا پر کہ دیکھی رقص بسمل کیطرف — جان بسمل لگ رہی ہی وہی قاتل کیطرف

کیا عجب دیکھی جو مہر اوس ماہ کامل کیطرف — دیکھتا ہی ہر کوئی اپنی مقابل کیطرف

عکس تن سے دو برابر کی جسد مین آشکار — آئنہ تکتا ہی اوس جو ر شمائل کیطرف

روز بد مین کب کسی کا کوئی دے سکتا ہی ساتھ — موت ہی یا بیکسی ہی تیری بسمل کیطرف

گم سی بہرے ہین دیکہنی کی کان مین — گوش گل کیونکر ہوون کلبانگ عنادل کی طرف

سہل ہی حسن ذقن غبغب بلا انگیز ہی — چاہ کنعان سی چلی ہم چاہ بابل کی طرف

کیا غرض ہے مہر و مہ کو چاندنی سی ہو رہے — تب توجہ ہوتی ہی عالی کی سافل کی طرف

دست رنگین کی جو گل مہندی بلائین لیتی ہے — تکتی ہین کلیان چنبلی کی انامل کی طرف

تو ہی سرو و شمع و ماہ و گل کی جانب اور زمن — قمری و پروانہ و کبک و عنادل کی طرف

دوڑ رہا ہی جس طرح دریا جدہر پای نشیب — ساری دنیا کا غم آتا ہی میری دل کی طرف

مصحف رخ پر ہین عاشق خال ہندو پر رقیب — حق ہوا حق کی طرف باطل ہی باطل کی طرف

چادر آب روان کافی ہی جسم عور کو — دیکہنا تک ننگ ہی دامان ساحل کی طرف

واقعی ہی جذب کامل نالہ ہمدرد مین — دل کہنچا جاتا ہی فریاد عنادل کی طرف

ہستی مین امن ہی عمر ہی داکی واسطے — کشتی اپنی خود بخود جاتی ہی ساحل کی طرف

چہوڑ ری کیونکر آئنی کو عکس کی حیران ہے — دیکہتا ہی غور سی اپنی مقابل کی طرف

ای سحر وہ مین جنہین معشوق عاشق بین دو ہے — شام سی ہین تکتا ہون شمع محفل کی طرف

ہی اثر کس کا فراق تیرے دل مین اتحاد — زلف تکتی ہی تری رخسار کی تل کی طرف

نظم کر اس بحر میں اے مہرہ کامل غزل | پھر کبھی کوئی نہ دیکھی بحر کامل کی طرف

ولہ

زینتِ بیتِ خدا شاہِ نجف | زیبِ دوشِ مصطفا شاہِ نجف

برقِ صمصامِ غا شاہِ نجف | ضیغمِ خیبر کشا شاہِ نجف

مظہرِ مہر و عطا شاہِ نجف | مہر را مشکل کشا شاہِ نجف

مقتدای اولیا شاہِ نجف | پیشوای انبیا شاہِ نجف

ہادیِ راہ ہدا شاہِ نجف | محرمِ رازِ خدا شاہِ نجف

قبلۂ ارض و سما شاہِ نجف | کعبۂ ہر دو سرا شاہِ نجف

افسرِ فرقِ سما شاہِ نجف | مفخرِ عرشِ علی شاہِ نجف

ابنِ عم و امادِ خیر المرسلین | مونسِ خیر الن[illegible]ا شاہِ نجف

بی گمان خضرِ رہِ خیبر شکن | داد موسی را عصا شاہِ نجف

ال و جان و آل و خود را چند بار | داد در راہِ خدا شاہِ نجف

وز ہجرت شد بحکمِ کردگار | جانشینِ مصطفی شاہِ نجف

میکشاید عقدهٔ کون و مکان — حضرت مشکل کشا شاه نجف

چون خدا و مصطفیٰ مارا ولی — با دلیل انّما شاه نجف

قاسم نار و جنان گردیده است — از نزول هل اتی شاه نجف

واقف معنی قران مجید — کنز رمز طا و ها شاه نجف

لافتی الا علی فرموده است — هاتف از بهر تو یا شاه نجف

گرد در یکدم تماشای جهان — داشت ابری زیر پا شاه نجف

هست اندر کشور دنیا و دین — حاکم فرمانروا شاه نجف

جز غم و اندوه در دنیا ندید — قبلهٔ اهل بلا شاه نجف

فیض و ایثار عطا از ذات او — قلزم جود و سخا شاه نجف

اول خیل ائمه بی گمان — اول آل عبا شاه نجف

بر سر اعدای آل مصطفیٰ — هست شمشیر قضا شاه نجف

خالق ارواح و هم استاد روح — ملک دل را پادشا شاه نجف

شافع محشر برای عاصیان — احمد مختار یا شاه نجف

رجعت خورشید کرده بارها　　حیدر معجز نما شاه نجف

تیغ رانی کرده در بیت العلم　　بر جنود شقیا شاه نجف

بود هر دم محو در ذات خدا　　بیخبر از ماسوا شاه نجف

عیسی مریم از و تعلیم یافت　　کرد زنده مرده‌ها شاه نجف

در شب معراج تا عرش برین　　بود با خیر الوری شاه نجف

مستمندان را برآرد آرزو　　درد مندان را دوا شاه نجف

سجده پیشش اوست مقبول خدا　　هست محراب دعا شاه نجف

مهردار د مهر تو چون جان خویش　　حامی او باش یا شاه نجف

## ردیف قاف

بی سر و پاهی ماجرای فراق　　ابتدا هی نه انتها ی فراق

اول نزع ابتدای فراق　　آخر حشر انتهای فراق

عشق زلف سیه کا منه کالا　　میری سر پر پڑی بلای فراق

آدمی کیا جسی همیشه هو وصل　　وقت آدم سی هی بنای فراق

یاد عارض مین ہی تپ لازم — مجکو ہی درد بی دوای فراق

جب تپ ہجر مین کراہا مین — نکلی آواز ہای ہای فراق

تو رکہیں کہ روز حشر مین بہی — گیا درد جان گزای فراق

یا سنون وصل یار کا مژدہ — یا نوید وصال لای فراق

عشق کی بحر کا کنارہ نہین — ڈوب جاتی ہین آشنای فراق

۴ قسمت غیر مین ہی دولت وصل — دوسرا غم یہ ہی سوای فراق

نہ نظر آئی خواب وصل کہین — اس خطر سی نہ کیون جگای فراق

ہجر نی مرتبہ دیا مجکو — داغ ہین انجم سمای فراق

منتظر یار آنکہین ہین — دل میرا ہی محل سرای فراق

گندمی رنگ کا جو عاشق ہون — دانت رکہتی ہی آسیای فراق

داغ دل درد سینہ کاہش تن — تینون چیزین ہین مقتضای فراق

گور جنت ن سی بہتر ہے — کاش آتی اجل بجای فراق

رہتی تہی سیر زلف و رخ مین بہت — کیون نہ شام و سحر رلای فراق

جسم پرداغ ہاتھہ خون آلود — یہی ہین خلعت وحنای فراق

بانگ مرغ سحر سی کیون نہ ڈرون — اوسکی آواز ہی صدای فراق

ربط الفاظ ہو نہ وصل حروف — خط مین لکہون جو ماجرای فراق

مرا قاہو چلی تو یہ سمجہون — وصل کی واسطی دلای فراق

نہ ملا وصل ماہ کامل کا — مہر ازل سی ہی مبتلای فراق

ولہ

جسم ہی مسکن جفای فراق — جان ہی تابع رضای فراق

شور محشر ہین نالہای فراق — عرصۂ حشر ہی فضای فراق

وصل مطرب پسر ہی کرتی ہین وجد — دیکہین کیا ہمسی اگ لای فراق

بستہ زلف تہا سزا ہی میری — دام غم مین اکر پہنسای فراق

بیقضا ہو گئی ادا لاکہون — ایک ادنی یہ ہی ادای فراق

متحمل ہو جسم زار میرا — توہ اگر گر پڑی بجای فراق

گرم بازار غم ہی برسون سی — صیف ہی موسم شتای فراق

کوئی پوچھے دلِ زلیخا سی　　قدر جنس گران بہای فراق

جزو تن ہوسکے ہین ای گل تر　　خار ماہی ہین خار ہای فراق

غیر ممکن ہے صحبت ضدین　　صورت وصل کیا دکہای فراق

مخو قامت ہون پیس ڈالی کا　　سنگ بالای آسیای فراق

مژدۂ وصل یار آ پہونچا　　الفراق ای غم و بلای فراق

خط مین لکہون کا خط توام سی　　حسرت وصل و رنجہای فراق

کہ یار کا ہون عاشقِ زار　　جتنا چاہی مجہی گہلای فراق

شب یلدا و یاد زلف سیاہ　　ایک ہو تو کہون بلای فراق

ہو عناصر کی وصل مین بہی تو　　یہی ہی اصل مدعای فراق

دعوی رنج وصل ثابت ہے　　غم و ماتم ہین دو گوای فراق

کشتی عمر کہو رہی ہین تباہ　　بحر دنیا مین لطمہای فراق

کردن اوسکو جلا جلا کی کباب　　اگر ای مہر ہاتہ آی فراق

ولہ

اصل نقصان ہین نفعہای فراق　　ظلمت رنج ہی ضیای فراق

سینہ ہی کاروان سرای فراق　　نالہ و آہ ہین درای فراق

عید کو یار اگر نہین آتا　　موت ہی گلی لگای فراق

اپنی بیت حزن مین ہم شب و روز　　پڑہتی رہتی ہین شعرہای فراق

دیکہتا ہون تلون گردون　　صبح سی لیکی تا مسای فراق

کسکی ہی دعوت ہما منظور　　استخوان بدن بہی کہای فراق

لشکر صبر کی شکست ہوئی　　اگئی فوج پادشای فراق

یہ محبت ہی ہجر کو مجہہ سی　　کہ میری بعد ہی فنای فراق

کشور دل کہان کہان اندوہ　　عشق تہا خضر رہنمای فراق

مرنکی ہو رہی ہی طیاری　　جسم کاہیدہ ہی غذای فراق

مل گئی ہین میری عناصر مین　　خاک و آب آتش و ہوای فراق

مین ہون انگشت حسن جلا تو گیا　　آگ افلاک مین لگای فراق

ہجر مین کسکو سیند آتی ہی　　ہا بستر مین خارہای فراق

شب غم میں نہیں نجوم فلک ہیں یہ سب عکس داغہای فراق

تن سی جی دل سی صبر چھٹتا ہی ہی یہ ای عشق انتہای فراق

وصل و خواب و خور و حضور و عیش سب سی چھٹتی ہیں آشنای فراق

جیسی پیدا ہوی اوٹھایا ہے بارہا رنج بارہای فراق

دل میں غم ہی ہوا کی گھوڑی پر نہیں کی پھرتا ہی بادپای فراق

فرقت لکھنو کی ہی تا رنج پھر سچ ہی ہوں مبتلای فراق

سنہ ۱۲۴۸ ہجری

## ذو بحرین در بحر رمل و وزین

موت بھی آی کہیں جا ہی فراق گوشۂ دل میں نہیں جای فراق

رنج یہ پہنچی مجھی مردہ ہوں میں خواب میں بھی جو کبھی آی فراق

کوس ہی سینہ پہ ہی چوب الم نالوں سی پھکنی لگی نای فراق

وصل میں جاتی کہیں جیسی گذر یہ نہو زندہ ہمیں ہای فراق

میں جو ہوں مردہ تو ہو تجکو خوشی تو نہ ہی می جو مجھی کہای فراق

مہر وہ پہلو میں ہی کیوں ہوں جدا وصل کی ہوتی کسی بہای فراق

## بدو بحر و در بحر رمل و وزن

داغ ہی شمع شب تار فراق — فرش ہی مجکو سر خار فراق

عقرب تیرہ ہوی نجم فلک — چاند ہی مجکو سر مار فراق

برسو نین ہوتی نہین یہ تو تمام — ایسا ہی طول شب تار فراق

راتکو کرتا ہون جو آہ حزین — دلمین ہین رنج و غم خار فراق

وصل ہی مستی بتو مجکو مدام — بزم مین میری نہین کار فراق

جز مژہ اب تجہ کبہی سن لو بتو — نکلی کا دلسی نہ یہ خار فراق

جب نظر آتا ہون مین کو نکو مہر — کہتی ہین مجکو سبہی زار فراق

## ولہ

ہین وہ حباب قلزم بی انتہای عشق — آنکہونکو وا کر دیکہی کیا کیا ہوای عشق

دلمین ہی آمد غم بی انتہای عشق — خاموش ناصحو کہ یہی ہی بتلای عشق

دلمین سوای محبت نہین کچہ اور — سر مین یہی خیال نہین کچہ سوای عشق

دریای بی کنار ہین ہم دونون ای فلک — عشق آشنای حسن ہی مین آشنای عشق

پروانی دنکو جلتی ہین سر جات اُنکو / یکسان ہی صبح و شام ہمین جفای عشق

ٹک تک مرا یہ بتکدہ دل رہی خراب / اوس بت سی مجکو جلد ملا ای خدای عشق

جلتا تمام عمر کی بدلی اک آن مین / لیون آگ میری لینی ڈالی بجای عشق

نام فنا ہی تا بہ ابد عاشقونکو ننگ / ہمنی پیا ہی ای خضر آب بقای عشق

پروانہ کچھ نہین ہون کہ جل بجھکی خاک ہو / ای شمع رو جلونکا مین جنک جلای عشق

دیکھون تو کون دونو نمین ثابت قدم رہے / حسن آزمائی تجکو مجھی آزمای عشق

تو آئینہ ہی خاطر اہل صفا ہو مین / تجمین صفای حسن ہی مجمین صفای عشق

جس طرح آفتاب بنا بہر روشنی / ای مہر مجکو یونہین بنایا برای عشق

## ردیف کاف

جو محو جبہ ہوا و سپر نہ تو گلاب چھڑک / عرق جبین کا ایرسک آفتاب چھڑک

ہوا ہون حسرت صہبا کشی ہین ای ساقی / بجای آب میری خاک پر شراب چھڑک

ہماری غش کو تری چہرہ کا عرق ہی مفید / گلاب اوروں پہ ای جان من خراب چھڑک

یہ پھینک بادہ مرا نام لیکی ای ساقی / لحد پہ آکی مری شک آفتاب چھڑک

خیال بادہ کشان گذشتہ لازم ہی — زمین پیاسی ہی پر شراب ناب چھڑک

خزانکی خوشی بلبل کو غش پہ آتا ہی غش — خدا کی واسطے ای باغبان گلاب چھڑک

ہی عشق ساقی کوثر مین غش مجھی ساقی — خم غدیر کی مجھپر فقط شراب چھڑک

خیال رخ مین ہی غش مجکو یاد لب مین ای درد — پلا شراب بجائی دوا گلاب چھڑک

جناب ساقی کوثر سی مہر کی ہی دعا — شراب مہر و عنایت کی بیحساب چھڑک

ولہ

کشور چشمم ہمہ وقف و نہب فوج اشک — زورق جان غرق طوفان بلای موج اشک

بسکہ میگریم بیاد قد بالای او — بحر عرش البتہ و اندر زینہ اشک اوج اشک

بحر میداند شمار قطرہای خویش را — طفل اشک البتہ باز و طاق اشک و زوج اشک

سر بدریا میکنم در رفتن بحر حسن — قلزم اشک است دریا موج دریا موج اشک

یافتم این منزلت از درد عشق و جنون — خلعت عریانی بمدالات آہ و فوج اشک

نرم شد آن سنگدل بر گریہ ہای زار ما — قلعہ سنگین شکست آخر بدایم از فوج اشک

عاشق گریان ندارد باک از طوفان غرق — بارہا ای نوح بگذشت از سر ما موج اشک

ح سکون غرقهٔ آبست و گردون حباب — غیر ازین دیگر نمیدانم حضیض و اوج اشک

و صد ایوان ظالم آه مظلومی بس است — بر کند از بیخ بنیادِ جهان فوجِ اشک

رکرا از چشم حقارت سوی مظلومان بیا — الحفیظ از نالهٔ آه الامان از فوج اشک

میان افلاک و چشم میان ستارها — صد فلک بالا ز بحر عشق ما شد موج اشک

گوشهٔ چشمی پی سامان مظلومان بس است — حاجتِ دشت و بیابان نیست بهر فوج اشک

ی توانم صبر کردن با حریف جنگجو — فوجِ ناز و غمزه آشفته است این سو فوج اشک

بحر اشک ماست بی غرقاب ناپیدا کنار — آور دای مهر صد سیل بلا یک موج اشک

ولہ

در حضیض اندر کشتی فلک را اوج اشک — میزند بر عالم بالا تلاطم موج اشک

شعلهٔ سوز درون تو درخشان اوج اشک — ابر باران کف سیلاب نمی و اوج اشک

غرق خانهٔ اغیار امشب میکند — با نشان آه سوزان فوج دریا موج اشک

چون درفش کاویانی هست موج کهکشان — وین حباب آسمان گردید گوش موج اشک

هر دو میریزد برادر شمار از چشم من — در فراقت لخت دل گردید گویا روج اشک

هست رنجی نیست این بیوجه خون آلوده ‌ ‌ ‌ کشت از موج غم فرقت گریزان فوج اشک

ناتوان گردیده ام از رنج فرقت همچو کاه ‌ ‌ ‌ میبرد مارا بهر جانب که خواهد موج اشک

انجم تابان همه در یک ته دریا شده ‌ ‌ ‌ جا لیا بکشت از دریای خضر موج اشک

اشک می باریم دریا و در دندان او ‌ ‌ ‌ گوهر نایاب هم نتوان شدن اشک رو موج اشک

غافل آن خورشید اوج حسن از گریه ام ‌ ‌ ‌ هست آن خورشید تابان همچو شبنم اوج اشک

گریه بی اختیار ای مهر در فرقت کنند ‌ ‌ ‌ زورق جانم بطوفان بلای موج اشک

## ردیف کاف فارسی

زمین اپنی نظر پڑتی نہیں بالای گنگ ‌ ‌ ‌ نمی بیجان بنا بر موجہ دریای گنگ

ہو لغزش رو نہیں سی مستون کی طرح ‌ ‌ ‌ ہین حباب و آب گویا بادہ و مینای گنگ

ہم ملین او رہتا ساحل دریا کنار ‌ ‌ ‌ شور آتی برگریہ اشک کلکون جای گنگ

آیا لب دریا ہمارا بحر حسن ‌ ‌ ‌ اور اس سی کیا پڑی کار رتبہ اعلای گنگ

یہ بحر حسن کا جلوہ جو دیکھا یکبار ‌ ‌ ‌ پھر دوبارا دیکھنی کی اٹھی لہری گنگ

نظاریکو دریا بھی سراپا چشم ہی ‌ ‌ ‌ ہین حباب گنگ گویا دیدہ بینای گنگ

بہر نرستا فاصلہ و تو میں ہی ابر بہار — ہو تمہیں نہ کہیں اگر جا ہی چمن یا جا ہی گنگ

جھلکی آج ہی چشم تر سے انکھیں ڈ کہا یا جاہی — اپنی رستی سی کہیں ایسا نہو بر جا ہی گنگ

میں وہ ہوں جو ضبط دیکا کروں اشک ابر تر — خاک اوڑی بحر چمن میں خشک ہو گئی جا گنگ

آتش حسن انہیں ہی مجہ میں ہے سوز عشق ہی — قصد اگر ہم تم نہانیکا کریں جلجا ہی گنگ

بجری پر نو حاکی کیا اٹھا کر شور حشر اٹھا — ایسی قیامت ہو گئی بالا ہی گنگ

شک اگر ہی بحر حسن تو ہی دریا حسن کا — تو نہانی کو جو آئی دو تن پر آجا ہی گنگ

صحبت ہم جنس سی ہی ایکدل بستگی — غم اٹھی جابی پیر لچہ اگر کہٹ جا ہی گنگ

سیر دریا تو نے چھوڑی مجکو ہی زر زبان — ہای صحبت ہای مطرب ہای ساقی ہای گنگ

مہر کی تاریخ سیر گنگ بزم عیش ہے — جام می مطرب تہ دلبر و دریا گنگ

ہجری ۴۹ سنہ

ولہ

کیا ہو قابو میں دل مضطرب دریای گنگ — ساتہ تیری ہی بہر دلبر لب دریای گنگ

سیر دریا کا بہت مائل ہی وہ دریای حسن — ولیں آتا ہی نہانے گھر لب دریای گنگ

پانچ چیزیں ہی حواس خمسہ اپنی جمع یمن — بادہ مطرب چاند ساقی لب دریا گنگ

آج لہرون مین نظر آیگی عکس مہ کی سیر — شب کو جائیگا وہ پیکر لب دریای گنگ

مردم آبی بقدر جان بلب ہوجائیگی — لیچلا ہون پی چشم تر لب دریای گنگ

آی سکتی مین تری حیران جو ای آینہ رو — بنگئی اک سد اسکندر لب دریای گنگ

عکس دندان کی تبسم اب کنارے آڈال — لوگ دیکہین کی صدف کو بر لب دریای گنگ

وہ کنار آب دہوتی ہی جو زلفین کیا عجب — ہندوونکو دیکہائی کفر لب دریای گنگ

پانی مین زلفین جو اس کافر نی کہولین شام سے — جمع ہین عنبر کی سوداگر لب دریای گنگ

سیر دریا کو جو آئی دلبران سرخ پوش — پہل رہی ہی لالۂ احمر لب دریای گنگ

لب بلب ہی آج وہ سیمین تن زرین لباس — وان گرا ہی مہر سیم و زر لب دریای گنگ

ولہ

نی مین کیا ہی سبحۂ پر نور یار رنگ — اس رنگ سی حنا کا نہو نہ بہار رنگ

حشت اپنی برہنہ پائی کی فیض سی تک — گل کا دکہا رہی ہی بیابان کی خار رنگ

اشک گل کی ہاؤ مین طفلی سی آج — پاتا ہی داغ دل سی یہان لالہ زار رنگ

امین اشک گلستان ہی خون سے — مقتل کا آکی دیکہہ تو ای شہسوار رنگ

ای مہر ہی پسند مجھی نک روئی یار باغ جہان مین دیکھی ہین یون تو ہزار رنگ

ولہ

رکھتا نہین جہان کا کوئی اعتبار رنگ بتدیل ہوتی رہتی ہین لیل و نہار رنگ

ہی عارضو نکا گل سی سوا ابدار رنگ زلفونکا ہی جو غیرت مشک تتار رنگ

مغرور کیا ہی اپنی صباحت پہ سفید رو گورا ہی ساری رنگونمین نا پائدار رنگ

داغ نہفتہ دلکا ذرا مین بہی اگر و ان دکہلا رہا ہی لالہ سر کوہسار رنگ

آیا وہ آفتاب سوار سمند ناز مثل شفق دکہا ئی کا اپنا غبار رنگ

کیونکر نہون سفید کہ تیری فراق مین رکھتا ہی ای صنم میری جی کی سی غار رنگ

ای مہر بام پر جو یہ آیا وہ رشک گل فق ہو گیا ہمارا دم انتظار رنگ

## ردیف لام

کہڑی کہڑی کی بہا ئی سی حاصل شب وصل مستی لکانیسی حاصل

بتو چاہ غبغب کہانی سی حاصل ہمین اس کنونمین کرانیسی حاصل

مزار غریبان ہی دنیا سی باہر فلک سی کہو نشا میانیسی حاصل

مین سرگشتہ پھرون یہ ممکن نہین ہی — نصیحت گرو سر پھرانیسی حاصل

دی کھلی زخم و ناسور مجھکو — ہنسانی سی حاصل رولانیسی حاصل

تب ہجر ایسی چرخ تاری چھپا لی — غرض سونکو نہین دکھانیسی حاصل

مین اپنی مصور سی کسطرح پوچھون — مرا نقش ہستی مٹانی سی حاصل

اسیری کی زیور ہین طوق و سلاسل — گرفتار کو غسل مجانیسی حاصل

جو آرام چاہی تو قطع سخن کر — زبان تیغ آسا بڑہانیسی حاصل

نہ دنیا مین رہتی نہ آفت مین پھنستے — اسیری ہوئی آشیانیسی حاصل

جو مشرف ہین ہتا نہین مال اونکا — بہی قارونکو کیا خزانیسی حاصل

کہان ہی ہمین لی کوئی جسکی بوسے — تجہی ای صنم منہ چھپانی سی حاصل

کلونسی عبث مرغ گلشن ہو کین کے — چمن مین تجہی مسکرانی سی حاصل

یہان چشم من حسرت و یاس و غم ہی — اب ای ابر بجلی گرانیسی حاصل

ترا رتبہ ای سبزۂ باغ کیا ہی — خط یار پر زہر کہانیسی حاصل

جو ممکن نہو جبہہ سائی کی صورت — ہمین پھر تری آستانیسی حاصل

میری خونسی دست نازک کو نکو ۔ ہتو ہمکو مہندی لگانیسی حاصل

بہار دو روزہ ہی بلبل سی پوچھو ۔ مجہی آشیانہ لگانی سی حاصل

یہاں کم نہین عشق لہباسی پینکو ۔ مجہی ساقیو می پلانی سی حاصل

یہاں آگی قاتل اوڑا بر سی ٹکڑی ۔ میری خط کی پرزی اوڑانیسی حاصل

عبث غیر کی لبسی ہو چٹکیاں تم ۔ ہمین چٹکیون مین اوڑانیسی حاصل

نہین مال سنی یہ ظالمون کو ۔ کہ بندوق کو کیا حسن انیسی حاصل

اوڑیگی تجہی دیکہکر ہوش بلبل ۔ چمن مین تجہی کہلکہلانی سی حاصل

وہ آتش کا پرکالہ برق بلا ہی ۔ عبث خرمن جان جلانیسی حاصل

وہ ہی غیرت ماہ آئی کا شبکو ۔ شن ایمہر دنکو بلانی سی حاصل

ولہ

بجز رنج کیا ہوویگا نی سی حاصل ۔ ہوئی قطع خوشتر کو دانی سی حاصل

قطعہ

اوٹہائینگی تعمیر مرقد کی اکدن ۔ عمارات عالی اوٹہانیسی حاصل

سوای کفن جسم مین کچہہ نہوکا ۔ لباس تکلف دکہانی سی حاصل

یہی بجی نوبت بجی مقبرے پر | سوا اسکی نقار خانیسی حاصل

جنازہ اوٹھی کا بعد یاس و حسرت | سواری کی دہومین کہانیسی حاصل

سلاتین کی تابوت مین تجکو اکدن | چہپر کہٹ مین آرام پانیسی حاصل

ملی کا کسی تکیے مین فرش خاکی | سر فرش مسند پر آنی سی حاصل

ملی خاک مین کیقباد و سکندر | سر کبر و نخوت اوٹہانیسی حاصل

نہ جم ہی نہ جام عالم نما ہے | طلسم ای فلک ہاتہہ آنی سی حاصل

ہوس لیکی ساتہہ شداد و قارون | عمارتسی حاصل خزانیسی حاصل

نہ کام آئی کا غیر نقد عمل کچہہ | زمانی کا محصول پانیسی حاصل

دہ ملی وہ کامل نہ آئی گا دن کو | ہمین پھر کیا دن کی آنیسی حاصل

ولہ

نہ پوچہ سی کہین فزون ہی اضطراب دل | کیا ہجر جان جانمین کہون اضطراب دل

فصل بہار ہجر مین دیتی ہین تجکو رنج | افراط گریہ جوش جنون اضطراب دل

کوئی مرض نہین خفقان کی سوا ہان | رکہتا ہی تجکو زار و زبون اضطراب دل

خضر رہ عدم خفقان ہی عجب نہین — ہو سوئی گور راہنمون اضطراب دل

دولت ہی مال کیا خفقانی کی سامنی — مین لی گنج زر کی نذر اضطراب دل

جسم ضعیف زرد کبھی ہی کبھی سفید — لاتا ہی رنگ بوقلمون اضطراب دل

لرزا سا آگیا ہی تپ ہجر مین مجھی — طاقت نہین جو ضبط کرون اضطراب دل

آتا ہی عشق کیکی دل اہل خشق مین — ہوتی زجان کبھی ہون اضطراب دل

ای مہر لیجلا ہون جہان سی تین اسی — آشوب جسم درد درون اضطراب دل

## ردیف میم

مظہر قدرت خدا ہو تم — ای بتو کیا کہون کہ کیا ہو تم

ہم گدا ہین جو پادشا ہو تم — ہم ہین بندی اگر خدا ہو تم

ہم ہین ذرّی اگر ہو تم خورشید — کبک ہم ہین جو مہ لقا ہو تم

تم اگر بت ہو ہم برہمن ہین — ہم ہین زاہد جو پارسا ہو تم

ابتدائی شب جدائی ہے — ای حواس و خرد جدا ہو تم

یہی ہی فرق عاشق و معشوق — باوفا ہم ہین بیوفا ہو تم

ہمنی جو کچھہ کہا نباہ دیا | تم جو کچھہ کہتے ہو بنا ہو تم
خوبرو مستکو پیار کرتی ہین | خوش آوازون مین خوش ادا ہو تم
ای بتو خوب سا ہمنین دیکھا | اپنی مطلب کی آشنا ہو تم
چاہنا ہی ہمنین ہمنیون سی | مہر کا رنج و غم نچا ہو تم

ولہ

بندہ و خدمتگذار قاصدم | خاک نعلین و غبار قاصدم
دید زلف و روی جانان صبح و شام | عاشق لیل و نہار قاصدم
اجرت خطرا چہ قدر و منزلت | صد جان و دل نثار قاصدم
گوش بر آواز و چشم بر در است | اینقدر امیدوار قاصدم
مہر سوز سینہ ام بیجا رفت | مشعل شبہای تار قاصدم

ولہ

تب تری یار بی سبب ہین ہم | عاشق چشم و زلف و لب ہین ہم
در و مسند دلمی رتبہ بالا ہی | زیر رنج و غم و تعب ہین ہم

بسکہ عناب لب پہ پہنی ہی چوٹ درد فرقت سی جان بلب ہین ہم

رخ ہی بی مثل زلف لاثانی انکی مداح روز وشب ہین ہم

کانین بالیان بہی پہنا تین تیری حلقہ بگوش اب مین ہم

بلبلو وصف روی گل نکرو عاشق یار غنچہ لب ہین ہم

جلد دیکہین رقیب کا ادبار ایسی اقبال مند کب ہین ہم

زیر تسخیر ہی وہ آینہ رو حاکم کشور حلب مین ہم

مثل کر دون تلاش مہر وشی پہر کر دشمین روز و شب مین ہم

ولہ

بکشم بادۂ دراح حزد و مدہوش کنم دو جہان ابد و یک جرعہ فراموش کنم

عقل و دانہ ہوای مئ ایام شباب سخن زاہد بیہودہ چرا گوش کنم

غیر از مین دست رسی نیست بوصل تو مرا ہان مگر حسرت آغوش ہم آغوش کنم

مخمور ویت نہ چنانم کہ بہوشم آرند آنقدر یاد ندارم کہ فراموش کنم

نور از دیدۂ ارباب سخن بگریزد شمع گفتار دو دین بزم چو خاموش کنم

ساقیا بادهٔ وحدت بمن ارزانی کن — غم کونین بیک جرعه فراموش کنم

آمدم پیچ دنیا و غم و بی تابیت — رخصت طاقت و عقل و خرد و هوش کنم

یاد گیسوی تو اندر شب غربت اولی — تا کی از صبح وطن یاد دنیا گوش کنم

کی توانم نخورم می بهوای جنت — کار بر نسیه کنم نقد فراموش کنم

در چمن پیش گل و غنچه و سرو و سنبل — وصف آن قامت و زلف بتی گوش کنم

حج بشمرست مرا طوف حریم آن مست — نقد صد عمر فدای بت می نوش کنم

خواهش عشق و تقاضای بهاریست امروز — که دو صد توبه و صد عقل فراموش کنم

مهر این جوش تن یار گرانم نشد است — ربط با آن بت سفاک زره پوش کنم

## ردیف نون

نظاره یار میں اتنہوں پہر سدا ہوں — اشتیاق گلچین کو یا نرگس بیمار ہوں

اصلی اوس نمر حلق خدا کا یار ہوں — زندگانی نوں ادهی سنو بیزار ہوں

صاف ہوتا ہی عیان لسنی ولی انکار — ایسے تیرے رستی کہ زبان ہام اقرار ہوں

زندگانی کا تیری مہربانی مرا — مجھسے تم بیزار ہی جیسے میں بیزار ہوں

ای ستمگر جمع ضدین ایکجا ممکن نہین — تیری نظرون مین سبک ہون تن ہی دلبر ہون

سوچتا ہی نغمہ سنجان گلستان جہان — ہو نہین وہ بلبل کہ شیدائی گل بیخار ہون

ناخدا بنجای ساقی ایکدم کیونکر ملی — کشتی می ہو تو مین دریای غم کی پار ہون

اور ذکر ماجرای چشم گریان کیا کرون — دعوئ مال ہی مین ابر دریا بار ہون

مست رہتا ہون خیال چشم میگون مین مدام — اس خرابات جہان مین ایک ہی میخوار ہون

ہر سخن منہ سی نکلتا ہی جو مانند شرر — کیا کسی دل سوختہ کا مین لب اظہار ہون

کوچہ جانان مین حیرت سی جو ہل سکتا نہین — صورت نقش قدم ہون سایہ دیوار ہون

جمع کرتا ہون سلی سینہ پر گلہای داغ — شاید امی رشک چمن تیری گلی کا ہار ہون

رد دیوار گلستان جانتی ہین سب مجھی — گلشن ایجاد مین ایسا ذلیل و خوار ہون

ل ہی طاؤس کا اوس سی ترا ہون داغدار — ہی بانی کبک کی مین فتنہ رفتار ہون

بہ چکا صحرا مین مجنون بن کی گرد وگہی — صفحہ ہستی پر اب مین صورت پرکار ہون

ن بیکس رونی والا کوئی ہی میرا نہین — سوچ کر انجام اپنا آپ ماتم دار ہون

نفا صد عبادت کر جو آتا ہی کبھی — مضطرب ہون ناتوان ہون زار ہون بیمار ہون

جب تک اپنی کبری ثابت تھی میں اوڑا دیجیان  |  فرط عریانی سی تی سبب حیرت میں بکال ہون

مثل نی ہالان نیا یابی محبت نی مجھی  |  مرغ گلشن ہون نہ قفس ہون نہ ہون سیتغار ہون

اور کوئی عارضہ مجکو نہیں ہی اے طبیب  |  نرگس بیمار جانان کا فقط بیمار ہون

می سی خالی لی اکدن بتا نہیں بادہ خوار  |  صورت شراب خانہ خمار ہون

بیقدر بیہوش عشق قد جانان نی کیا  |  دار پر کھینچین قیامت تک ہشیار ہون

گریہ نی مجکو کیا ایسا ضعیف و ناتوان  |  بی تصنع بی تکلف آنسونکا تار ہون

دیکھہ لی میری طرف بھی پھیر کر عشوہ سی منہ  |  صورت آئینہ تیرا طالب دیدار ہون

کیون گلی لگتی نہیں دیتا مجھی تو اے صنم  |  لاغر ایسا ہون کہ گویا رشتہ زنار ہون

جسم غم سی مثل رشتہ تنگ مانند گہر  |  اے پری پیکر بجا تیری گلی کا ہار ہون

مثل شانہ ہی دل صد چاک زلفون میں اسیر  |  صورت آئینہ میں حیران ہی دیدار ہون

جو مگر غنچہ دہن کا عشق کامل ہی مجھے  |  معنی میں بی مہر پور واقف اسرار ہون

ساقی کوثر کہین کردین مجھی مست مدام  |  تا بکی اے مہربان منت کش خمار ہون

ولہ

ٹھا کہین کام جو ہر آن کیا کرتی ہین
جان صدقی تری ابجان کیا کرتی ہین

اوسکو باتون مین لگا لاتی ہین کسطور سے
گفتگو ہم بہی ہر آن کیا کرتی ہین

عشق گیسو کی پریشان نہ چہٹے کا ہمسے
پند گو مغز پریشان کیا کرتی ہین

ای سحر ساتہہ ترا دیتی ہین ہم قسمین
چاک اسطرح گریبان کیا کرتی ہین

وہ کماندار لگاتی نہین پاتا کوئی تیر
جان ہم پہلی سی قربان کیا کرتی ہین

ناصحو عشق نہین جسکو وہ انسان ہین
ہم وہ کرتی ہین جو انسان کیا کرتی ہین

آئنہ رکہہ کی جو زلفونکو وہ سلجہاتی ہین
مجکو حیران پریشان کیا کرتی ہین

مہر کو جنکی محبت ہی وہ اکدم مین
سیکڑون مشکلین آسان کیا کرتی ہین

ولہ

جسکی قمری ہین وہ سروِ گلستان ملتا نہین
جسکی بلبل ہین وہ رشکِ بوستان ملتا نہین

نام جسکا رکہیا اوسکا نشان ملتا نہین
قصرِ فغفور و درِ نوشیروان ملتا نہین

جسکی ہین پامال وہ سروان ملتا نہین
جان جسپر جاتی ہی وہ جانِ جان ملتا نہین

جن مین سامان ہین کرتی تہی عیش و طرب
وہ زمین ملتی نہین وہ آسمان ملتا نہین

دبدبہ تہا کل یہان جنکی نشان و نام کا — آج اون لوگون کی قبرونکا نشان ملتا نہین

زلف طولانی کی بالو ہمین ہوا ایسا نہان — کنگہیونکو بہی کہین موی میان ملتا نہین

کیون ہری گلزار عشرت کی کنشکتی ہی بہار — کیا کوئی باغ اور اسی زخرن ملتا نہین

کوشمن مشہی ہوی تیر نگہ کی موف بہ — ہمکو ایسا قاتل ابرو کمان ملتا نہین

ونہو مارا ابجد و نسبت ہیس کوہکن — پر وہ رشک لیلی و شیرین زبان ملتا نہین

اور کیا مجنون یادہ کوئی ہو ناتوان — روح کو بہی میرا جسم ناتوان ملتا نہین

کیا تلاش خانہ جانان مین سرگشتہ رہی — مدتون سی مہر کو اپنا مکان ملتا نہین

ولہ

بلبلین دیکہین اگر رخسار جانان باغ مین — نکقلم ہو جائین بہولونسی گریزان باغ مین

ہجر مین دیکہی جو دیکہا گل کو خندان باغ مین — یاد کر کی خوب روئی جانان باغ مین

بلبلو اپنا جو رشک ہمسر فصان باغ مین — کبک بہولی چال ہو طاؤس حیران باغ مین

اوس بت آتش زبان شعلہ خو کو دیکہکر — سرو رانکو بہی سرو چراغان باغ مین

دیکہی ہی ہنسی متقر چشم جانان باغ مین — تب تو یون نرگس ہی مثل چشم حیران باغ مین

چال دیں رشک قمری کی آنکھہ میں پھر جاتی ہی
کبک کو میں دیکھتا ہوں جب خراماں باغ میں

یاد میں گیسو ونکی تیری پریشاں حال کر
ہو گئی ہر شاخ سنبل مار پیچاں باغ میں

گل گریباں چاک ہوں مرغ چمن نالہ کریں
جلوہ فرما ہو جو وہ رشک گلستاں باغ میں

اونکی بزم رشک جنت میں جو ہمدم لی گیا
ہنسکی فرمانی لگی ہی لطف باراں باغ میں

غم خزان فتنہ کا کیا اونکی خاطر میں رہی
گل جو دو دن کی لی ہوتی ہیں خنداں باغ میں

حال گلشن کیا کہوں ای باغباں سوفت کا
قطعہ
پھر گلگشت چمن آیا جو جاناں باغ میں

نرگس و سنبل نی چشم و زلف پر جب کی نگاہ
ہو گئی خجلت سی حیران و پریشاں باغ میں

بلبل شیدا ترا دعوی سی کیا معمور ہے
دیکھہ لی پر رشک گل سر چراغاں باغ میں

آب و دانہ میں کمی لازم نہیں ای باغباں
ہی بہار باغ بھی چند مہماں باغ میں

ہر کلی کو میکلی ہی گل گریباں چاک میں
بلبلیں نالاں میں کیا آیا ہی جاناں باغ میں

شاخ بار آور نی جب دیکھا وہ قد بار ور
رکھی انگشت حیرت زیر دنداں باغ میں

باغ میں داغ دل ہوا جب میں ہمہ تن سوختہ
بلبلیں سمجھیں کہ آیا مرغ بریاں باغ میں

رقص اپنی ناک کل کا یاد آتا ہی مجھی
دیکھوں کیا اپنی عیاں طاؤس رقصاں باغ میں

صحن گلشن مین نہین ہای طفل آوارہ کا کار — منتشر ہین ترا ای اوراق گلستان غمین

یار کو سامان سی منظور ہی گلگشت باغ — ابہی تر تازہ تہا یہ سامان باغمین

باغبانو یاد کیسو مین کرون کیا سیر باغ — جس سی بہلایا کرون جا من پشان باغمین

چاندنی کی سیر اگر منظور ہی بیٹہی ہو کیون — آگیا ای مہر اپنا ماہ تابان باغمین

ولہ

خوبرو سب ہین مگر دلبر نہین — ذرّی ہین وہ خسرِ خاور نہین

فتنہ ہی یہ قامت دلبر نہین — کچہ قیامت اس سی بالاتر نہین

روز وہ گرم خرام ناز ہی — کونسی دن فتنہ محشر نہین

رقص جانان سحر ہی ای ناصحو — کیا کہون قابو مجہی دلپر نہین

اک نگہ ہی لاکہ افسونسی سوا — کون کہتا ہی وہ جادوگر نہین

منظر چشم و فضای قصر دل — کون سی تو مین تمہارا گہر نہین

دل ہی کعبہ اسکی حرمت چاہیئے — ای صنم تجکو خدا کا ڈر نہین

ای صنم ممکن نہین تاثیر آہ — دل ترا کیا ہے اگر پتہر نہین

چھوڑ دیوین شب ہجر کو تاریک ہی سامنی جو وہ مہ انور نہین

ولہ

صاف باطن جو مجھسی مرا محبوب نہین میری جینی کا بظاہر کوی اسلوب نہین

ڈھونڈتی ہی جسی خلقت نہین ملتا وہ صنم لاکھون طالب ہین مگر جلوہ مطلوب نہین

زہر لگتی ہی مجھی کہانیکی صورت گھر مین جبسی کہا نا میری گھر کا تجھی مرغوب نہین

ہمسی ہوتی ترک وفا ترک جفا تم سی ہو وہ مناسب نہین ہمکو یہ تمہین خوب نہین

جلوہ اللہ نی موسی کو دکہایا اپنا ای صنم خاطر عاشق کہین معیوب نہین

اوسکو خوف نظر ہی جو رکہتا ہی نقاب کچھ دل آزاری عشاق سی محجوب نہین

دخل کیا ہی جو جنونکا رہی منصب خالی ہمتو معزول نہین قیس جو منصوب نہین

آمد سبزہ خط کی ہی مبارکباد اور مضمون خط شوق مین مکتوب نہین

اوس پری کی رخ پرنور کی آگی ہی مہر مہر پرنور نہین ماہ خوش اسلوب نہین

ولہ

اوسکی قدسی حشر اگر برپا نہین بی سبب عالم تہ و بالا نہین

ڈہونڈتا ہون جسکو وہ ملتا نہین آہ و فریاد و فغان سجا نہین

کب جدا کرنا گلی سی کیا کرون تیغ قاتل پر مبرا قبضا نہین

پہرون ہناہی میری کہرلی لعاب مجہ مین اوس مین آب کو پہچا ہنا اب نہین

ہم تری بیمار ہین غفلت نکر اے مسیحا یہ تجہی اچہا نہین

ہی خیال سایۂ دیوار یار کچہ مجہی وحشت نہین سایا نہین

کون اوس گل کا نہین اعندلیب کون ہی لیلی کا دیوانا نہین

روی جانان کا نہین کسدن خیال زلف کا کس شب مجہی سودا نہین

لی خوشامد تیری منہ پر کہتی ہین ہمنی تجہسا خوب رو دیکہا نہین

مہر کو اوس ماہ رو کا عشق ہے ماہ کامل کو جہان رہتا نہین

ولہ

اوسکو لذت عشق کی اصلا نہین جو تری خنجر تلی تڑپا نہین

خاک صحرا کس لئی چہانا کرون مثل مجنون کچہ مین دیوانا نہین

سایۂ باغ جنان ہی ای پری یہ تری دیوار کا سایا نہین

ہم کہی دیتی ہین ای خاطر شکن | دل کسی کا توڑنا اچھا نہین
رخ ہی خورشید اور یہ تار شعاع | اوسکی منہ پر سو ہیکا سہرا نہین
جو ہی مسجد مین وہی میخانی مین | مجکو زاہد کی طرح دہوکا نہین
ہم جو ملتی ہین کف افسوس آہ | ہاتہ اوسکی پاؤن تک پہنچا نہین
ای برہمن میری دل کی سیر کر | آج پیا کو لی بتخانا نہین
آج کی شب دیکھتی کیونکر ہو صبح | مہر کو وہ مہ نظر آتا نہین

ولہ

گہ عدو گہ مہربان کاہی چنین کاہی چنان | ہست طبع آسمان کاہی چنین کاہی چنان
گہ ستم گہ امتحان کاہی چنین کاہی چنان | مبتلای آنجا جان گاہی چنین کاہی چنان
گہ نہان و گہ عیان کاہی چنین کاہی چنان | ہست ظلمش ہر زمان گاہی چنین گاہی چنان
نقد دل گہ می برند دگاہ و این مید ہند | ہست احسان بتان گاہی چنین گاہی چنان
وصل سازد گہ قوی گہ ناتوان ہجر و ذرہ | ہست دور آسمان کاہی چنین گاہی چنان
در فراق یار گہ خاموشم و گہ نالہ کش | لذتی دارد زبان کاہی چنین کاہی چنان

گاہ گور و فرش خاکی گاہ قصر سیندا بیت ۔۔۔ میشو و کار جہان کا ہی چنین کا ہی چنان

اعتبار ہی نیست در پست و بلند روزگار ۔۔۔ بینا ہی این جہان کا ہی چنین کا ہی چنان

مہر خوش کفتہ اینحال گلشن دنیا ظہیر ۔۔۔ گہ بہار و گہ خزان کا ہی چنین کا ہی چنان

ولہ

راتدن بتیاب ہی شغل اشکباری اندنون ۔۔۔ بڑہ گئی اکلی دنون سی بیقراری اندنون

یاد روی یار ہی برسات کی موسم نئی ۔۔۔ ضبط کی قابل نہین تف ہماری اندنون

صبح سی شام یاد چشم درویی یار سے ۔۔۔ جسطرح آنسو بہون آنکہون سی جاری اندنون

ہیار فی کی ہی سابق میں جو نہی شورید کے ۔۔۔ جانتی ہی ننک اوسی حشت ہماری اندنون

اوس یا بین ہین لیچل جہاں پان نہو ۔۔۔ کچہہ کرای جوش جنون خاطر ہماری اندنون

گریہ سابق تو قطری کی برابر ہی نہا ۔۔۔ ہوگئی طوفان میری اشکباری اندنون

عاشق اوس خور شید مہ ہو کر سبک ایسی ہوے ۔۔۔ اپنی ہستی ہوگئی ہی ہمکو بہاری اندنون

جسطرح اکلی دنون تک کوئی ہی تہمت نہا ۔۔۔ ہوگئی مفقود میری وضعداری اندنون

نالہ سوزان ہین ایران تو ان اگر تیر شہاب ۔۔۔ آسمان و زمین آہین ہماری اندنون

دم کی چلنی سی بہی قرار اپنی سست ہے — ناتوانی سی حالت بہی ہماری الٹی ہون
پہر سی ملجاتی ہی رب جلد اوسکا رشک مہر — بیطرح رہتی ہی دلسکو بیقراری اندنون

ولہ

غم سی الم رنج سی اندوہ سی فرصت ہی نہین — راحت نہین راحت نہین راحت نہین راحت نہین
خط نی کیا آخر خزان باغ جمال یار کو — اب گلستی صورت نہین گلسی وہ نکہت نہین
ہون تشنۂ آب بقا پر کیا کرون مجبور ہون — شمشیر قاتل پر ذرا قبضہ نہین قدرت نہین
عالم کہون کیا بلبلو چشم بت رم خوردہ کا — نرگس کا یہ نقشہ نہین آہو مین یہ وحشت نہین
بسمل ہون خط کی جال کا عاشق ہون چشم و خال کا — یو ہین گلستانی نہین سو واہین جنت نہین
تدبیر خود مال مین اہل دول مصروف ہین — ہی کون جو طالب نہین کسکو یہان حاجت نہین
بیتابی رنج یہ لائی قضا ہمکو کہان — غمخانہ بیجا دین سا آتش و راحت نہین
مطلب بہی نہی ابرو نا قوسکی فریاد کا — دنیا مین لی وصل صنم چینی کی کیفیت نہین
غم وصل کا جاتا نہین جبتک اجل آتا نہین — جینی کی بہی صورت نہین مرنیکی بہی صورت نہین
ہی ناتوانی دم بدم یکسان یہان ہین عشق و غم — ہنسنی کی بہی طاقت نہین رونیکی بہی طاقت نہین

ہی فکر کسب زر یہان دنکی حساب انکا وہان — دنیا مین بہی فرصت نہین عقبی مین بہی فرصت نہین

جیسی ہین یہان تنہا مین ہم ویسی نہین کچہ خلد مین — انسان نہین الفت نہین حورین نہین جنت نہین

گلشن مین اے مرغ چمن کیا جا کی جی بہلائیے — پہولونکی وہ رنگت نہین صحرا نہین سبزہ نہین

غیرونسی صحبت ہی نہین اپنونسی صحبت ہی نہین — تمکو وہان فرصت نہین ہمکو یہان فرصت نہین

کیا اللہ شغل سکتی وز فراق یار مین — ساغر مین دلداری نہین نشا مین کیفیت نہین

## ولہ

عالم ہی مہر آئینہ کا جسم صاف مین — ہی اسقدر صفا و ضیا جسم صاف مین

تیری ہر ایک عضو مین آتا ہی منہ نظر — سب جگہ دلی ہین آئنی کیا جسم صاف مین

جب چشم غور سی تری تن پر نظر پڑی — دیکہا جہان نما زرا جسم صاف مین

تیری سنہرے رنگ سی ثابت ہوا یہین — پیدا ہوئی ہی کان طلا جسم صاف مین

تن یار کا ہی آئینہ صنعت خدا — چین و شکن نہین ہی ذرا جسم صاف مین

عاشق ہون مین تناسب اعضای یار کا — ہی ایک ایک عضو بجا جسم صاف مین

دریا مین صاف سانپ کے لہرین نظر پڑین — جب گیسوونکا عکس پڑا جسم صاف مین

جوہر ہی آینے کے لئی زنگ سی سوا اک ز رو لکتا نہین تجد اجسم صاف
چہپتا نہین ہی مال جو ہر تا ہی شیشی مین موی کمر عیان ہوا جسم صاف مین
اوس تنگی تن نی کیون نہ مادم مہ تمام ای مہر دیکہا نو ر خدا جسم صاف مین

ولہ

روح کو جانہ زندان ہی بدن صحرا مین یاد آتا ہی ہمین اپنا وطن صحرا مین
سکر وحشت ہی کہ عریانی نے رہا لا آمرا مل گیا دامن صحرا سی کفن صحرا مین
اور دکیا انکہون کی الفت ہو زیاد ہ سی ڈہونڈہتی تجکو نکلی ہین ہرن صحرا مین
دل پر داغ کا عالم جو کہون ای مجنون ہو سکفتہ ابہی لالہ کا چمن صحرا مین
ہی نسبت مری لاشہ پری گا عریان لا ئیگی جادر مہتاب کفن صحرا مین
جای وحشت مین اگر عاشق تا سمین کوڑیالی کی جگہہ پہولین سمن صحرا مین
پہول صانع نی بنا ئی ہین گلستان کی لئی تسلیم جای مزار رشک چمن صحرا مین
پہولانی لفو نکی کرہ وقت کاری صیاد تجکو درکار نہین دام و رسن صحرا مین
یاد چشم صنم افراط سی ہی ای مجنون مجکو لاکہون نظر آتی ہین ہرن صحرا مین

ای فلک میں کیا کہوں کیا رات آیا خواب میں
رشک مہر و ماہ میرا رات آیا خواب میں

خواب میں تم آئے ساری بیخودی جاتی رہے
آپ میں عاشق تمہارا رات آیا خواب میں

کھولے لفونکو جو حوریں خواب میں آئیں نظر
ای پری رو دھیان تیرا رات آیا خواب میں

شام سی اوس چشم وحشی کا تصور تھا ہمیں
آنکھ جب جھپکی چکارا رات آیا خواب میں

کیوں نہ اپنی خواب کو خواب پریشاں میں کہوں
کھولے زلف چلیپا رات آیا خواب میں

صبح میری غیرت صبح قیامت کیوں نہو
وہ قیامت قد و بالا رات آیا خواب میں

شام سی تھا دھیان چشمان سیاہ دوز کا
آگے آنکھوں کی اندھیرا رات آیا خواب میں

جب نہ دیکھیں عالم رؤیا میں بھی گیسوی صنم
صبح تک پیغام اجل کا رات آیا خواب میں

اس شب فرقت نے روز وصل پر پایا شرف
مہر سا پیکر ہمارا رات آیا خواب میں

## ولہ

جاگتی میں تو نہیں آتا تو آجا خواب میں
آنکھوں کی عاشق کو دکھا فرنسا خواب میں

ہی دعا ہر روز جیسی اوسکو دیکھا خواب میں
پھر نظر آئی وہی خورشید سیما خواب میں

پاس اخفای محبت آدمی کو چاہیی
کہتی ہیں ہم یار سی حال دل اپنا خواب میں

عالم رویا میں ملتا اور کوئی درشن کیا　　اوسکی خاطر میں آنکھوں کو بچھایا خواب میں

عالم غفلت میں بہی معشوق ہی پیش نظر　　بیکہتی کیا اور یہ جز یوسف زلیخا خواب میں

خواب میں تو وارانی کا کیا ہی یار نے　　آج نکلی کی مسرت کی تمنا خواب میں

وصل کا یہ کم زمانہ تہا کہ دم ہو کا ہو گیا　　مینی بیداری میں دیکہا تہا اوسی کو خواب میں

آنکھ لگتی ہی کئی ہم کوچہ دلدار میں　　آج دیکہا باغ جنت کا تماشا خواب میں

وقت غفلت کچھ نہیں اقسام انسان میں تمیز　　دیکھ لو یکساں ہیں نابینا و بینا خواب میں

عالم رویا میں کیا بیکار رویا کرتی ہیں　　ہم دم کہاتی ہیں اوسی دریا کا سوتا خواب میں

خواب وصل یار کی یہ عیسوی تاریخ ہے　　مہر یہ بیکر وہ مہر اتب کو آیا خواب میں

عیسوی ۱۸۳۳

ولہ

پڑ گیا شام کو جو عکس شفق پانی میں　　نظر آئی گل جنت کی ورق پانی میں

ساتھ میری جو نہاتا ہی وہ دریا میں جمال　　دم وہ جلاتی ہیں غم و رنج و قلق پانی میں

ہم نے تحصیل کیا علم شناوری میں کمال　　دیتی ہیں مردم آبی کو سبق پانی میں

آج دریا میں جو وہ حسن کا دریا اوترا　　نظر آنی لگی اک قدرت حق پانی میں

آتش حسن سی دریا مین لگی آگ ایسے — بر رودت نرہی ایک منو پانی

پانی وست حنا بستہ کے دیکھی جو بہار — رنگ ابہی بنجہ مرجانکا ہوتی پانی

پانی مین غوطی لگاتا ہی وہ ماہ کامل — عکس کو نہو کسطرح قلق پانی مین

مسکرانی مین جو دیکھی در دندان صنم — ہو صدف کا دل حیرت زدہ شوق پانی مین

بحر دنیا کی روانی ہی مری اشکو سنی — میری صحبت سی جو تمکو قلق پانی مین

شام نہی لف سیہ اور شفق رنگ بدن — پہولی ہی تیری نہانیسی شفق پانی مین

بحر رحمت مین نہین کار لباس تر مین — ٹہل کیا ہمکو یہ مضمون اوتی پانی مین

بار دریا مین ہی یا جلوہ ماہ کامل — مہر ہم دیکہتی ہین قدرت حق پانی مین

ولہ

وصف اوس کلکی جو مرغان چمن کرتی ہین — یاد و قد و بدن سرو سمن کرتی ہین

وصف نمک لب اگر اہل یمن کرتی ہین — زلف خط کی صفتین اہل ختن کرتی ہین

ذکر بار و نگانہ ابنا وطن کرتی ہین — لب پہ زنہا فنا غم ہی جو سخن کرتی ہین

باغ مین اوڑتا ہی کیا کیا گل و سوسن کا رنگ — مستی پانکو جو وہ زیب بدن کرتی ہین

یہی اندنون غل ہی بہی زنجیر مین شور | تیری خستہ کو طوق و رسن کرتی ہین
کل خدا جانی کہ کس خاک کیرا و نکو مینڈ ای | اج جو فرش آرایش تن کرتی ہین
مطرب ساقی و مینا و خیال رخ یار | تازہ ایک ایک سیر داغ کہن کرتی ہین
ہر کہڑی چشم تصور مین ہی و ہر کشن حسن | عین حسن مین بہی ہم سیر چمن کرتی ہین
ہا ئی و لبخند خیالی بہی تبسم سی کبہی | نہ تکلم نہ حکایت نہ سخن کرتی ہین
ہاتہہ ملنی کی سوا کشتہ دست جانان | کب کوئی شغل و کر زیر کفن کرتی ہین
اوسکی انکہین جو ہین مشک خط و گیسو کی ترت | لوک نظارہ آہوی ختن کرتی ہین
ہنین و یکہا ہی سی سر و روانکو امیر | باغ مین ناز عبث سرو سمن کرتی ہین

## وله

وہ بزم غیر مین با صد وقار بیٹہی ہین | ہم اونکی کہر پہ تن انتظار بیٹہی ہین
شبیہ زلف پریشان جو ہم بنا نی لکی | رکی ہین او لجہی ہین بکرسی ہین مار بیٹہی ہین
جہان بکولی اوٹہی ملکیا تیا ہم کو | کہان کہان نہ ترے خاکسار بیٹہی ہین
فراق یار مین کیا حال رنج و غم کہیی | اوٹہی ہین آہ کسان سنکبار بیٹہی ہین

بہشت میں ہیں وان بہرین آؤ سیر کرو — تمہاری کوچی میں ہم اسکبار بیٹھی ہیں
جو مسجد و میں گیا میں پی نماز کدا — جو میکدہ و میں گیا میکسار بیٹھی ہیں
جسی خیال کیا عشق سی نہیں خالی — تمام طالب دیدار یار بیٹھی ہیں

یہاں ہیں کی کل آئین لا غریسی رنگین — وہ بت سمجھتا ہی نار دار بیٹھی ہیں
ہم اسکی بزم میں ہیں سنگ فرش کی مانند — تحیر بیٹھی ہیں بی اختیار بیٹھی ہیں
عجب اثر ہی تری عاشقوں کی نالوں میں — او ٹھی ہیں قلق جہان بیقرار بیٹھی ہیں
چمن میں تجھ سنبل ہی سیر کی قابل — ہزاروں عاشق گیسوی یار بیٹھی ہیں
وہ رشک مہر ہی ای مہر چرخ چارم کو — ہم اضطراب میں کیوں ذرّہ وار بیٹھی ہیں

ولہ

نہ کیوں ہو داغ روی یار کا عالم ہیں — مہر تابندہ سی وسکا نقش پا کچھ کم نہیں
کچھ فقط زنی میں رنگ رنج و غم نہیں — خیمہ کردوں سیہ کیوں ہی اگر ماتم نہیں
ترک لذات جہاں کرنی میں ما نفس کو — دیوسی کل کر بہرا دل ساکوئی رستم نہیں
حسن کو الکرنشل ہو کا اسکا رنج ہے — خیمہ لیلی میں مرگ قیس کا ماتم نہیں

ای سکہ دہان ہماری آنکی کو نا دیکہو ۔۔ راز دار ہوشان مین اپنی نا محرم نہین

دم مین رامجہ سیہ بخت پریشان حال کو ۔۔ زہر مار کاکل دلبر سا کوئی سم نہین

پہول اپنی لی شتابی پر کریبان چاک مین ۔۔ بلبلان نغمہ کا اس باغ مین ہم تم نہین

تجہ خورشید کیونکر اوسکا نقش پا ہو ۔۔ ذرہ بہی جسکی مکانکی شعلی سی کچہ کم نہین

آنکی کا مجہ جان بلب سی عذر کرنا ہی وہ روز ۔۔ اوسکو ماتم ہی ہی جسکی ہی یہ ماتم نہین

وصف پستان جو جہتی ہمسلی وسی کیا قدر ہے ۔۔ آج تک محرم بہی اسی تو وہ محرم نہین

ترک امر حق مین ہم مجبور ہین اپنی ازل ۔۔ جو ہو فرمان شیطان مین آدمی آدم نہین

ہو کیا دیوانہ اوس شک قمر کا اندنون ۔۔ ہالۂ مہتاب سی طوق گلو کچہ کم نہین

عشق مین کس ماہ کی ابہر گل کہائی ہین تن ۔۔ داغ تن کی انجم افلاک سی کچہ کم نہین

## ولہ

ذبح کا مشتاق ہون ہیہات بی پیر مین ۔۔ جیون ہو اللہ اکبر کی صدا زنجیر مین

جو ہکن کی یون مرقع مین نظر آئی شبیہ ۔۔ جان شیرین دینی کو ڈوبا تہا جوئی شیر مین

قید ہون طفل برہمن کا تنی پران بتکدہ ۔۔ نالۂ ناقوس ہی اسی بت مری زنجیر مین

عاشقو یہ جذبۂ الفت ہی دیکھو آج تک
لیلی و مجنون ہم کہتی ہین اک تصویر مین

یار کی تلوار کا کہنا نہ یہ قتل ہے
بدلی جو ہر کی قضا کی حرف ہین تحریر مین

زندۂ جاوید ہی قاتل ہی ہر کشتہ ترا
چشمۂ حیوان سی شاید آب ہی شمشیر مین

مین کو یا تہا اگر پیرا مرقع دیکھ لی
نطق کی آجا ہی طاقت بلبل تصویر مین

خانۂ یاس قلق روشن ہی پیر ذات سے
زینت رنج و الم ہون بزم ہر دلگیر مین

روشنائی مشک تاتار ہو کیون نہو
وصف پیچ زلف دلبر ہی مری تحریر مین

تلخ کام تشنہ وہ ہون کہ مجکو ہی لال
آب سم کی آبداری ہی جو اوس شمشیر مین

جب نکالی قید خانی سی ہی وحشی کی لاش
غل ہوا دل پہنی کا خانۂ زنجیر مین

واہ نقاش ازل کی صنعت دست قلم
قدرتین لاکھون کہا مین صاف تصویر مین

آسمان سی بہر استقبال اجابت آتی ہے
ایسی ہی تاثیر میری نالہ دلگیر مین

مصحف رخسار جانانکی جو لکہی ہی صفت
شان قرآن ہی مسلمانو میری تحریر مین

قتل تو کرتا ہی مجکو پر مجھی یہ رنج ہے
خون اہی قاتل نہ لگجائی ہی شمشیر مین

خاک ستارونکی تمہاری خاک پا اکثر ہی
کیا حصول نقد زر منصب کیا جاگیر مین

طبع بد کو خوبی اصلاح سے کیا فایدہ — بوی گل ہوتی نہین ہی گلشن تصویر مین

ہر قدم پر نامہ بر کو سیکڑون ہی پانو مین — ماجرا اوسکا لکھہ بھیجون اگر تحریر مین

کیا ہوا ہی قتل کوئی نوجوان سبزہ رنگ — سبز جو ہر دیکھتا ہون یار کی شمشیر مین

خط نکیون ہو رشک گل اوس غیرت گلزار کا — شسقہ رنگینان ہین یار کی تحریر مین

گرمی مضمون سی خط آتش کا پرکالہ بنی — حال سوز ہجر لکھہ بھیجون اگر تحریر مین

طول جتنا ہوتا ہی صفت یار کی نامین — تنگی از خود آجاتی ہی میری تحریر مین

میری سر کو کاٹ کر کیا سر جھکاتی ہی شرم سے — ایسا سرکش ہی کہ خم کہتا نہین شمشیر مین

ہو کا خون بکتا ہان اب کہین موئہ بند ناہ — آج کل ہی تا بہ دستہ قبضہ شمشیر مین

یاس غم رنج و قلق سوز و الم آہ و فغان — انکی گنجایش ہی جا جا شق دلگیر مین

گھولدی عقدی اگر میری دل پر پیچ کے — آئی پر جائین لاکھون ناخن تدبیر مین

مہر اکر اوس حسین کی یاد مین نالہ کرے — ہو کہا مل کا عالم نالہ شبگیر مین

## وله

سوز غم سی ہو رہی ذیشب ہجر یار اتش کہین — جتنی ہین سب آدمی ہی بار سمندر آگ مین

آتش حسن کی ہی مین محفوظ کیونکر آگ مین
شعلہ رویونکا سمندر سان نہین کہر آگ مین

سوز باطن سی بچی کی جان کیونکر آتشین
ہوتی ہی علی دجلا ینکی مقر آگ مین

کون سکتا ہی میری طرح دم بہر آگ مین
عشق کی سوزش نہین ہی سمندر کمین آگ مین

دست رنگین مین نہین ظرف شراب آتشین
آگ ساغر مین بہری ہی اور ساغر آگ مین

شاید اطفا نار فرقت کا ہو سیل اشک سی
باکی جلتا رہون اپنی بیدر آگ مین

خواب مین اوس شعلہ رو کا وصل آیا ہی نظر
آج جہونکی کا غم حسرت مقر آگ مین

ہی شرار عشق نار گلخن و نار جحیم
فرق مجہسی پوچہی اس آگ مین اس آگ مین

حجر نا وا داسی دل جلونکو قبل کر
اب تر جاتی ہی کہتی ہین خوش خبر آگ مین

عشق کی دلسوزی ہو طاوسن تو کیا عجب
صنعتین کرتی ہین آتش بار آگر آگ مین

لی نیا مین ہو نا ہی ہوہین کا اتصال
کیون نہ لوٹی عاشق لف معنبر آگ مین

ربزینی سی نہین حاجت دوائی ہی ضرور
کام پانی کا کری کیا آب گوہر آگ مین

سی ہین غیر لطف گرمی بازار حسن
باکی لوگون مین لی شک گل تر آگ مین

لی آتش سی لف و خال کا شہرا ہوا
بو جی خوشبو تیا ہی بہر نا ہی جو عنبر آگ مین

نارِ غم میں تن کا ہے دودِ آتشیں میں کاہ — عمر اون کی ہوتی ہی برابر آگ میں

باغ میں نمرود کو گلزارِ خلیل اللہ ہے — آتش گلسی ہیں خاں نواگر آگ میں

کب کبھی ہوگی یہ تپ غم آبِ وصل یار سی — بحر میں لوٹونگا کب تک اسی مقدر آگ میں

اشک سوزِ غم سی ہوں آب آتش میں تو کیا — مچھلیاں پانی میں لیتی ہیں سمندر آگ میں

جسطرح سی ہیں سر اس آتش کے اوپر بن — یوں غمِ سی ہی بسر جسم لاغر آگ میں

کیوں نہیں پیا وہ سنگدل میری گداز و سوز پر — آدمی کیا موم ہوجاتی ہیں پتھر آگ میں

دل میں سوزِ عشق ہی دل سینۂ سوزاں میں ہی — آگ مجمر میں بھری ہی اور مجمر آگ میں

اور کیا ہو آتش غم کی مضامین کا اثر — پھینک دیتا ہی مری خط کو کبوتر آگ میں

آبشار اشک کا منبع ہی جسم سوختہ — اے طلسم عشق ہی پانی کی چادر آگ میں

آتشِ گل آتش حسن آتش عشق ایک سی — شعلہ کی صورت نا کرتا ہوں میں بسر آگ میں

جسم سی اٹھتی ہیں شعلی چشم سی جاری ہیں اشک — اندنوں دریا میں اکثر ہوں تو اکثر آگ میں

مرتبا جنا بر سی دنیا میں تاریخ ہو — ماہ آسایش میں ہی خورشید خاور آگ میں

ہیں کرتا گرم مضمون شعلۂ رخسار کے — نامہ کی بندش سی ہی یا ان کبوتر آگ میں

دامنِ دشت جنوں کا بھی دھوکا ہو جائے — جوشِ وحشت میں اگر دامنِ دلبر دیکھوں

کروں نظارۂ گلزارِ جہاں خاطر خواہ — آرزو ہے کہ سراپائے دلبر دیکھوں

دامن کوہ سے تا دامنِ صحرا دیکھا — اے نوائے وحشتِ دل دامنِ دلبر دیکھوں

کروں سجدے کہ حیا آنکھوں ہوں منت کشِ طوق — جو جبین و ذقن و گردنِ دلبر دیکھوں

برق کا ابرِ سیہ میں نظر آئے جلوہ — شبِ تیرہ جو زرہ دامنِ دلبر دیکھوں

عشق ہو جو مرے پا بستہ ہوں تا صبح ہو — دشمن اوسکا ہوں جسے دشمنِ دلبر دیکھوں

دیکھو گردش سے یہ اب پھر مجھے مطلب ہے — تا کبھی تختِ رخِ روشنِ دلبر دیکھوں

ولہ

خار تاکی گلِ خنداں وطن میں جا میں — غیر و تنہی قاید و یارانِ وطن میں جا میں

دشت پیمائی غربت سے یہی مطلب ہے — کوچہ ہائے چمنستانِ وطن میں جا میں

ملکِ تفرقہ پرداز کی گر اوس میں جائے — تو وطن سے اسے خواہانِ وطن میں جا میں

رحم فرمائے جو ہم پر جس آرائے جہان — ایسے ذرہ ہائے گلستانِ وطن میں جا میں

پھول ہوں بر گلشنِ غربت ہے بسیں ان سے صبح — جو بھی خارِ مغیلانِ وطن میں جا میں

ایسی غربتمین ملی ہین کلِ حسرت ہمکو	تا کہین خارِ مغیلانِ وطن ملجا مین
اتنہ فردوس سی آرام زیادہ پاورن	مجکو میری اگر ایوانِ وطن ملجا مین
نامی غربتمین لکہی کون کری نامہ بری	ٹہین بکتی ہوی مرغانِ وطن ملجا مین
واعظو مدحتِ جنت نکرو غربتمین	ارسی بہتر مجہی جاِ ایوانِ وطن ملجا مین
فکرِ بالش کی ہی غربتمین برای آرام	پہوڑی مجکو پرِ مرغانِ وطن ملجا مین
ایخدا بہر گل و شمع و مہ و مہر و نجوم	مجسی میری وہ حسینانِ وطن ملجا مین
ایک ہو نامہ بر اک حال کہی اگ غم سی	کاش وہین بہی مرغانِ چمن ملجا مین
ایسی وسعت ہو کہ ہو وسعت بنا محجوب	جو فضائی دل و میدانِ وطن ملجا مین
دشمن آرام کی غربت ہی فلک دشمن وصل	جسطرح مجسی ہم ای جانِ وطن ملجا مین
مجکو دکہی تو ہر اک باغ کہی آی بہار	آرزو ہای گلستانِ وطن ملجا مین
ہتا مین جانِ وطن اب جسم وطن بیجان ہی	ایخدا جلد تن و جانِ وطن ملجا مین
داغ جتنی ہین غریب الوطنی کی تجہا مین	مہر سی وہ مہ تابانِ وطن ملجا مین

ولہ

آہ ای غربت وطن سی دور ہون ہمصفیرون سی چمن سی دور ہون

قرب زندان کیا دہن سی دور ہون کیسی موتی مین عدن سی دور ہون

ای فلک کی انجمن سی دور ہون مرغ گلشن ہون چمن سی دور ہون

جیتی جی نزدیک غربت ہی مجہی کیا کرون اپنی وطن سی دور ہون

خار ہون نزدیک گلہای عنبران حیف مین بلبل چمن سی دور ہون

بزم جانان ہی گلستان سمن خار ہون جو انجمن سی دور ہون

دولت قرب عقیق لب تو ہی کیا غرض ہی کو یمن سی دور ہون

سنگ نشان ہی خیال لکہنو غم نہین ملک ختن سی دور ہون

گل تر کہا ہی مین بی ابتہا جیسی اپنی گلبدن سی دور ہون

کوہ غم پر فاتحہ پڑہتا ہون روز گو مزار کوہکن سی دور ہون

آنکہین دریا دل نواح کانپور گرچہ گنگ و جمن سی دور ہون

ابتو پاس آنی لگا وہ نوجوان اوج مین چرخ کہن سی دور ہون

مرگ غربت نی بنایا پاس تنگ منت غسل و کفن سی دور ہون

بلسی ہون نزدیکتر ظاہر بین کو — دو لمحہ شاہ زمن سی دور رہون

مہر و مہ مین و ز شب جس بزم مین — مہر مین اوس انجمن سی دور رہون

ولہ

کانپور سی کہین بلائی وطن — جان لی میری یا چلائی وطن

کہتکو ہی نہین سوائی وطن — کون مجسا ہی مبتلائی وطن

خضر والیاس و بخت سی لی یاس — اب خدا ہی وطن دکہائی وطن

منہ سی غربت مین ہی نکلتا ہی — لکہنؤ لکہنؤ بجائے وطن

رنج غربت کہون نظر آئین — بہولی بہتکی جو آشنائی وطن

ڈوبی دریا مین کشت غربت اگر — کہون دلی مین جرائی وطن

اوڑ گیا مرغ روح غربت مین — نہ گئی دل سی پر ہوائی وطن

نام غربت جو ایکبار لیا — کہا سو بار ہائی ہائی وطن

مر رہا ہون غربت مین — یاد آتی ہین خوش ادائی وطن

رکیا وطن دیکھا — یاد ہی خضر رہنمائی وطن

جاگتی مین نظر نہین آتا — خواب مین کاش منہ دکہاے وطن

جذب غربت کشش زلیخا کی — مثلِ یوسف مین مبتلاے وطن

ہو سویدای دل کہ مردم چشم — مہر یہ سب ہین داغہاے وطن

ولہ

مو می سرسی قاقم و سنجاب سی نسبت نہین — اس تنِ پر داغ سی کمخاب کون نسبت نہین

میرے لیلی ہی بی آب کون نسبت نہین — اضطراب روح سی سیماب کون نسبت نہین

نور کا دریا مکدر ہی شکم کی سامنی — اوس پری کی ناف سی گرداب کون نسبت نہین

داغ چیچک سی تشابہ دیجئی انجم کو کیا — چہرہ انور سی جب مہتاب کون نسبت نہین

اشک کا اکہ ایک قطرہ منبعِ صد بحر ہی — چشمہ ہر چشم سی تالاب کون نسبت نہین

یار کی چاہِ ذقن سی اس و سو نکات فسے — چاہ کون نسبت نہین دولاب کون نسبت نہین

محو شوق ایسا ہون لکھجا یا ہون خط مین کچھ کا کچھ — نامی مین آداب سی القاب کون نسبت نہین

خواب مین دیکھا جسی ہمنی وہ آیا خود بخود — ای زلیخا اس سی تعبیر خواب کون نسبت نہین

میری ناسور دل مین ہر دیدہ پر آب سے — نہر کو نسبت نہین تالاب کون نسبت نہین

ای بت تو خیر کیا ہی ہم ایسی ہین بت پرست — پرشاد لیکی آئی ہی جگنا تہہ ہاتہہ مین

خون ہا بر کیون نہون کہ مشاطہ کون نے — مہندی لگائی لیکی تری ہاتہہ ہاتہہ مین

نبضین ہی چہٹین کی اگر ای صنم طبیب — لیگا خدا نکردہ ترا ہاتہہ ہاتہہ مین

داغونسی تنگ زر دسی ہین شاخ زعفران — ہنستی ہین لوگ کہ لیکی میری ہاتہہ ہاتہہ مین

ای غنچہ لب ان لئی گل کہا رہا ہون مین — لی شاخ گل سمجہکی وہ گل ہاتہہ ہاتہہ مین

دست تطاول فلک اب عرض کیا کرون — شفقت سی لیکدن لیا ہاتہہ ہاتہہ مین

وہ شعر اوسی لکہون نو کری ہاتہون کو قلم — جسمین ردیف قافیہ ہون ہاتہہ ہاتہہ مین

کہوڑی کہا یا چاہتی اوس شہسوار کو — شاید بہاگی اسطی دی ہاتہہ ہاتہہ مین

ہی شوق کا یہ حال کہ مانند صوفیان — کرتا ہون جد لیکی ترا ہاتہہ ہاتہہ مین

نوبت جنون سی پہنچی کی ٹہکرون کی بہان — لیگی جو چوڑیان لی تری ہاتہہ ہاتہہ مین

پہر ہاتہیونکی زور سی چہٹنا محال ہی — ایشوخ آئی پاتی ترا ہاتہہ ہاتہہ مین

یا آئی لکہی مصافحۂ یار کی شبیہ — یون ٹوٹن ہین کی باہم ہاتہہ ہاتہہ مین

نشتر حسد کی جان کی گدسی گذر گئی — فصاد نی لیا جو ترا ہاتہہ ہاتہہ مین

## وله

یونہین ہین ہی ہاتہہ تری ساتہہ ہاتہہ مین　　رکہتی ہین پہول لینی کو ہم ہاتہہ ہاتہہ مین

رکہتا ہی تیر پنجہ میری ساتہہ ہاتہہ مین　　منظور ہی اوسی کہ نہ لون ہاتہہ ہاتہہ مین

دستانہ تم یہ پہنو میری ساتہہ ہاتہہ مین　　رکہنا ہی بی تکلف اگر ہاتہہ ہاتہہ مین

حیران تیغ پہول رہی ہین دم کستی　　رکہتا ہون جام آنہی کی ساتہہ ہاتہہ مین

اب تیری پاؤن چہو نہین سکتی ہین ہاتہہ بہی　　یاد آن ہی کہ رکہتی تہی ہم ہاتہہ ہاتہہ مین

شکوہ کیا تہا ہون دل سوزان حجرہ راہ بہر　　مشعل لئی ہوی ہون سی ہاتہہ نر سا ہاتہہ مین

ہاتہون کو چوم لی کف سایل مین دو نگہ　　گویا ترا خدا کی گیا ہاتہہ ہاتہہ مین

ہتیار کیون لگانا ہی عاشق ہین کسلئی　　ہم لیکی کیا چلین تری ساتہہ ہاتہہ ہاتہہ مین

صانع کی ہاتہہ نی یہ بنایا ہی نیشِ خار　　کہیں سکہا کی آپ میرا ہاتہہ ہاتہہ مین

معجہ پاکمین مین پاس اکت بہی قاتلو　　ہواکہ چہری پہی پنجی کی ساتہہ ہاتہہ مین

بیفاصلہ وصی رسولِ خدا وہ ہی　　بیعت کو جس نی پہلی لیا ہاتہہ ہاتہہ مین

مختار ہی کون خریدار جو پہری　　نقد حیات لیکی تری ساتہہ ہاتہہ مین

دیکھا چاہوں کیوں کف افسوس و ہر سی
یہ تحفہ جہاں ہی کہ ملا ہاتھ ہاتھ مین

ای روح غم نہ کہانیری گل کہاں ہی پر کبھی
گلدستہ لیے پہلون کا تری ساتھ ہاتھ مین

بیعت کو دست موسی عمران طلب کرون
جس وقت لینی پاؤن ترا ہاتھ ہاتھ مین

وہ رشک گل بھی کہتا ہی کہ گل شاید آج کل
چہلی تہی مین انکو بہتیونکی ساتھ ہاتھ مین

برسون ملا پڑا ہی پری ڈرو کی واسطی
ترسائی شوخ نی نہ لیا ہاتھ ہاتھ مین

تا کت ستہ سنان مژہ مجکو سب کہین
برچہی لئی ہوی ہون نی بیا ساتھ ہاتھ مین

پہرتا ہے یہ ہماری ہی دامن ہی لگا
محشر مین جو نہ دیجی کا ہاتھ ہاتھ مین

اک رشک یوسف اک بت ترسا کا محو ہون
انجیل و مصحف اب ہین ہما ساتھ ہاتھ مین

ملنا عبث نہین کف افسوس کو بکو
پہرلی ہین سا سا تہہ نہ ہی نا تہہ ہاتھ مین

دندان و لب کی وصف کی لایا ہون جو غزل
گویا ہین لعل موتیونکی ساتھ ہاتھ مین

اعلی بلند رتبہ ہی اسفل سی اوج مین
ہی فرق پشت پاسی کی ہاتھ ہاتھ مین

قابو عنان ابلق ایام پر تو کیا
کا ذرہ مین کی بہی ہی نہان تہہ ہاتھ مین

قاتل کی ہاتھ چہوٹی ہی آرزو محال
تلوار کا بلا سی رہی ہاتھ ہاتھ مین

جتنی ہین یار کی خط شوق ابھی جدائی کا جستہ
سب نامۂ عمل کی طرین ساتہہ ہاتہ مین

وہ دن گئی جو رکھتی تہی وہ فرط ناز سی
اک ہاتہ میری وشمن کا اک ہاتہ ہیہ مین

یکدست نہ دکی سی ابھی ہاتہ وہ ہاڈ نگار
لو کی جو دست غیر میری ساتہہ ہاتہ مین

وہ زار ہون کہ جانہ سکونگا سوی عدم
جب تک اجل نہ لیگی میرا ہاتہ ہاتہ مین

ساغر نہین تو شیشۂ ال الجلبین کی ہم
ہو کچھ نہ کچھ ضرور تری ساتہ ہاتہ مین

اے شیخ پاؤنگا تری بیعت سی راہ کب
اندہا نہین جو لیکی چلون تیرا ہاتہ مین

اے برہمن ہے دست سکندر سی کیا شگفت
کیا لیکیا جہان سی چکنا تہا ہاتہ مین

یہ وحشت بانکار خدا سی ہین وہ نگار
یہ فرق پانؤن نہین ہے ہاتہ ہاتہ مین

الطعل زاہدا تراجو توراہ بہر چلی
لی لو تن سی کبوتر دنگا ساتہہ ہاتہ مین

الہم مجکو چاہتی بیعت کی واسطے
دست خدا کا روز جزا ہاتہ ہاتہ مین

کرتا ہون مین بسر غم جانان مین راتدن
جیسی اسیر خانہ زندان مین راتدن

مین ان غم و مصیبت زدون مین راتدن
رہتی ہین آپ صحبت یاران مین راتدن

فرصت نہین ہی جیسی ابر بہار سان
یکسان ہین تن پی تو گریبان مین پڑا ہن

ہی تنگ کا قول شیشا مین تیغ و آب
یاد عدو زلف پریشان مین پڑا ہن

گردش کا شکوہ مجکو کبھی بخت خفتہ کا
ہی قصہ خواب خانہ جانان مین پڑا ہن

ہم اپنی گھر مین تشنۂ دیدار روز و شب
پی تی ہین شراب گلستان مین پڑا ہن

جنکو ہی تماشا ہی نکو آفتاب
یون مین ہماری کلبۂ احزان مین پڑا ہن

لیلی وشون کی عارض و گیسو کی عشق مین
ہون مثل قیس فکر بیابان مین پڑا ہن

ہی قیس پا برہنہ تو برسون سر کی بل
پہرتا رہا ہون دشت مغیلان مین پڑا ہن

عشق مژہ ہی یاد سواد و بیاض چشم
کیونکر نہ رہتی دشت مغیلان مین پڑا ہن

میری نظر مین یو سفید و سیاہ ہین
آتی نہین ہی ماہ ہجران مین پڑا ہن

تو سی یار چشم و رخ و زلف کیا چھٹے
دیکھا ہی اوسکو خانۂ زندان مین پڑا ہن

اہد کو حفظ مصحف عارض کا عشق ہی
بیجا نہین تلاوت قرآن مین پڑا ہن

شرح مد خط و رخسار کام کیا
مصروف ہین معانی قرآن مین پڑا ہن

ہم نہین ہین شب و روز ہجر مین
رہتی لگا فراق تن و جان مین پڑا ہن

تنویر مہر عارض جانان کی یاد سی | ہو ہو گئی ہی فصل زمستان مین رات دن
جس رات بیٹھی پاس ہمارا وہ رشک مہر | ہو جای مہر کلبہ احزان مین رات دن

ولہ

نیند آتی نہین جدائی مین | موت آتی کہین جدائی مین
جی بہلنی کو وصل کی ہمنی | داستانین کہین جدائی مین
زندگی ہی تو پہر ہی لذت وصل | موت اچھی نہین جدائی مین
رہتی ہین رات دن تصور سی | ہم وہین وہ یہین جدائی مین
طعن ناصح شکست دل غم وصل | سب جفائین سہین جدائی مین
متصل وقت خونفشانی چشم | ندیان دو بہین جدائی مین
یاد کاکل خیال زلف دراز | یہ بلائین رہین جدائی مین
میری آنکھین بسان حلقہ در | راہ تکتی رہین جدائی مین
باغ دنیا سی باغ جنت تک | نہ لگا جی کہین جدائی مین
وصل محبوب یا نوید وصال | دو دعائین رہین جدائی مین

ذکر اوس مہکی وصل کا ہو جہان  مہر رہتی ہو ہین جدائی مین

ولہ

کیا ہی ای بادہ خوار انکہون مین  نیستہ ہی باخمار آنکہون مین

کر یہ رنج ہجر مین ہوتین سرخ  ہی خزان سی بہار انکہون مین

ایک آینہ رو کی فرقت سی  صاف آیا غبار انکہون مین

مائل زلف و رخ ہین مردم چشم  رہتی لیل و نہار انکہون مین

دیکہتی ہین تری بہار کہتر  کیا سمائی بہار انکہون مین

مردم دیدہ کی طرح تہہرا  جلوہ چشم یار آنکہون مین

مردم چشم سی ترا جلوہ  ہوا ہمکنار انکہون مین

کام پر بال کا لگی کرنی  یاد مژگان یار انکہون مین

پہری رہتی ہین سوز باطن سی  اشک مثل شرار انکہون مین

دیکہ اوس کا عتاب یار اے دل  دلمین غصہ ہی پیار انکہون مین

توڑتا ہا صبر کی بدلی یہان  ہی ترا انتظار آنکہون مین

۲۰- دلمین آتاہی پتلیون کے عوض — رکھئے تصویر یار آنکھون مین

ہم وہ باہم ہین محو صحبت عشق ۔ ایک جلوہ ہی چار آنکھون مین

راتدن بی حجاب پہرتا ہے — وہ بت شرمسار آنکھون مین

۔ تو نی پایا ہی ای بت خودبین ۴ نور پروردگار آنکھون مین

باغ مین بلبلین نظر نہ لگائین — نر ہا کر ہزار آنکھون مین

بہری رہتی ہین جبر فرقت سی — اشک بی اختیار آنکھون مین

ہجر مین لطف باغ کیا دیکھون — دم ہی ای گلعذار آنکھون مین

کیون نہو جائین طفل اشک سبک — آتی ہین بار بار آنکھون مین

قلزم عشق کے شناور کو — ایک ہی وار پار آنکھون مین

غم فرقت سی بن گیا ای ابر — منبع آبشار آنکھون مین

۲— اور کیا حال انتظار دیکھون — رہتی ہی جان زار آنکھون مین

اکچشم تہی اوگی نرگس — تہی ہمارا مزار آنکھون مین

مہری فرط رنج فرقت سی — دلمین دو انتظار آنکھون مین

تیرہ روزی مین سیماب شب فرقت مین ٹہرے کیونکر دل بیتاب شب فرقت مین

کسطرح آئے مجھے خواب شب فرقت مین جان آنکھون مین ہی بیتاب شب فرقت مین

درونکی زلف کی پشاکی دلو آتا ہی یاد جلوہ گر رنگ شب تاب شب فرقت مین

ہم جدا روتی ہین ہر شمع جدا روتی ہے کیا ہنسی ہوگئی نایاب شب فرقت مین

اوسکو یاد خط و گیسو غم ابرو ہی یار ہی عبث نالہ سحر خاب شب فرقت مین

زخم کہ سینہ ہی مین یاد کئی ایسا کے دل ہی مینا ہی می ناب شب فرقت مین

یاد قد لعل ہی خورشید قیامت ہر داغ روز فرقت کی ہین اسباب شب فرقت مین

نہین آتا ہی تصور ہی رخ روشن کا روشنی ایسی ہی نایاب شب فرقت مین

تھے یہ نشے مثل نکیر و منکر بن گئی ہین میری احباب شب فرقت مین

یاس غم رنج الم درد مصیبت ایذا سات یہ ہین میری احباب شب فرقت مین

ماہ سیما کسی جا پہ ہین تاریکی شب کیا کرون گا دل بیتاب شب فرقت مین

ملک الموت کی صورت نہ دہی ہے یہ شب صورت عالم اسباب شب فرقت مین

مجھ مین او شوخ میں ہی اشک کا دریا حایل
مین بہی ہون صبح رخ خاب تب فرقت میں

ہون ہان کمر یار کا عاشق ای مہر
اس سی معدوم ہوا خواب تب فرقت میں

ولہ

خلد کی کہر سی جدا ہوتا ہون
بزم دلبر سی جدا ہوتا ہون

ہجر مین او قبضہ جان کہتا ہی
دل مضطر سی جدا ہوتا ہون

اپنی چہوڑی کی شب تار فراق
ماہ انور سی جدا ہوتا ہون

ابر سی کہتا ہی رو مال سنبہل
دیدۂ تر سی جدا ہوتا ہون

دونون بازو ہوی کدر کی بازو
لب تری ور سی جدا ہوتا ہون

ہجر مین دل ہی چلا طاقت بہی
می و ساغر سی جدا ہوتا ہون

دن بہو خشک ہوا ای بلبل
اک گل تر سی جدا ہوتا ہون

نہیم رنگ سفید ای لسین
اک سمنبر سی جدا ہوتا ہون

کیا بزم سی اوٹہوایا ہی
شہر سی کہر سی جدا ہوتا ہون

جلی دل فتنہ بن سرو و شمشاد
اوس صنوبر سی جدا ہوتا ہون

سخن یار یہ کہتا نکلا — لعل و گوہر سی جدا ہوتا ہون

کیون نہ دیوانہ ہون مین ای محبوب — اک فسونگر سی جدا ہوتا ہون

مین تیری کوچہ سی کہتا نکلا — مخزن زر سی جدا ہوتا ہون

مجکو وتی مین ہی دل و تاب و توان — ملک گوہر سی جدا ہوتا ہون

ای اجل مجہ سی مرنا چاہا — لک تیری در سی جدا ہوتا ہون

مری مین دل سی سوا ہی غم عشق — خضر رہبر سی جدا ہوتا ہون

ستی فساد اوٹھتی ہین وقت رخصت — فتنہ و شر سی جدا ہوتا ہون

اوٹہتا سی سر نہین رنج و غم تن — اوسکی خنجر سی جدا ہوتا ہون

ہولا سیماب ال وس شی چہپا — کیمیا گر سے جدا ہوتا ہون

لحد غم مین ہون پڑی رقاص — ایک ٹہوکر سی جدا ہوتا ہون

ہی غم فرقت بحر خوب — نہر کوثر سی جدا ہوتا ہون

خانہ خلد بہی اب دوزخ ہی — حور پیکر سے جدا ہونا

مہر صبح قیامت آئی — ماہ پیکر سی جدا ہوتا

ساری بنگلونسی ہی آبادی بسن بازار مین
مثل جنس اپنی جگہہ ہی ہر نفس بازار مین

گہرسی جب عزت یوسف چلا بازار کو
سیکڑون عاشق بہی آئی تپش بس بازار مین

ہر زرہ گرد و نگہ نہین ہی لت عزت مین فرق
ای تا بازار یکو کیونکر میتین بس بازار مین

ای زلیخا شہری یوسف کا مجکو ہی سمجہہ
لیکی آیا ہون مین ایک تار نفس بازار مین

تیری جنس حسن سی ہم مانگتی ہین او عشق
اس سوا کوئی نہین فریاد رس بازار مین

کاروان غم کا رہبر نت ہو جیب نکا کہین
بند کب ہوتی ہی آواز جرس بازار مین

ای زلیخا سیر کی تک یوسف کی نوکر
ایسی جنس آئی نہین سنو برس بازار مین

جیسی چلی ہا تجکو ای ظالم کہین کے ہم نہین
پھر مین ناصح دشمن جان ہی عسس بازار مین

محو جنس حسن یوسف مین نہین ہی ہا اعیان
باغنی لا کر نہ رکہہ میر اقفس بازار مین

دست کیا خاک ڈہونڈ لطف سنگ کودون کا مین
ایجنون حسرت کی نکلی کی ہوس بازار مین

تو وہ یوسف ہی کہ سودائی تماہ ہی ترا
دیس نکراتی ہین گہین تو دس بازار مین

شہری ہون اک بت بیاری شک کا ہم
جز کلبس بازار کیا نکلی ہوس بازار مین

تھا جو اوس ترسا کا ہمسایا گلشن بازار مین
ہمنی کرہ ہی کو نوایا گلشن بازار مین

ارخدا تیری سامین کیا آیا گلشن بازار مین
جذبے نی عشق کا لایا گلشن بازار مین

ہمنی جب کی سیر حسن ترسازادکان
لطف لندن کا نظر آیا گلشن بازار مین

ہمکو ہی کافر ترسا سی ایسی اخرجی بن ہوے
ہمنی کچہ کو یا پایا گلشن بازار مین

بیتہنا ہی باریکا اسکول سی اوڈہ بہ کیا
اوس بت ترسا نی ترسایا گلشن بازار مین

جنس حسن کی مجہی بیجا خریداری نہین
اک فرنگن کا ہوا سایا گلشن بازار مین

دیکہی مین نقد دل دیوانہ تک لیدین تجہی
بکنی آئی جو کوئی سایا گلشن بازار مین

مین جی مدارا اوس بت ترسا کا ہون ازابد
یاد رہی جو نہ تیرا پایا گلشن بازار مین

پہلو اوس نی حضرت عیسی ہمین بیلو مین اجلید
وصل جب ترسا کا ٹہرایا گلشن بازار مین

## ولہ

کنک والکن نہین خاموش حرمون غرتمیں
کس نی فسانہ عزیزی کا کہو کے غرتمین

قیس نکلا تہا وطن سی پی تدبیر جنون
مین کہان جاؤن جس سو جائی جنون غرتمین

منت بیوطنی ہی کہ زہ گور ملے
ہو کیا خضر فنا راہ نمون غرتمین

ای وطن دیکھتی ہین ہم نہین ہمو لونکی بہار
جیب و داماں جو ہین آلودہ خون غربت مین

کبھی ہی کوہ نوردی کبھی صحرا گردی
ہمسفر کوہکن و قیس کا ہون غربت مین

جام خالی بھی کہان ہاتھ آئی ای گردش
عکس سی شیشۂ دل ازکو دون غربت مین

مین تو ہون تشنۂ دیدار گل باغ وطن
خار صحرا ہین ہی تشنۂ خون غربت مین

خلق سی ہی یہ تنفر کہ جو سوؤن بالفرض
خواب مین اہل وطن سی ملون غربت مین

درد دل کس سی کہون گا یہی غم رہتا ہے
نہو درد دل بیتاب فزون غربت مین

غیرت ایسی ہی کہ دن جان اگر جاتا ہو
رنج غربت کا بھی احسان لون غربت مین

آندھیان دھوان رہبر سیہ و سفید
رنگ لائی جو مرا شور جنون غربت مین

دست پاؤ سر دوش تن گردن کیسے
بار خاطر ہی دل زار و زبون غربت مین

کس سی سر پھوڑون کیا ٹھہکی ذرا کہین
صحن و سقف و در و دیوار و ستون غربت مین

بیحساب آتی ہین تحریر مین سامان سیاہ
اپنی یہ قطع منازل جو گنون غربت مین

شام تک صبح سی کیون حجرے پہرا یا کرے
مہر اک ماہ کا سرگشتہ ہون غربت مین

وہ بت ساجو آیا ہی گلشن بازار میں — مصر کی بازار کا عالم ہی اس بازار میں

جیوں پہری ہی وو گیسو میں گلشن بازار میں — یہ مزا کس شہر میں لطف کس بازار میں

بوی مشک و عنبر آئی ہی گلشن بازار میں — آئی ہی فردوس کی شاید گل اس بازار میں

ہی ہی گرد سیور میں اثر اکسیر کا — بن گیا ظرف طلا ہر ظرف اس بازار میں

دیکھی جس جنس کو عالم ہی جنس حسن کا — جو ہی نیر ہی نور سی ہی مفلس بازار میں

ایسی جنس عشق ہی بقدر اپنی جیوں کہیں — جس طرح اسباب آئے مندرس بازار میں

شوق جنس حسن سی شاید اذولی ہی زمین — ہوں نکہ ہم وزن قیس ہی وحشت اس بازار میں

امی تب ساہجوم عاشقاں سی ہو گیا — اے ولی بازار کا عالم گلشن بازار میں

آدمی کیا ہیں جو بے دیدار خریداری کری — آئی زلیخا بہر یوسف جا بجی جس بازار میں

جنس عالی خوب جوہر دیکھ جاتی ہی اے عزیز — جب زلیخا سی تہا یوسف ملتمس بازار میں

لی شفقت ہاتھ جو آئی وو جھکو ہی مباح — مے ہی گہر میں پاک پانی ہی جاں بازار میں

گرم نظارہ جو جھکر شام سی لی ہی مہر — تھا وہ ترسائی فر سیکر گلشن بازار میں

ای عشق ضعف سی وہ ارادی ہی یہ نہین
شور جنون نہین وفاو نہین ولولی نہین

اقرار کچھ کری وہ توقع مجھی نہین
ہان کی مقام پر جو تشکر کہی نہین

ذری ہین آفتاب تک ایماہ بغیر ار
کیا کہی ہی بند اعشق کسی سی کہی نہین

ٹہرہو کہ میکدہ بت ساقی کی ہجر مین
صحبت کہان مجھی در و دیوار سی نہین

ہر زخم تن بیان ہی ہین یا ربی دہن
ہم شعر شین بجانی ہین وہ بولتی نہین

زلف و جفا و ناز و ادا سی موی ہین ہم
شکر اجل کہ منت احسان ہی یہ نہین

ہی اپنی مشت خاک ہوا جواہ آپ کی
برباد خاکسار کو یون کیجئی نہین

شبکو نجوم ماہ ہین تو دنکو آفتاب
کسوقت ہم فروغ ترا دیکھتی نہین

جلتا ہون یار رخ سی ہوی صبح روز ہجر
ای آفتاب اور مجھی داغ دی نہین

رہتا ہی اپنا یار شب و روز جلوہ گر
ہم مہر محو مشتری ماہ کی نہین

ولہ

ساقی وہ نہین ہی محفل مین
جان ہی نہین ہی محفل مین

کیا کرون یار و مطرب و ساقی
جلوہ ہی نہین ہی محفل مین

بہا قیونکو ڈہونڈہی ہین ہم — آہ وہ شی ہنسین ہی محفل مین
میرا سینہ ہی یا کلام میرا — یہ ہدف و نی نہین ہی محفل مین
دل کہم کہتے کانہ پوچہہ پیتا — کہون نا کی نہین ہی محفل مین
میرا مطرب اوٹہا جو ای ہمدم — آج وہ لی نہین ہی محفل مین
مہر منخوار ہی وہ لب میگون — حاجتِ می نہین ہی محفل مین

**وله**

قصر فردوس ہین مکانِ وطن — حور وغلمان ہین ساکنانِ وطن
کیون نہ ہو تیری ہجر مین بلی رحسن — ہی وطن جسم مین ہو جانِ وطن
یہ وطن مین اوٹہائی مینی رنج — دشت پر ہو گیا گمان وطن
دوستونکو میری جدائی مین — خار لگتی ہین بوستانِ وطن
اور کیا کیا کریگی گردش چرخ — چہٹ گیا مجسی آستانِ وطن
ایک ادنی نشانِ رنج یہ ہی — نظر آتا نہین نشان وطن
دلسی کیا دور ہو تمہاری یاد — چاہئی پاسِ دوستانِ وطن

نہ جدا ہو وطن سی دشمن ہے ... ہون عدو لعمتہ دہان وطن

ہی مجھی سی وطن کی آبادی ... کیا سو بار امتحان وطن

مین نہ ہون تو خموش کیون رہیے ... کہ وطن منہ ہی مین زبان وطن

دیکھین کس جا نہ مین پونہچتی ہین ... مہر جویا مین مہربان وطن

ولہ

جھول ای ماہ لقا ساون مین ... جھولنی کا ہی مزا ساون مین

دیکھکر جھولی کی طیاری کو ... وجد کرتی ہی ہوا ساون مین

ہی زمانی کو خوشی ساونکی ... برق ہنستی ہی بجا ساون مین

جھولی کو تخت سلیمان کہیی ... بندہ گئی اسکی ہوا ساون مین

ترا جھولا فلک جور نہ ہی ... تو ہی اعجاز نما ساون مین

پینگ جھولی کی ہین یون اچکی تر ... جسطرح موج ہوا ساون مین

یہ مغنی نہین گاتی ہین ملار ... مرغ ہین نغمہ سرا ساون مین

چھہ لی ابر دہوا سی کچھ ... ایسی جھولی کا مزا ساون مین

ہین مع اخواہ تیری جہولنی کے | ساکن ارض و سما سانون مین
بہر اسب جمع ہی کی لطیاری سی | لطف ہی حد سی سوا سانون نہین

## ولہ

اگر بہاٹی جو جام شراب دریا مین | سبہونکو آئی نظر آفتاب دریا مین
نہانی کو جو وہ مست شراب آجاتی ہے | حباب لاتی ہین جام شراب دریا مین
مقام بحر کرم مین نہین تکلف کا | نہین کسی سی کسیکو حجاب دریا مین
نہانی کو وہ گل تر کسی دن آتا تہا | بجای آب بہرا ہی گلاب دریا مین
نظر پڑی جو ترا عکس گوہر دندان | تو پانی پانی ہوا در خوش آب دریا مین
ورم شناوری لفظونکا موج لیتی ہی کلام | حسینی دیکہا ہی اب تک سحاب دریا مین
امید بحر جہان مین عبث ہی اے غافل | سوال کا نہین ملتا جواب دریا مین
وہ بحر حسن لگا تیرنی جو ہیبت سے | عجب طرح کا پڑا اضطراب دریا مین
جو سطح آب نگین ہی حروف موج مین | لکہا ہوا ہی تمہارا خطاب دریا مین
نہ کیون مٹائی سر سی فقیر تنکو سیل سرشک | عمارتین ہوئین اکثر خراب دریا مین

دکھاؤن پھر مین اب زور بحر طبع روان
ردیف و قافیہ باندھون حباب دریا مین

**ولہ**

جو ہو وہ طالب جام شراب دریا مین
بنین پیالہ و مینا حباب دریا مین

جہان نہین ہی تر آنکھونکی دیکھنی والی
چمن مین ہین گل نرگس حباب دریا مین

نہین ہین موج جبین گویا ہین مصرع موزون
حباب ہین نقط انتخاب دریا مین

وہ شمع حسن نہائی تو اوسکی جلوسی
حباب شیشہ بنی ہر حباب دریا مین

وہ بحر حسن جو چھپکی نکال لایا ہی
تو آئی سمجھہ مین حباب دریا مین

ہمانکی لئی جس شب یہ جبین اوترا
نجوم بنگئی ساری حباب دریا مین

جو سطح آب ہی آئنہ موج جبین مین جوہر
ہین چھالی آنکھی کی یہ حباب دریا مین

ہی منتظر کوئی اوس بحر حسن کا شاید
کٹوری آنکھہ کی ہی ہر حباب دریا مین

بچھی ہی فرش کی کیا سطح آب پر جاجت
بچھائی ہنی ہین تکئین حباب دریا مین

مفر اسمین ہو عرنی کو کوئی بادل
پر آئی ہین نہ سمجھہ حباب دریا مین

کسی غریق کی خاطر بنی کی جا در گل
عبث نہین ہین یہ موج و حباب دریا مین

تمام رات رہا آنکھوں مین ترے تجرا — کہ تہی نجوم فلک پر حباب دریا مین

وہ غرق بحر غم عشق ہون کہ میری لئی — تمام پہوٹ کی روئی حباب دریا مین

ہی سطح صفحۂ مصحف سطور موج مین — نشان آیہ ہین گویا حباب دریا مین

وہ سوز عشق ہی مجہہ مین کہ بہا پاتہا — پہپہولی ہین یہ نہ سمجہو حباب دریا مین

حباب چرخ سی بہی ہین زیادہ پایندہ — ہماری انکہونکی آگی حباب دریا مین

ہماری انکہین لگی ہین ترے سی نہانی پر — نہین یہ ای یم خوبی حباب دریا مین

وہ بحر حسن نہانیکو جب اوتاری لباس — کلاہ فخر اوچہالین حباب دریا مین

لگا کی عینک اودسی یکتا ہی آب اردن — عبث نہین ہی وجود حباب دریا مین

وہ بحر حسن اگر وقفۂ تماشا دیکہی — بنی کمر کی کہڑی ہر حباب دریا مین

ہی سطح آب نمونہ وفور صنعت کا — یہ نگ جڑی ہین نہ سمجہو حباب دریا مین

یہ سیل اشک تلاطم مین ہی کہ بی ار غرق — سپر امکان ہی جیسی حباب دریا مین

ہی سطح آب اگر خوانچۂ تو ستاین موج — خطائیان ہین نہ سمجہو حباب دریا مین

اگر نہائی وہ قاتل تو تیغ موج بنی — سپر کا پہول بنی ہر حباب دریا مین

تمہاری عکس شکم سی بنا ہی سطح آب　　بھنور وہ ناف ہی پستان حباب دریا
میری خیال مین بہتی یہ خوب آئی ہے　　ق نہاتا ہی جو وہ مست شراب دریا مین
بچشم غور اگر دیکھیی حباب نہین　　یہ مچھلیونکی ہین گور کباب دریا مین
بقائی عمر ہی پانی کا بلبلا ای مہر　　کسی ہی رنج فنائی حباب دریا مین

ولہ

دلمین ہی اک دوست کا عشق اندنون　　دشمن جان ہو گیا عشق اندنون
خبط ہی سودا ہی یا عشق اندنون　　ہو گیا ہی دلکو کیا عشق اندنون
اب محبت ہی سی بیڑا پار ہے　　بنگیا ہی ناخدا عشق اندنون
کردیا کونین سی بی احتیاج　　ہو گیا حاجت روا عشق اندنون
قیس مین فرہاد صحرا شہر کوہ　　شہرہ ور ہی جابجا عشق اندنون
ہی پریشانی سی صحبت رات دن　　رخ کا ہی یا زلف کا عشق اندنون
ادرجو بھی کو نہین خلوت مین ب　　مین ہون دل ہی یا ترا عشق اندنون
م چھڑکتا ہی نمک دل ہی کباب　　مجکو دیتا ہی مزا عشق اندنون

نام تیرا ہو گیا ورد زبان
شغل ہر ایک ہے مرا عشق اندرون

ہی ملانی رنگ و بو تی لب و رخ
باغ کا ہے ہی صبا عشق اندرون

دیکھی انجام کیا ہو گیا نہ ہو
ہو گیا لی اپنا عشق اندرون

عشق حیدر سی ہین لاکہون عقدی حل
ہو گیا مشکل کشا عشق اندرون

صبح سی رکہتا ہی سرگردان مجہی
مہر رشک مہر کا عشق اندرون

ولہ

کس خبر سی مین اسکی سوا غم غلط کرون
آئی کبہی جو نامہ ترا غم غلط کرون

مکتوب یار لاؤ تو کچہہ ہو کشود کار
آئی قاصد نسیم و صبا غم غلط کرون

خط لکہتی ہو مصحف عارض کہانی ہو
کس طرح سی مین لی سر پا غم غلط کرون

ہی پاس خط مین کاتب تقدیر کا کلہ
یون ہی نصیب مین تہ لکہا غم غلط کرون

مکتوب مین ہی نصف ملاقات کا مزا
نامہ کبہی پڑہون تو ذرا غم غلط کرون

پوچہون صحیح ادسی سبب خط نہ لکہنی کا
آئی جو نامہ بر تو ذرا غم غلط کرون

لایا جواب خط جو کبوتر تو ہوش اوڑی
پاؤن اگر حواس بجا غم غلط کرون

لکھتا نہیں صحیح خبر اپنی آنی کی — خط یکقلم غلط ہو تو کیا غم غلط کرون

خط مین وہ حال حسن رخ و زلف کا لکھی — اس حیلی سی مین صبح و مسا غم غلط کرون

وہ بت لکھی جو میری خط شوق کا جواب — ای مہر کوئی دم بخدا غم غلط کرون

ولہ

مین کہان اور کہان فکر سخن ای ورزن — بار خاطر ہی یہان فکر سخن ای ورزن

نہ مصاریع لبون تک نہ مضامین دلمین — نہ عیان ہی نہ نہان فکر سخن ای ورزن

عیش سی اوسکو مجھی رنج سی فرصت ہی محال — نہ یہان ہی نہ وہان فکر سخن ای ورزن

ایک مضمون نکلتا نہیں دل سی باہر — بھولی ہی آہ وہان فکر سخن ای ورزن

کیا مسرت ہو کہ رہتی ہی برابر مجکو — فکر جان فکر جہان فکر سخن ای ورزن

سخن و شہ کی یاد آتی ہین بہتو ہمین — مجکو ای مہر کہان فکر سخن ای ورزن

ولہ

بیوفا کس سی وفا کرتی ہین — نقد دل لیکی دغا کرتی ہین

جان ایمان لیا کرتی ہین — کب یہ بت خوف خدا کرتی ہین

نہیں جاتا تری ہونٹھوں کا خیال | خواب مین بوسی لیا کرتی ہین
کیا ہنسی ہی کہ رولا کر ہمکو | آپ غیرون سی ہنسا کرتی ہین
جو جدا کرتی ہین تمکو ہم سی | جان کو تن سی جدا کرتی ہین
مہرا وس لب و جبین کی حق مین | ہم دعا صبح و مسا کرتی ہین

ولہ

بادشاہی کی کسی کلام سی کچہ کام نہین | جم سی کچہ کام نہین جام سی کچہ کام نہین
رہتی ہی یاد خدا الفت محبوب خدا | بت سی کچہ کام نہین رام سی کچہ کام نہین
خون دل بادہ ہی دل غیرت جام جمشید | می سی کچہ کام نہین جام سی کچہ کام نہین
غم فرقت مین کسی ہی خبر پست و بلند | گہر سی کچہ کام نہین بام سی کچہ کام نہین
زلف کی دام کا اور دنکو دیا کیجئی دم | دم سی کچہ کام نہین دام سی کچہ کام نہین

ولہ

ناطقی مین ہند و ضعف دی کی آشنا کی بن | رگئی جہالی زبان تعلۂ ادراک مین
برگ گل ہین صاف تیری ذونہ یہ تہ بلبل العیب | طور ہی شاخ گل تر کا تری مسواک مین

بی حقیقت اوسکو پایا حسن فطرت ہو بہت — جز بساط خاک کیا ہی خیمۂ افلاک مین

تو عجب سونیکا پتلا ہی کہ بدلی میل کے — تولون لگ رہتا ہی سعی ناکیہ دلاک مین

اوسکی کیفیت باغ جہان ای مینکسو — بدلی خوشبکی پہلین سبحی کی دانتاک مین

عطر کی کیا تجکو حاجت ہی کہ اوگل خود بخود — ہی برنگ گل خوشبو تری لو پاک مین

تون ہی ازاد ای صیاد تیری دام سی — مرغ سدرہ بہی لٹکتا ہی ترے فتراک مین

برکھای کلین لو بی کل ہو پنہان جسطرح — جسم زار اپنا ہی یون پیرہن صد چاک مین

خاکساری ہمرنگی بی طمع ہرگز نہین — سبز ہونیکی لئی ملتا ہی دانا خاک مین

پنجۂ خورشید کیا دست حنائی کی حضور — آگ لگ اوٹہی ہی یہہ مشت خس و خاشاک مین

تیری سرگردانو پہنچی کہا کرتی ہین لوک — ہین بگولی ہر طرف صحرای وحشتناک مین

جیسی آندہی مین اوڑ جاتا ہو پرای تہسوار — یون ہمارا طایر دل ہی تری فتراک مین

صاف شاخ یاسمن کا مجکو دہوکا ہو گیا — حسن ان تو سنی یہ آیا یار کی مسواک مین

جسطرح دریا مین تیرا کرتی ہین مار سیاہ — زلفین یون پہرتی ہین تیری چشم نمناک مین

پہر رہا ہی اسطرح دیوان میرا شہر شہر — جسطرح جاتی ہین تہو ہا نامی ڈاک مین

## ولہ

کیا مساجد میں اداؤں کی غلط نالی ہیں
شعر زنجیر تری یاد دیوں لی ڈالی ہیں

زلزلے کعبہ و مسجد ہی میں کیا ڈالی ہیں
انہیں انکہوں نے بتو سکڑوں گہر گہالی ہیں

تیری دیوں میں یہی بولیں ہیں تری شاہ نشین
نہ تو گرجی نہ مساجد نہ حرم سالی ہیں

سر میں ہیں داغ جنوں ہی کیک بار کی قسم
ہر کف پا میں تری سر کی قسم چھالی ہیں

اوسکی منجانی میں سب سلعی خم گردوں میں
سنگ غلطاں نہیں ساقینکی یہ متوالی ہیں

تجھی کیونکر کہوں صنعت قلم قدرت ہے
جتنی اعضا تری ہیں سانچی میں سب ڈھالی ہیں

کیا چھپاوتی ہو سفاکی ابہی اے قاتل
بسمل ناز وہ ہوں زخم سر و تن آلی ہیں

کہتی ہیں تجھکو خدا گھر کو حریم کعبہ
اے صنم تیری خریدار خدا والی ہیں

تیری زنبور کی تصور لی ولایا مجھکو
تار شکونکی نہیں موتیونکی مالی ہیں

فرقت یار میں کرتا ہوں عجب باغ کی سیر
نخل آہونکی ہیں انسونکی تہالی ہیں

نازکی پر نہو مغرور کہ ہم لوگوں نے
سیکڑوں تجھ سی پریزاد بنا ڈالی ہیں

ہمنے کنڈا کی کلاتارہ کیا ہی احسان
انگلی دہبی تری تلوار کی دہولی ڈالی ہیں

تیری فرقت سی ہوا کوچۂ جانان سنسان — نہ وہ آہین نہ وہ فریاد نہ وہ نالی ہین

دیکھکر عارضون پر زلفونکو بیہد کہالا — دونون رخسار مین گنج پہ دو کالی ہین

سرو شمشاد تری مصرع قامت سی کہان — ایسی مصراع بہت ہمنی بہی کہہ ڈالی ہین

جاہلو شعر کی فن کیسل کیڈتی کی نہین — دوڑ کر جہنونی کی کوئی یہ پالی ہین

پہر سیر چمن لالہ کی فرصت کسکو — فرقت یار مین جینی کی یہان لالی ہین

## ولہ

برق کی طرح جہانسوز میری نالی ہین — رشک سیلاب میری آنسوؤنکی نالی ہین

ابھی پی کیسی ان عارضونپر ہالی ہین — اپنی نظرونمین تو دو چاند مین ہالی ہین

گردن یار مین کب موتیونکی مالی ہین — مزرع ہستی عشاق کو نہالی ہین

کیا گلون ہی کو ملی داغ برنگ لالہ — زیست کی بلبل گلزار کو بہی لالی ہین

مرگیا دیکھکی مین کاسی کی کیا حاجت — ای پریرو تری گیسو کی غضب کالی ہین

مونمین پروانہ میری فکر اوسی ہوتی ہے — اس لئی ہاتہہ مین اوس مست کی متوالی ہین

بہوین تلوارین ہین تو ہی تیر نگاہین ہین سبہ — مو مژگان جنہین کہتی ہین وہ سب بہالی ہین

بنجرن مین گل جنت کیطرح یہہ گل ہی — عمر گذری ہی میری زخم جگر آلی مین
بلبل و فاختہ یہ رو دین تری فرقتین — کہ لبالب گل و شمشاد کی سب تہالی مین
گھر میرا کیا تری فرقتین ہوا ہی ویران — خانہ چشم مین بہی چار طرف جالی مین
ہی ہماری تپ فرقت کی حرارت ایسی — کہ فلک پر یہ ستاری نہین بنجالی مین
راہ مقصود مین چلنی ستی موڑ نکا منہہ — مثل شمشیر میری پاؤن مین کو جہالی مین
اپنی عاشق کو ہی منظور رنجہی کٹوانا — زلف پیچان نہین یہ مار سیہ پالی مین
آتش رنگ حنا ایسی ہی بخوش رفتار — سب تری نقش قدم آگ کی پرکالی مین
شیر مردان بسر موئی سکا ہی رن بن والمہر — بزدل اور جو چلاتی ہین کو سالی مین

ولہ

ہای ہم جیستا دکی ہین بند مین — ولولی ہین طبع خواہشمند مین
تیرہ جان اون لبون کا ہی لعاب — ایسی شیرینی کہان ہی قند مین
دلکو کیون اوس شعلہ رو کا عشق ہی — ربط کب ہی آتش و اسپند مین
بی بدل بیمثل بی ہمتا ہی تو — حیلہ سازی مین دغا مین فند مین

یہیں احمد رتبہ بوجہل کیا — فرق ہی نادان ہیں دانشمند میں
شطح وصف عذار دلبر کرے — ناطقہ ممکن نہیں کلفند میں
چاک کرنیکا ارادہ ہے مگر — خط میرا باندہا قبا کی بند میں
طب سیورا وس صید افگن کی ہیں صید — کیا فقط زاغ کمان ہی بند میں
مہرسی ملجائی کا وہ رشک بدر — وعدہ پورا ہو کار وز چند میں

ولہ

کلمۂ حمد و ثنا اللہ رب العالمین — سبحن بی انتہا اللہ رب العالمین
نیست این اوصاف لایق بجز پروردگار — قوت و حول و بقا اللہ رب العالمین
زیبد اینسان از اینای دم عاجز ہی اکسا — بی نیازی و غنا اللہ رب العالمین
ذات پاک اوست بعد از نہایا بی نہایا — ابتدای ابتدا اللہ رب العالمین
حمد میگویند و تسبیح دعبادت میکنند — ساکن ارض و سما اللہ رب العالمین
خالق ما خالق آ با و نعماہی جہان — بخشش و جود و سخا اللہ رب العالمین
خالم حصر صفتہای ثبوتی میکنند — ہست این جملہ دلا اللہ رب العالمین

هستی محکوم امر کن و فنا مخلوق او — زندگی لی انتها لله رب العالمین

مدرک است و فوت ادراک اشیای جهان — هست بیچون و چرا لله رب العالمین

اول هر اول است و آخر هر آخر است — بس قدیم شاهد بجا لله رب العالمین

ذات او فا در ابد بیجا و زوال کاینات — قدرت خلق و فنا لله رب العالمین

عالم اتحاد از جزئیات کلیات اوست — علم پیدا و خفا لله رب العالمین

لی زبان است سخن با موسی جبرئیل کرد — خاص شد این صفتها لله رب العالمین

آن مرید است و امور خیر منجواهد ز خلق — این صفت هم دان ولا لله رب العالمین

نیک و بد را امید بر طبق عده خلد و نار — صدق میثاق و وفا لله رب العالمین

مهر حمد مثبت انسان کلام شرک است — وصل کن الحمد با لله رب العالمین

ولہ

کلفت هستی بست دود آه آتشناک من — برق عالم سوز باشد شعلهٔ ادراک من

در پریشانی جنون سامان مهیا کرده است — دشت مجنون کوه فرهاد است از املاک من

بست طالع هستم از حال بین من مپرس — ذرهٔ ریگ روان سیارهٔ افلاک من

پیکرم چون گرد صرصر گشت عالم میکند — جوش وحشت هست گویا شهپر چالاک من

داغ و اشک و آه گردد غم شده در عشق تو — ای پریرو آتش و آب و هوا و خاک من

نام آن گل در دهان کام ارم زد بر سبیل — دور شود گر چو شاخ گل شود مسواک من

باده گلگون شود با اشک هر دم مستحیل — چون شود بی مسره ربی ساقی دل غمناک من

خون همی بارم ز چشم خویشتن دایم بی اشک — تا نه خون آلوده گردد دامن سفاک من

اینقدر در عشق ابروی تو جرات یافته — بر دم خنجر زند خود را دل بیباک من

گرمی بازار حمام از تپ غم سرد شد — از تن من پاک سوز دکیسه لاک من

چشم می دوزم ز چشم مست جانان جام سرآب — می فتد بر مصحف رویش نگاه پاک من

رشته جانم کمند گردن شمشیر اوست — دام بهر طیر بینش سینه صد چاک من

از مژه در عشق ساقی میچکد بی جای اشک — خانه خمار شد این وارث تاک من

میدوانم گی بشمشیر طبع در میدان فلک — هست مرغان معانی بسته فتراک من

سر فرود آرم چرا ای مهر من پیش کسی — هست در دنیا و دین کافی لولاک من

ولہ

رنگِ فرقت نظر آتا ہی ملاقاتون مین | ابتو کچہ تہ سی نکلتی ہی تری باتون مین

عشوہ انداز ادا جور ستم ظلم جفا | کون شے سے نہین کرتا مجہی ان ساتون مین

سال بہر کی دنون مین وصل کا دن ہی نوروز | ہی شبِ قدر شبِ وصل صنم راتون مین

اشکباری ہی دم سرد ہی آہ سوزان | ہجر کی گرمیون مین جاڑ رہین برساتون مین

جائزہ ہی بخدا ختم ہوئی ہی تحریر | الصنم ایک تری گات ہی سو گاتون مین

رونقِ گلشنِ دنیا ہی تو نوباسا قد | جہڑتی ہین گلِ تر پہول تری باتون مین

بہولنی کی نہین کر تری ہاتہا پائی | وصل کی رات کٹی چٹکیون مین لاتون مین

مہر فرہاد زلیخا و نل و وامق و میر | ساتوان قیس محبت ہی انہین ساتون مین

خط نہ نکلی نہ منڈی لٹ جو دلکو نہ ستاتر | مبتلا ہوتی ہین محبوب مکاتون مین

نعدِ دل نقدِ زُان گوہرِ دریائی سرشک | صرف ای عشق کرون تری اراتون مین

اپنی کشتونکی لحد پر کوئی گالی ہی سہی | ہی سرورِ صلوات اپکی صلواتون مین

ہین یہ عیار سبہی یار بڑی ذات شریف | ہنو بدذات کہین مینہ کی مداراتون مین

کرمیون مین جو ہوئی اشک فشانی نی یار | ایسی برسات کبہی دیکہی نہین برساتون مین

مختصر تھی ہماری شب فرقت کا حال ۔ تب غا شور کی مانند ہی سب را توں مین
حسن جمکا جو ترا بولی یہ گھبرا کی حکیم ۔ یہہ مین ایک ستارا ہی نہین سا توں مین
خبر خیر وطن کوئی مسافر کہدے ۔ یہی سوغات لیسند آتے ہی غا توں مین
دین دنیا مین میسر ہو وصال اوس کا ۔ یہی کہتا ہون خدا سی مین مناجاتوں مین
نام سبتی مین لیکن نہین ملتا نشان ۔ ہی شب قدر کی قدر سلی سب راتوں مین
مطرب ساقی و می ہر وچمن شاہد و مہر ۔ ایخدا فرق ہی آئی کہان سا توں مین

## ولہ

تہی نظارہ کی گہات آنکھون مین ۔ لٹ گئی ساری رات آنکھون مین
دیکھون آنکھوں کی سخن گوئی ۔ ہی شرارت کی بات آنکھون مین
بہتی ہین اشک تشنۂ دیدار ۔ کیا ہی نہر فرات آنکھون مین
تلخ باتین ہین میٹھی نظرین ہین ۔ زہر منہ مین نبات آنکھون مین
دنیا قسمت مین ہی مرون کیونکر ۔ ہی یہ آب حیات آنکھون مین
جو دیکھی حسینوں نے کبھی فردن ۔ ہی حیات و ممات آنکھون مین

جس آتش تر فشان سے نکلے ٭ پہر گئی شب برات آنکہون مین
دیکہی چشم عفو رحمت سے ٭ مہر کی ہی نجات آنکہون مین

ولہ

فکر مین آہ بہری رہتی ہین ٭ سر کو زانو پہ دہری رہتی ہین
یاد خمخانہ و ساقی مین مدام ٭ ساغر چشم بہری رہتی ہین
ہجر مین میری مقابل شب و روز ٭ لشکر غم کی پری رہتی ہین
دنی رہین ہجر کی جاڑونین ہم ٭ نخل بے جہڑ مین ہری رہتی ہین
نقد جان صرف ہوی جاتی ہین ٭ لب بہان کہو لی کہری رہتی ہین
خوش ہوا ہی بت نو جہکا دی سر ٭ یاد ون پر ہاتہہ دہری رہتی ہین
جوڑا و ہانی تو نہین قاتل کا ٭ کیون میری زخم ہری رہتی ہین
روح سی کیون نہو پیکر خالی ٭ آپ کچہ جیسی بہری رہتی ہین
جام لبریز کی مثل ای قاتل ٭ ہاتہون پر سر کو دہری رہتی ہین
ایک سایۂ دیوار تلے ٭ کتنی ہمسی نگہری رہتی ہین

لطفِ حق سے تہ گردون ای مہر — ہمسے بھی بالی ہنری رہتی ہین

## ولہ

اوس پری زاد کو سلیمان سے سوا کہتی ہین — ہمکو دیوانہ جو کہتی ہین بجا کہتی ہین

کرکے حیران مجھے جاتی ہین آئینہ — اور وہ خونِ تمنا کو حنا کہتی ہین

اسقدر قتل ہوئی خلق کہ اب عالم مین — ابروِ یار کو شمشیرِ قضا کہتی ہین

کام ہو جاتی ہے جس سے کسی عاشق کا — آپ ایجان جہان اوسکو دوا کہتی ہین

مرغِ دل پھنسکے نہ چھوٹا کبھی مچھلی کی طرح — ہم تری کانٹی بالی کو بلا کہتی ہین

دہ موم جسد نسی تری عارضِ تاباں کی ہوئی — لوگ سب نیرِ اعظم کو سُہا کہتی ہین

سلطنت کرتی ہین مجنون کی سیا ناخن اب — سایۂ بید کو ہم ظلِ ہما کہتی ہین

جان لیتی ہین کبھی اور جلاتی ہین کبھی — حق بجانب ہی تو انکو جو خدا کہتی ہین

چاند ہی کالا تو اوج تنورِ طوفان — ہجر مین چاندنی کو سیلِ بلا کہتی ہین

ہی شفا خانۂ شہر مرض ہی یہ خمار — مئی گلرنگ کو ہم رندِ دوا کہتی ہین

جسمین گل کبھی کی تھی عمر لیے بے — اب تک خضر اوسی آبِ بقا کہتی ہین

ہمصفیران چمن کچھ مجھی کرتی ہیں یاد    فصل گل آئی ہی یا د صبا کہتی مین

حسب حال اپنی ہم اشعار سنا دیتی مین    سائلانہ تری در پر جو صدا کہتی مین

مہر ختم ہین مضمون محبت آمیز نگ    یون تو اشعار مین کیا کیا شعرا کہتی مین

ولہ

یون بون حلکو سمجھکر ہی تسلی یاس مین    خال ہی نیلم کا نقطہ یاقوالماس مین

باندہتی ہین شعرا اونی ولسی مضمون کم    ہی یہ افواہ دہن بین عوام الناس مین

بیچ ہین مضمون اگر کونین کا دفتر لیے    خط شوق اوسکو لکھون کیا پارۂ قرطاس مین

آنکھ لگا تو پانہ آئی کا یہی دہڑکا رہا    رات گذری سو چمن دیکھتے گیا وسواس مین

آنکھین جسن تیسی کہلی رہتی ہین ای نور بصر    زندگی کرتا ہون تیری دیکھنی کی آس مین

اوس لب گلبرگ کا نظارہ ہی دشوار تر    جب سے مالی بوسہ دیکھا یاسمین کو یاس مین

تہک گئی جب پاؤن طی کی سر راہ طلب    فرق کیا ہو در دیر مین یا ڈیکی آماس مین

اپنی ہمت سیل تو پروردگار خلق ہے    تیری صنع رہتی پڑہی معنی الہ الناس مین

مہر نی دیکھا جب اپنا ماہ بنت بہر گئی    بہوکمین سینہ ہی کی تسکین یا وسواس مین

ولہ

جیسی برطا ہر نُما ہوتا نہین ۔۔۔ ہر گدا بھی بادشا ہوتا نہین

ان بتون سی حاک بیعت کیجئے ۔۔۔ دستِ شل حاجت روا ہوتا نہین

آمد آمد بھی ابھی باتین کہان ۔۔۔ ساز بجتا ہی غنا ہوتا نہین

زاہد و گلگشتمین کیون لائی اگر ۔۔۔ شورِ بلبل ہی غنا ہوتا نہین

رات دن اوس سے رقیب تیرہ بخت ۔۔۔ سایہ سان دم بھر جدا ہوتا نہین

بزم مین ذکر خرام یار ہی ۔۔۔ رقص زہرہ بی غنا ہوتا نہین

خنگِ دوران ہی توسن کیطرح ۔۔۔ تیز گام و بادپا ہوتا نہین

رنج فرقت ہی مخلِ روح کا ۔۔۔ اور غم یون جانگزا ہوتا نہین

جسم فرقتمین نہ ہے لوہی کا قفس ۔۔۔ مرغِ دل تن سی رہا ہوتا نہین

وصلِ جانان کا نہین آتا یقین ۔۔۔ کوئی جب تک آشنا ہوتا نہین

ہجر مین بچنا محالِ عقل ہی ۔۔۔ رنج ایسا جانگزا ہوتا نہین

تیری باتین گوشِ دلکو سحر ہین ۔۔۔ اسطرح کا تو غنا ہوتا نہین

وائے بیجا نا ہی دل کی واسطے　　رنج ہجر مہ لقا ہوتا نہیں
خانۂ ماتم ہوئی ہی دل یہی جہان　　ماتم آل عبا ہوتا نہیں
ہی ہر اک مو وصف قاتل مین زبان　　ہمسی حق شکر ادا ہوتا نہیں
مہر اب ہر شب شب دیجور رہا　　جلوہ گر وہ مہ لقا ہوتا نہیں

ولہ

زار مجھسا دوسرا ہوتا نہیں　　پیرہن تن کا قبا ہوتا نہیں
تیری جو یالی فغان کیونکر چلین　　کاروان بی درا ہوتا نہیں
قابلیت شرط ہی ہر چیز کو　　پای چوبین رہگرا ہوتا نہیں
صحبت جانان مین بوی گل لائی نسیم　　ہمنشین اوڑی مین دم ہوا ہوتا نہیں
ہی نگین قلب عاشق وہ نگین　　جو کہ محتاج جلا ہوتا نہیں
حال ابراہیم سی ثابت ہوا　　ای برہمن بت خدا ہوتا نہیں
سندہ گئی یا رب رقیب بو کی ہوا　　کیون ہمارا دم ہوا ہوتا نہیں
سنتی ہین کیا کیا مکافات عمل　　ہای پہر فعل بجا ہوتا نہیں

بحر مین عجز و نیاز ہو نکسار — مجھ مفید مدعا ہوتا نہین

طول شبہای الم سی منتشر — عاشق اوسکی زلف کا ہوتا نہین

عاشق اوسکی بندہ کا ان خاص کا — خایف از جرم جفا ہوتا نہین

موتی ہی تصویر سرا فنی نی کرید — زلف کا سایہ بلا ہوتا نہین

حسک ایسا ہی مرا نخل امید — مثل گل مین بھی ثمر آ ہوتا نہین

سدرہ و پر ہر چند ہ باندہی آشیان — زاغ کا بچہ ہما ہوتا نہین

تیری مدحت کی سوای تساحسن — طایر مضمون ہما ہوتا نہین

تیری ہاتہو نکی سوا صید حنے — طایر رنگ حنا ہوتا نہین

ہائی حد سی سوا رنج والم — اس بلا مین مبتلا ہوتا نہین

غیر کو دیکھو کہ لطف وی رحم کیا — مایل جور و جفا ہوتا نہین

ہین فلک پرواز عالی حوصلہ — پانو طاقت مین بسا ہوتا

آپ کہوٹی ہین کہری کر نسی کیا — نقد دل کہوٹا کہرا ہوتا نہین

مرثیہ ہی روح مجنون کی لئی — قصہ میرا جا بجا

تو ہمین ہی پاس لیکن خوش ہین ہم — غیر کا بھی مدعا ہوتا نہین

تنہائی مین غم کی نہاری صبح کو — اس سی بہتر ناشتا ہوتا نہین

ہجر قاتل مین برابر آنسوؤن کی — موتیون کا پرتلا ہوتا نہین

تم خفا ہو مین ہون ایسا سخت جان — زندگی سی دم خفا ہوتا نہین

شاہی و فقر مرکب مین فرق ہی — مثل مخمل بوریا ہوتا نہین

مہر مثل سایۂ شمشیر یار — سایۂ بال ہما ہوتا نہین

## ولہ

بیوفا اوس شوخ سا ہوتا نہین — ایک وعدہ بھی وفا ہوتا نہین

وہ کبھی مجھسی خفا ہوتا نہین — مدعی کا مدعا ہوتا نہین

حال فرقت نظم ہو یا نثر ہو — کون خط بحر البکا ہوتا نہین

ایکدم دو دم بچی بیمار عشق — بہ وہ درد جان گزا ہوتا نہین

برہمن دیتی ہی نوید وصل کیا — ایک بھی انکا کہا ہوتا نہین

پاؤن مین مہندی تو لگوا لیجیی — کون پابند حنا ہوتا نہین

یہ خیال یار تنہائی کی وقت — دوسرا تیری سوا ہوتا نہیں

ہی ہوا ہی کو بہی خلد ان جان ربا — ایک ہمارا دم ہوا ہوتا نہیں

بہر لئی کسکی لہو مین ہاتھ پاؤن — شوخ کیون رنگ حنا ہوتا نہیں

ہی گلستان شہادت نخجران — زخم دل کیون ورن بہر ہوتا نہیں

بعد مردن بہی ہمارا مرغ روح — قید الفت سی رہا ہوتا نہیں

زینت دست مریضان عناد — سبحۂ خاک شفا ہوتا نہیں

دیکھکر بسمل کو کہتا ہی وہ شوخ — رقص ہوتا ہی غنا ہوتا نہیں

ضعف مین بہی ایکجا ہی آہ ہی — ایسا دنیا مین عصا ہوتا نہیں

جب رولاتا ہی وہ شاہ ملک حسن — کون ہنستا ہو جسے ہنا ہوتا نہیں

ہجر مین جیتا ہون غم کہا کہا کی مین — طور جیسی کی غذا ہوتا نہیں

جو ہی اوس قد کو قیامت جانتا — قائل روز جزا ہوتا نہیں

دشمن آل عبا کا دوستدار — عاشق آل عبا ہوتا نہیں

نقش کو کی جذب کی تاثیر مین — مثل نقش بوریا ہوتا نہیں

اور پایا خاکساریکا ہوگیا ‌ کوئی سا خاک پا ہوتا نہیں

چین مین ہین تیری کوچی کی گدا ‌ کوئی ایسا بادشا ہوتا نہیں

تیری آگی جسم گل پر پیرہن ‌ ٹہیک ای گلگون قبا ہوتا نہیں

روندتا ہی باد و آتش کا کرہ ‌ گرم تیرا بادپا ہوتا نہیں

تو ہی نقد حسن یوسف سی کہرا ‌ شہر را حاجت روا ہوتا نہیں

ظرف خاک پاک عالی قدر ہے ‌ نیک طینت کا برا ہوتا نہیں

مہر تیرا نام کیون روشن نہو ‌ کوئی حاجب مہر کا ہوتا نہیں

## ولہ

زلف کا جو مبتلا ہوتا نہین ‌ بستہ دام بلا ہوتا نہین

دزد کشتی نا خدا ہوتا نہین ‌ آشنا نا آشنا ہوتا نہین

چشم بد دور آنکہہ کی پتلی ہی تو ‌ جسم سی سایہ جدا ہوتا نہین

میری دل سی نسبت اپنی رخ کو دے ‌ اس صفا کا آینا ہوتا نہین

تا بہ زلف یار رنگ پونہچا کہان ‌ بخت ایسا نارسا ہوتا نہین

عشق میں آتا ہے غم جاتا ہے عیش　　اور کیا ہوتا ہے کیا ہوتا نہیں

دل سواد زلف کا شبگرد ہے　　کیوں گرفتار بلا ہوتا نہیں

روکش ہر یک و بد آئینہ سان　　قلب ارباب صفا ہوتا نہیں

پارسا ہے آئی تو بھولی ورع　　بتکدہ آسا رسا ہوتا نہیں

میں ہوں محو یار خط و خال و زلف　　کیوں بلا میں مبتلا ہوتا نہیں

اے صنم تیری حقیقت کیا کھلے　　دید و انصاف وا ہوتا نہیں

آبرو کا طالب اے خضر حیات　　طالب آب بقا ہوتا نہیں

آئے دنیا میں تو سب کچھ دیکھ لو　　دیکھو کیا ہوتا ہے کیا ہوتا نہیں

موت میری ہی لڑنی تجھسی جو لکھی　　صید کوئی بقضا ہوتا نہیں

وصف کیا تیری ادائوں کی کہوں　　مجھسی اک شمہ ادا ہوتا نہیں

آگے چاہت نے جھکوائی گردن　　کوئی مجرم بے خطا ہوتا نہیں

ہے علی زعم نصیری میں خدا　　یوں تو ہر بندہ خدا ہوتا نہیں

خستہ دار الشفائی عشق ہوں　　درد محتاج دوا ہوتا نہیں

زرسی کہلای خداوند اہل زر — بندۂ بی زر خدا ہوتا ہنین

جان لیتی ہین وہ بی تیغ نازسی — بی ادا یہ وین ادا ہوتا ہنین

جاری ان انکہوںسی ہین دو بحر اشک — بی سبب یہ ماجرا ہوتا ہنین

ہنسکی انکا تل نمک پاشی ہی کر — یوہنین زخموںمین مزا ہوتا ہنین

کالیو نکا ہم یہی دینگی جواب — بدزبانوں کا بہلا ہوتا ہنین

بیزبان ہنین کی عشق زلف مین — اس سی اچہا سلسلہ ہوتا ہنین

بلہوس ہی تنک قربانگاہ بہی — دلسی تکبیر جو فدا ہوتا ہنین

قیدی اسکی آج مجلس مین چلی — بی سبب غل جابجا ہوتا ہنین

ازمایش ہی سزای عاشقی — ممتحن ہر ناسزا ہوتا ہنین

کشور دل سا صفا مین کون ہی — آینہ اتنا بڑا ہوتا ہنین

موت عاشق کی حیات خضر ہی — نام دنیاسی فنا ہوتا ہنین

پہرتی ہیکر ساتہہ ہی ای بحر حسن — موجہ دریاسی جدا ہوتا ہنین

حق ہی دشمن سی امید دوستی — مدعی حاجت روا ہوتا ہنین

آن پر بھی مرتبہ مرتی کو بھی ۔ ہر تو آتا ہے قرا ہوتا نہین

وہ نہ بھیجی کا جواب خط شوق ۔ محو قسمت کا لکھا ہوتا نہین

ہجر کی جب تک مکرر بری نہو ۔ ربخ کہانی مین فراموتا نہین

سردمن پر اکل کیا ہو تو بے ۔ دانہ قوت اسیا ہوتا نہین

عاشقونکا بھی وہی ہی چارہ ساز ۔ جو حسینون کا خدا ہوتا نہین

تیغ زہی ہی تیغ بیداد فراق ۔ کون کہہ تا ہم سرا ہوتا نہین

کوچہ جانان ہی دار الانقلاب ۔ کس سی خوش کس سی خفا ہوتا نہین

ہر کسی را بہر کاری ساختند ۔ کہربا آہن ربا ہوتا نہین

خط نہ پہونچا یا او زالیجا غبار ۔ یہ بھی ای باد صبا ہوتا نہین

مہر عیار حیدر خیبر کشا ۔ بندہ و مشکل کشا ہوتا نہین

ولہ

ساقیو ہو گرمی صحبت ذرا ابر سا تین ۔ کیا ہی ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی ہی ہوا برسا تین

گلشن تازہ کنار نہر ہمدم و لبستہ ۔ ہی نہین و تین چنبر و نکا مزا برسا تین

میری رونی نی گرائی چار دیوار جہان — گرتی ہین دیواریں کچی جابجا برساتین

جھولتی ہین ندی پر ہم اشک خونین رو رو نی — اونکو جھولا جھولنا ملتا تہا برساتین

رکھکی ایسا فرخم می ہین بہا دینا مجھی — باد کش ہوون آتی کی میری قضا برساتین

میری آہین ہین دل بلبل کریہ بی انتہا — جتنی ابر ہی آہی آبار سن ہو سوا برساتین

چار شکوی سی کہتا ونکا سب اوسکی آبرو — مجھی جتنی صندر ہا تکی کہتا برساتین

وقت گریہ دوڑتی ہی آہ میری ہر سو — جسطرح چلتی ہی چوبائی ہوا برساتین

منہ چڑاتا ہی کہتا کا کہو لکر زلف سیاہ — برق ہی خندہ دندان نما برساتین

پانچ پیہ ہی حس اس حسن مین و جسم و جان — عشق کی تقسیم پائی ہی برابر برساتین

اب تمہارا دیکھین پھول ہو کس فصل کے — آد کی کرمی مین جاڑے مین پا برساتین

ساون آخر مین ہوا اون فصل بہی ہی عشق کے — الصنم ہر صفت کا دیکھین ما ابر برساتین

ابتبار ی جنکی ہو نوسخت پر لب بقا ہی ہم — تو میکو کہانا ہی اکثر ہو جا برساتین

ابر دریا سبزہ ساقی یار مطرب و جست رز — مہر ہی ان سات چیزونکا مزا برساتین

ولہ

چاہئی کا پر سیا مانہ ظفر کی چاند من ۔۔۔ آئینہ کی بر لی منہہ دیکھو سپر کے چاند مین

یہو لو نمین جو جبین صباحت کی نظر آئی مین گال ۔۔۔ دیکھتا ہوں بدر قاتل سپر کی چاند مین

مر گیا گہل گہلکی ہی مہ زخمی تیغ نگاہ ۔۔۔ بس ہی ہی دفن جو ہر سپر کے چاند من

عکس جو ڑیکا اگر ہی دو نین رنگ سپر ۔۔۔ مو ٹہرا ہو تیری جوڑیکا سپر کی چاند مین

سنگ شہ داب کہیں تیری سپر کو العینم ۔۔۔ عالم محراب کعبہ ہی سپر کی چاند مین

ہاتہہ پہیری سیم تن ہو جابی کال وہ خندہ نور ۔۔۔ چاہئی لیسا طمع اس سپر کی چاند مین

ہلالی کو ڈہال تیری کم نہین تلوار سی ۔۔۔ عالم تیغ ہلالی ہی سپر کی چاند مین

تیغ سی زخمی ہجا تیرا تو مارا دہال لئے ۔۔۔ چاند لی تا بت ہوئے تیری سپر کی چاند مین

تو تر ہی نزام کی پانی سپر کے پہولو مین ۔۔۔ نور تیری جہریکا آیا سپر کے چاند مین

دیکہکر تحریر سونبکی ہمین بت ہوا نما ۔۔۔ آگیا ہی ماہ نو تیری سپر کے چاند مین

صنعت مصنوع و صانع ایک ہی ہولی ہی نین ۔۔۔ طاقت گرد آوری کب ہی سپر کی چاند مین

ہی عجب زلیخا کی سیاہی ڈہال مین ۔۔۔ نور ماہ مصری تیری سپر کے چاند مین

ماہ کروں مین کمال نور کی اوصاف مین ۔۔۔ ایک لوہی کی سوا کیا ہی سپر کی چاند مین

ڈھال تلوار آپ پکڑینگی تو مرجاہین کی ہم — ہوگا دنیا سی سفر اپنا سپر کی چاند مین

کیا مکر اکڈال ہی قاتلکی فولادی سپر — چاند کی جوہر سپر مین ہین سپر کی چاند مین

اسمانکی چاند کو ڈھال مین دیکھا بارہا — ہالہ تحریر طلاسی ہی سپر کی چاند مین

چار پہولون بن کرن بھی لوہکا نقشہ ہی نام — کانکی تجلی کا عالم ہی سپر کی چاند مین

دل لگا ہی عاشقان ابرو ہی رخسار کا — تیری شمشیر ہلالی مین سپر کی چاند مین

عالی و سافل مقابل جب ہوی ہی یہ ایک — کیا گہن سی نک کچھ کم ہی سپر کی چاند مین

منعکس ہوتی وو خورشید رخ پر نور سی — سونیکا پانی پہرا و سپر کی چاند مین

قتل کرنمین ہی یکسان اتدن سفاک کو — نور خورشید درخشان ہی سپر کی چاند مین

قرب بھی لوہکا بہی ہی جسم معطر کا ہی قرب — بوسی کل آتی ہی قاتلکی سپر کی چاند مین

شوق ہی تیغ حسینی سی جو بچکوا یمین — نام ہو گیارہ اماموںکا سپر کی چاند مین

یہ مہینی بارہ ای سفاک تیرہ ہو گئی — تنی پوری ہوتی ہی تیغ ہی سپر کی چاند مین

نقل مین دیکہا ہی کہ اصل پر فوق ای فلک — نقص گہنٹی کا نہین پایا سپر کی چاند مین

ای بت سفاک پایہ فلک سیارہ ہی — وصف ثابت ہی ثوابت کا سپر کی چاند مین

وہ ہلال برج سیت مین جو کہینچی تیغ مہر　　چاند چہپنی کی جہلکہ منہ سہتی کی چاند مین

ہوتن مصر سے جیسے خ و مہ مقنع تو کیا　　نور ہی وہ چاندن سے سپر کی چاند مین

جو کمال اوج پر ہین برج ہلی و کی لئی　　حسنی دیکہا ہی گہن لگتی سپر کی چاند مین

ہین کی ہول مانند گل یوسف اگر　　عالم طوق زلیخا ہی سپر کی چاند مین

اکہ گل رہی فلک مین ڈہالمین مین جا رہپول　　جو گنا ہی زر سے سی اس سپر کی چاند مین

چہا ہی مہر نبوت کی سپر مین وصف مہر　　نام ہو ماہ ولایت کا سپر کی چاند مین

**ولہ**

نہ ہوا ربط محبین قاتل مین　　رہ گئی دل کی آرزو دل مین

دل یہ کس کس بلا مین جا کی پہنسا　　خط مین ابرو مین زلف مین تل مین

نہین جلوہ کہان کہان تیرا　　جان مین تن مین جسم مین دل مین

مبتلا رہتی ہین تیرے عاشق　　شب مین دن مین صباح مین سل مین

مجکو تیری تلاش رہتی ہے　　بحر مین بر مین گہر مین منزل مین

مہر ہی میری عنصرن مین وہی　　آب و آتش مین باد مین گل مین

مصطفیٰ و مجتبیٰ کی حدمتین زبون کرتا ہون — ہو سفر میرا ہی دنیا سی صفر کی چاند مین

روز فرقت کی برابر نحس ہوتا ہی نہین — آخری جو چار شنبہ ہی صفر کی چاند مین

جسطرح ماہِ مبارک رحمتوںکا چاند ہے — سال بھر کی آفتین اوترین صفر کی چاند مین

ابتدائے حسین و انتہا داغِ حسن — عالم ماہ محرم ہی صفر کی چاند مین

عید کرنا چاہئی تھی لی سہ ذیحجہ مین — روئی ماہِ محرم مین صفر کی چاند مین

چہلم اموات کرکی آہ کرجاتین صفر — اس لئی پیدا ہوئی ہین ہم صفر کی چاند مین

## ولہ

دیتی کیا اصلی ہین چرخ بدگہر کی چاند مین — داغ سب ڈالی ہین تمنی آہ بہر کی چاند مین

ہی ضیائی مہر چرخ لی ہنر کی چاند مین — نور حق او تیرا شبہ جن بشر کی چاند مین

آئینہ ہی چاند اسمین عکس عالم ہی عیان — نقش ہین صحرا و کوہ و بحر بر کی چاند مین

کیا چھپا مجھسی چھپی رہی سب فرنگکا داغ — روشنی ہوتی ہی کالی رات بہی کی چاند مین

اسکی رہی لی کہانسی پائی گھڑی ہی نور کے — پھرتی رہی کہتی ہی وش شبنم کی چاند مین

شب تہی اسی چاند مہتاب تھی زر کہدیا — گیا وہ ہی کاکوئی کو ناگہر کی چاند مین

ہو فلک زخمی لب زخم فلک ہو کہکشان
تیغ ابرو سی تری پڑ جائے جن کی چاند مین

چاندنی سب بیچ ہے تمہاری ہی رخ پُر نور سے
نقش ڈالا لامنی کو بھی سپلی و تر کی چاند مین

کہکشان ہے مانگ چوٹی ہے شب قدر و نصیم
نور شمع طور ہے تعویذ سر کی چاند مین

حسن کا پلہ گران ہے نور کا پلہ سبک
آشکارا فرق ہے زیر و زبر کی چاند مین

عکس ہے آگیا کا تیری سینۂ پُر نور پر
کون کہتا ہے کلف اس رایت کی چاند مین

مصحف کیونکر نہو نامہ کرون انجم نصیم
یہ ہوئین پہنچی مری سوز جگر کی چاند مین

وقت تیر نگاہ ماہ وش مین را انکو
ہمنی سیر آہ ماری دربہر کی چاند مین

تیغ ابرو کا ہوا زخمی مقرر ماہ نو
ڈھونک مین اپنی لب زخم جگر کی چاند مین

الکی ہی عکس جلد غبغب پُر نور سے
روشنی طوق گلو کی سیمبر کی پڑے چاند مین

آیۂ والشمس اگر سورج مین کہتے ہین آپ
والقمر کہئے اسی تعویذ سر کی چاند مین

چاند کو ما ذیکسنہ کیون کہتی ہے ست
داغ ہین خلخال پا ہی سیمبر کی چاند مین

ہا تخلق مطلع انی خلقت تیرے
ماہ نو کا ہے تقین تیرے در کی چاند مین

زمین کا چاند ہے مہتاب ہے آسمان
نور ہے لی تھا یارب کدہر کا چاند مین

روشنی وہ جو ہو جاتی چھپکا ہوا ہے — تیری تجلی کا کوئی مگر اختر کی چاند میں

وصل ماہ حالی ہی چاند نے بیکار ہی — جلوۂ مہر فلک ہی میری گھر کی چاند میں

قدرت اس کو کہتی ہیں بندے ہی ایسے — دیر پہر کی روشنی بالتبعیت کی چاند میں

کیا مگر پہلی فلک سے مل کیا چوتھا فلک — رنگ سورج کی بھی نعوذ بدر کی چاند میں

سینہ شکست ہی ہات عاشق کی برہنی سی کھلا — رنگینی دو نور کی وقتی او پہر کی چاند میں

چاند ماری جاں نشتاں ماہ لکش کی دیکھی — ماری ہیں تیر آہ پر شرر کی چاند میں

سر سی چھپتا ہی برج دلو میں ماہ فلک — روشنی ہی یہ نزہی قندیل در کی چاند میں

یہ بھی پاکر حسن کامل رات بھر پہر لی لگا — میں چلیں ہیا رہی سیر نیک قمر کی چاند میں

صاف دیکھی روشنی مہتاب آتش باز کے — ایسی ماری تیر آہ پر شرر کی چاند میں

سبب سے رخسار کو ماہ دو ہفتہ آپ کیوں — ای منجم وصف ماری اس قمر کی چاند میں

چاند نے جب بحث کو دیکھا صبح کو یا ہو گئے — الگی آثار سب نور سحر کی چاند میں

آسمان حسن وہ مہوش وان انجم — ملگئی ہیں گال وہ تسک قمر کی چاند میں

رات کو مگر پہر میری مہ من میں اندر — ایک شب کی روشنی ہی ابہت کی چاند میں

تیری جبین سی رخ ہی اگر آفتاب مین ہی میری سوز دل کا اثر آفتاب مین

حدسی بڑہی ہی روشنی چشم آفتاب بیٹہا ہی کیا وہ نور نظر آفتاب مین

دن بہر سوای دید نہیں ہی اور شغل بیٹہا ہی کون اہل نظر آفتاب مین

عشاق کی ہی چشم دل اوس سنگ مہر پر ذری گذار رہی ہین نظر آفتاب مین

تا رشتۂ مہر بسکہ ہی بستر دید کو ہمنی بہری ہین تار نظر آفتاب مین

کیونکر رقیب دیکہی میری تاک مہر کو کیا شپرہ کو آئی نظر آفتاب مین

آئینہ رو سمجہکی جو رخ کو دیکہی آئی رخ مسیح نظر آفتاب مین

جام شراب مین جو پڑی عکس روی یار آجاتی آفتاب نظر آفتاب مین

چشم رقیب سی رخ تابان یار پر جوبا گذار رہا ہی نظر آفتاب مین

اوٹہی اگر حجاب دو درمیان سی ذری تمام آئین نظر آفتاب مین

ہمنی تری گزک کی لئی ای شراب خوار بہونا کباب مرغ نظر آفتاب مین

اے مہر عشق داغ کل آفتاب پر — پیستے کبھی کری ہی یہ بستر آفتاب مین

**ولہ**

نور اوس مین ہی ضیا ہی اگر آفتاب مین — سو برج سی ہی یا وہ طرف آفتاب مین

اپنا وہ حسن پیراختر انا کہان ہین — چاندنی ہی ماہتاب مین نور آفتاب مین

باریکی ماہتاب بیاتی ہین بیشتر — ششدر ہی عقل شعبدہ گر آفتاب مین

خورشید ہی وہان منور شمع سے — بجلی سی ہی نظر نم گہر آفتاب مین

شق قمر سی رجعت خورشید کم نہین — مہتاب مین ہی جو وہ اثر آفتاب مین

گردون ہی وہ گدا کہ مہتاب مین ہی سیم — لوہا زحل مین ماہ تی مین زر آفتاب مین

اوس مین بس کے آگ مین سمجھا ہی جسم زار — جس تک ہوئی دیکھا شجر آفتاب مین

زرہ و نکا اضطراب نکرتا کبھی پسند — انصاف کچھ نہی ہوتا اگر آفتاب مین

سقائی عذار سی ہین دانت آشکار — معلوم ہو دہی مین گہر آفتاب مین

جو ہی فلک سی مشعل روی مین بنا — بخشا ہی یہ خدا نی اثر آفتاب مین

گلبرگ تیری منہ مین ہی ترسی کلام سی — یہ بات کب ہی کل تر آفتاب مین

ثابت ہوا تری لب و دندان سی کہ ہین | قند و نبات و لعل و گہر آفتاب ہین
تیری حضور رسی نہ سر کنا کہ نہین | تمیز و حس و درک و ادراک افنا ہین
تیر حضور زوالی ہین نقص سیکڑون | دیو و پری و حور و بشر افنا ہین
ای مہروش کہلا تری منہ کا رونسی کہ ہین | تیر و کمان و تیغ و سپر افنا ہین
پرچھائی تیرا سایہ تو چلنی سی نا ہین | بحر و بر و جبال و شجر افنا ہین
اے ماہ تیری قہر و عتاب سی تہی | امید و بیم و خوف و خطر افنا ہین
ہی مہر وصل مہر درخشان سی اون دنون | لیل و نہار و شام و سحر افنا ہین

ولہ

جبکہ در پردہ کہڑی رہتی ہین | سائل بوسہ اڑی رہتی ہین
ٹوپی بنفاک مین سر دینی پر | ہم کمر باندہی کہڑی رہتی ہین
چہری پر قطری پسینی کی نہین | موتی الماس جڑی رہتی ہین
دو بہری زنجیرین ہین اوسکی پاس | پاؤن مین اونکی چہڑی رہتی ہین
ہم تری دایرہ دولت مین | شکل فطار پڑی رہتی ہین

نرم پر نرم کا چلتا ہے زور ‏ سنگ پالی مین کڑی رہتی ہین

گل و بلبل کی طرح سے بجتیر ‏ جی ہزار ونگی لڑی رہتی ہین

بال چوٹی کی کرین کی بدنام ‏ یہ تری پیچھی پڑی رہتی ہین

ہم ہی اوس مہ کی گلی مین ائی ‏ صورت سایہ پڑی رہتی ہین

## ولہ

پیچ سی مارلیتی ہین پل مین ‏ چلبلاپن غضب ہی چہل بل مین

زلف آتی ہی دفعتا بل مین ‏ آنکھہ وہ پھیرلیتی ہین پل مین

گرد مجسی اوڑی ہی جنگل مین ‏ ہی میرا آب اشک جل تہل مین

دل سوزان مرا ہی یا جگنو ‏ کچہ بندھا ہی تمہاری آنچل مین

بجز خموشی ہو کیا جواب جہول ‏ دم بخود ہون سوال مہمل مین

نہعو سہو مزار کشتۂ ناز ‏ یہی تعویذ رکہتی ہیکل مین

دامن حسن ہو دراز ترا ‏ اولجھی زلف طویل آنچل مین

بڑہتی ہی مثل کنج ویرانہ ‏ قدر مضمون زمین مہمل مین

اے سیہ مو کا نامۂ اعمال ‏ بہا کتیں زلف یار کی قلمین

مین ہون تیری ہی بخت کا سودائی ‏ فرق ہی مجہمین قیس مین ل مین

محفل عیش مین ہو جام سرور ‏ ہو مئی خوشگوار بوتل مین

تیری زلفوں سی ناگنیں کیا ہو ‏ اپنی ہی جالی مین اپنی ہی بل مین

بہول مین کو دمین تو ای گل رو ‏ غنچۂ دل کو باندہ انچل مین

مو قلم ہو قلمچۂ گلشن ‏ ایک گلرو کی لکہنی ہین قلمین

سچ مثل ہی گہڑی مین ہی گہڑیال ‏ موت آتی ہی آن مین پل مین

وعدہ سی آج کل کی ہم گذری ‏ ٹہلی بجان کون کل کل مین

ہم تہی بل پر سیچ مین آسے ‏ اف اثر تیری زلف کی بل مین

ہین کس کس جگہہ ترا جلوہ ‏ بحر مین بر مین کوہ مین تل مین

نظر آتا ہی تیری خنجر کو ‏ عالم عید کا مقتل مین

میوہ ہای خبان کی لذت ہے ‏ تیغ ابروی یار کی پہل مین

میری موج سرشک کا ابحر یخ ‏ پالی مچہ رہگیا ہی دل مین

نہین اوس لف مین میرا دل تنگ　　مختصر رہتی ہی مطول مین
یون یہ بستی ہی وصال ای مہر　　یہ پہنگی ات پر بونگی دل مین

## ولہ

عیا ہی بزم طرب جو جام نہین　　ساقیو اب ہمارا کام نہین
جز درِ دلربا مقام نہین　　ہرزہ گردی سی ہمکو کام نہین
ایک چہٹ دوسرے کا نام نہین　　قصرِ دل خانۂ عوام نہین
بلبلو وہ جو خوشخرام نہین۔　　ہمکو سیرِ چمن سی کام نہین
صبح فرقت مین ابہی صبح ہوئی　　حاجتِ انتظارِ شام نہین
آپ آزاد کسکو کرتی مین　　ہاتھ پرور مین کچھ غلام نہین
مین دو دم گردہ نام ہون ای دہر　　فردِ علمِ خدا مین نام نہین
اسمین اسبابِ عشق مین بالکل　　مہر سینہ ترا گدام نہین
حد نہین ہی برای شیشہ شکن　　خون انگور کا حرام نہین
ساقیو بزم رد کہی ہیکی ہی　　جو شراب و گزک کا نام نہین

ای بتو اتنی سختیاں نکرو — دلِ عاشق بہ ہی رخام نہیں
دل میں جو آگیا ذرہ کہہ بیٹہا — دہنِ یار کو لغام نہیں
دن گئی بوی زلف سے نکہی ہے — اب معنبر مِرا مشام نہیں
زاہد و اجتناب کا باعث — می بیجہ خوف کا مقام نہیں
نہیں مصحف میں حد شرب آب — سندِ گفتۂ عوام نہیں
میری باتیں ہیں صاف صاف سنو — منطق و معنی و کلام نہیں
سنگ در تیرا سنک ہو وی ہے — بام کعبہ ہے تیرا بام نہیں
دکہی مجکو شراب کہتا ہے — اسمیں کچہہ عذر کا مقام نہیں
ہمکو یوں عیش کرنی دی ای شیخ — یاد رقص و غنا حرام نہیں
یہ رہا دور انقلاب سی کون — جامِ عیش جمشیدی مدام نہیں
ہیں کلس قلعہائی جو دی و طور — کرہ میں آپکی خیام نہیں
اسطرح نار اسعدون کا تہی — سبحہ اشک میں امام نہیں
وہ امامت کو سمجہی کیا ای مہر — جو کوئی قابل امام نہیں

## ردیف واو

دل نہو جان نہو طاقت گفتار نہو / سب گوارا ہی مگر فرقت دلدار نہو

کیا کرون دل کسی دلبر کو جو درکار نہو / جنس اس کام کی جب کوئی خریدار نہو

کس قیامت ہی وہ شمشیر مژہ بیچ حسین / لطف دلدار مین کیا ہی جو دل آزار نہو

یاد آتی ہین مجہی گوہر دندان صنم / کس طرح آج ہر اک آنکہہ گہربار نہو

طرفہ قصہ ہی مری طالع خوابیدہ کا / جو یہ افسانہ سنی پہر کبہی بیدار نہو

اور کیا اس سی سوا ہو کا خیال جانان / دیکہتا ہون جسی کہتا ہون ہی یار نہو

مین تو کیا ہون جو کرون صفت خرام جانان / کبک سی تہی صفت خوبی رفتار نہو

روح مجنون نی کہا دیکہکی میری صورت / کوئی اس رنج و مصیبت مین گرفتار نہو

یار آزردہ ہوا ایسی ہی فکر مجہی / میری صحبت سی کہین شوخ بہی بیزار نہو

نہ اجل آتی ہی مجہ تک نہ مسیحا میرا / مرض عشق مین مجسا کوئی بیمار نہو

شعلہ آتش دوزخ جسی تو سمجہا ہی / کہین اس شیخ مری آہ شرربار نہو

ناتوانی کی نہایت نہین یا اس بیان / رشتہ عمر ہمارا ہمین کیون زار نہو

اہل الفت سی وہ ای مہر نہیں جنکا دل ۔ ہدف تیر نگاہ بت خونخوار نہو

## ولہ

نسیم کاکل جانان جو مشکبار نہو ۔ کسی طرح سی علاج دل فگار نہو
جو باغ مین گذر عندلیب زار نہو ۔ یقین ہی کہ کسی شاخ گل مین خار نہو
وہ بزم کیا ہی جہان یار گلعذار نہو ۔ چمن کا لطف نہین ہی اگر بہار نہو
یہ فلسفی کرہ نار جسکو کہتی ہین ۔ ہماری نالہ دل کا کوئی شرار نہو
بجای صبح شب وعدہ خوف ہی مجکو ۔ کہین سفید میری چشم انتظار نہو
نظر پڑی نہین کنگہی وہ مشک زلفین ۔ میری حواس کو کسطرح انتشار نہو
جو سینی مین وہ رخ آتشین لگائی آگ ۔ ہماری آہ جگر سوز شعلہ بار نہو
جب ایسی ہو شب تار فراق وحشت خیز ۔ تو کیون ہمارا گریبان تار تار نہو
لہو میرا نہ چٹای اگر وہ قاتل خلق ۔ کبہی نگاہ کی تلوار آبدار نہو
پسند آئی اوسی عاشقون کی پامالی ۔ سمند ناز وادا پر وہ کیون سوار نہو
یہ التماس ہی مجہہ بندہ بادہ خوار کی آج ۔ چڑہی وہ نشہ کہ جسکا کبہی اوتار نہو

نہو جو دام تری ہاتہہ کی لکیرون کا — کبہی یہ طایر رنگِ حنا شکار نہو

نسیمِ صبح اوڑای کہانسی نازکی چال — اگر چمن مین خرامان وہ گلعذار نہو

وہ خاکسار ہون صرصر اگر ارادہ کری — کبہی زمین سی اوبہار مرا غبار نہو

امیدِ وصل کی ہوتی ہی باعثِ تسکین — فراقِ یار مین انسان بیقرار نہو

گناہ کر نہین معذور مجکو رکہتی ہی — شفاعت اوس کی ہو کیا جو گناہگار نہو

ولہ

جب کوئی پابندِ محن یاد کرو — ہمکو بہی ای اہلِ وطن یاد کرو

بزمِ بت رشکِ سمن یاد کرو — گلشنِ جنت کا چمن یاد کرو

دیکہو جو اوس رشکِ چمن کا رخ و قد — عمر بہر ای سرو و سمن یاد کرو

شوقِ گیسو جو نظر آئی کہین — نشترِ مشکِ ختن یاد کرو

شی امت نہین کسو سے مٹے — عشقِ دل و حسن و من یاد کرو

ف یہ غربت مین ہی ای ہمنفسو — گور بہی ہمراہ وطن یاد کرو

ہو مخطط اگر اوس ماہ کا رخ — ای دل و جان چاہ ذقن یاد کرو

ہستی موہوم میں ای اہل فنا — نقطۂ موہوم دہن یاد کرو

تنگ کیا ہی شب فرقت نی ہمیں — ای اجل گور و کفن یاد کرو

روح ہوئی واقع میں تم ای جان جان — میرا ہی کاشانۂ تن یاد کرو

شرط وفا کا یہ تقاضا ہی کلو — نالۂ مرغان چمن یاد کرو

زلف و رخ و قد کی عوض ہمنفسو — سنبل و شمشاد و سمن یاد کرو

وہ لب و دندان نہ نظر آئین اگر — لعل تر و دُرِّ عدن یاد کرو

غیب کی اسرار سی غافل نہ ہو — بہولو کمر کو تو دہن یاد کرو

چاہ محبت مین اگر غرق ہو تم — بیٹھی ہوئی چاہ ذقن یاد کرو

برگ گل و غنچۂ شبنم کی عوض — وہ لب و دندان و دہن یاد کرو

زلف کا سودا ہی تو یون قید ہو — حلقۂ زنجیر و رسن یاد کرو

جب حلبی آئنہ آجای نظر — یار کا شفاف بدن یاد کرو

طالب سیر گل رنگین ہو جب — اپنی شہیدوں کی کفن یاد کرو

پہولونکا دن باغ مین ہو جب نظر — چاندنی چہٹکی تو کفن یاد کرو

گیسو طولانی جاناں کے عوض | وسعت صحرای جنون یاد کرو
پھر مین دم خواب رہی یاد لحد | پہنو جو پوشاک کفن یاد کرو
بدر جو اب سے مہر نظر آئی تمھین | یار کا پر نور بدن یاد کرو

## وله

لازم ہی تا بجان حزین رازدان نہو | ایدل یہ راز عشق کسی پر عیان نہو
مغرور حسن عارضے ای جان جان نہ | ممکن نہیں بہار کو ئی بی خزان نہو
جبتک زبان ہر سرا وصف زبان نہو | ہرگز کسی زبان مین لطف بیان نہو
تحریر وصف گیسوی عنبر فشان بغیر | ٹوٹی زبان خامہ سیاہی دوان نہو
پیکان کو ای ٹوٹ رہے ہے تیر کا | ہرگز دہان زخم جگر بی زبان نہو
مشعل کہان محفل انجم مین شکو کو | شعلہ جو میری آہ کا ای آسمان نہو
تم سا تو غنچہ تنگ بہی کوئی نہین دہن | کیونکر زبان خلق کی رطب اللسان نہو
بعد فنا بہی سایۂ بال ہما ہی ننگ | ایسا کہلون کہین اثر استخوان نہو
نرمی کی ساتہہ سنگدلی بہی ضرور ہے | کیا دخل گوشت ہو اثر استخوان نہو

ہر دم یہی دعا ہی شب وصل یار مین — تا صبح زور حشر فغان اذان نہو

تیر شہاب کہتی ہین اہل جہان جسی — یہ عاشقون کا نالۂ آتش فشان نہو

سو وہم آتی ہین شب تاریک ہجر مین — وہ شمع بزم حسن کہان ہو کہان نہو

ہین مرغ جان اہل تماشا حسن اسیر — کیون دام زلف یار کہا اسکی کہان نہو

جنت سی تیری کوچہ مین کس خبر ہی کا فرق — وہ بات کون سی ہی جو وہان ہو یہان نہو

کاہید کی کا لطف نہ بلی ہی غم فراق — میرا غبار وحشت سی ابر گران نہو

پیدا ہوا ہون عبرت دنیا کی واسطی — مجسا کوئی ضعیف نہو ناتوان نہو

بجسا نہو جو حاتم پست و بلند کو — لطف زمین نہو شرف آسمان نہو

عشق کس جگہہ زمانی مین ڈھونڈھا ہی تجہی — تیرا جہان ہی کہہ وہ کہین لامکان نہو

آیا لطف پاؤن سی جو نہو راہ کوی یار — ماتہی سی کیا جو سنگ در آستان نہو

افشان تارے ہین شب یلدا ہین موی کی — کہتی ہین جسکو مانگ کہین کہکشان نہو

چاہ ذقن مین گر کی نکلنا محال ہی — دنیا مین ایسا کہیل لب ناکدان نہو

دیکھا نہین تو باتین بناتی سی بنا دہ — ہمسی عجب نہین جو وصف دہان نہو

خطا یہی ہی تعلق دنیا فنا دہی — اسباب اگر نہو تو غم پاسبان نہو

دار فنا مین خانہ بدوشی پسند ہے — یارب مجھی تعلق کون مکان نہو

جب تیر کو کمان مین جوڑا جدا ہوا — کیون لی ثبات صحبت پیر و جوان نہو

ہی دود آہ سوزش دل پر قوی دلیل — ممکن نہین کہ شعلہ اوٹھی دھوان نہو

باد فنا سی بچتی نہین کشتی حیات — اب کوئی سفینہ بی بادبان نہو

شب مند دیر آہ سی ہون تیر آتشین — جس رات میرے ہاتھ مین ابرو کمان نہو

وہ ماہ برج حسن کی سامنی رہے — ای مہر اب جو گجرو ہی آسمان نہو

ولہ

جلاتی ہی صبا سی قصۂ زلف پریشانکو — قیامت جانتا ہون خامۂ مت موڑدن جانانکو

بہانے با مضامین قد بالای جانان کو — مکرر دیکھہ الا رفعت گردون گردانکو

خیال چشم جانان بن نگاہون کی سطح دے — محبت ہو ہی اگر سنخنگو سی سنخدانکو

برش تیغ قضا کی ہی برابر کی نفس مین — سمجھتا ہون اجل کا تیر تیر مژگانکو

ہوون رسوا دل کیا مردمان چشم گریانکی — سمجھتی ہین یہ شبنم کی برابر در طوفانکو

کہاں ابرو ونکی جیسی ہیں چلی سی مستغنی — ہمیں ہی چاہت سوفار دو نہیں تیر مژگانکو

سر اپناکو نہ دم رہتی ہی ای ابرو ترے زانو — کہ رحل اس سی کوئی بہتر نہیں تعظیم قرانکو

نہ اکڑ یا ہی مشرق رخ ترا خورشید تابان سے — پہٹون چاک گریبان سحر چاک گریبانکو

خداکی وصل آیا دکر دیر و حرم دونون — نہ ترسا و بت کافر دل گبر و مسلمانکو

یہاں خوش ور دفتہ میں النساؤن کبک قمری و بلبل — شرف ہی سرو گلشن میری سرو خرامانکو

یہ گوہر برسی رہی بس وہ ماہ نیسان میں — نہیں ہی نسبت ابر چشم تر سی ابر نیسانکو

یہ کس عیسی کی گانیمین صدائی قم باد نی — جلایا کسلکی ٹہوکر نی ہماری جسم بیجانکو

فراق یار میں اللہ رے جدت عشق گیسو کے — کیا آیام کرنا صاف شبہای زمستانکو

معلم خازن جنت ہی لڑکی حور جنت میں — سمجھتا ہون ریاض خلد ایوان دبستان کو

وہ رشک گل ہی موقف فرط ضعف ناتوانی سے — کیا خط میں قلم ہمنی جہٹی باب گلستانکو

تری رستی خلد برین کو کون نسبت ہے — زیادہ حکم رضوانسی ہی قیمت حکم دربانکو

فراق یار میں وہ دن کہایا اشکبار نے — سمندر لوگ کہتی ہیں ہماری چشم گریانکو

نچوڑون میں اگر وہ ماہ رومال ہی فلک ساتون — حفا تسی نہ رکھا ہی بر میری چشم گریانکو

عبادت جانتا ہون سیر گلزار شہادت کی — گل جنت سمجھتا ہون ہان زخم خندانکو

بنی تلوار اگر ایسی تو ہو لطف برش پیدا — تری تصویر ابرو بھیجی ملک صفاہانکو

فلک نالہ سوزان سے مرا جس وقت جا پہنچا — دکھاؤنگا تماشا مشعل خورشید تابانکو

موئی تہی دم مژگان مین بہا کیا ین کام نرگس کا — لگانا تھا ہماری قبر پر نخل سنبلانکو

تری تیغ نگہ کو کہتی ہین تیغ صفہانی — ہوئی ہی جا بجا جب سرمہ مگر اہل صفاہانکو

ستاتا ہی رلاتا ہی جلاتا ہی پتاتا ہی — خدا قابو ہی انسانمین لائی جان انسانکو

غم افشانی رہی عشق طفل اشک کو کب ہی — تمیز نیک و بد ہرگز نہین نافہم و نادانکو

ہماری سرو قد کی سامنی کیا رتبہ آدمی — نہین ہی بیٹھنی کا حکم تک سرو گلستانکو

وہ راتکو ہی جلتا مجکو روز و شب برابر ہین — غرور تیغے جسم سی سر چراغانکو

خیال مصحف رخ بتان اپنا وظیفہ ہے — کرون کیا حفظ اس بیٹی کی رسوتہای قرانکو

خدا کی فضل سی اہر شیر حق کا بندہ ہون — سمجھتا ہون کم از روباہ شیر نیستانکو

ولہ

اصل کنک ستاہین ٹاپو — غرق دریا نہ کہین ٹاپو

جب ہوا جلوہ گر مسیح مرا — ہوگیا چرخ چار مین ناپو

تن ہی خشک اور چشم تر دریا — ہوتا ہی بحر کی قرین ناپو

پڑگئی یار کی جو نقش قدم — بن گیا صورت نگین ناپو

وہ مبر الجمر اشک ہی جسکو — ربع مسکون کا بہی نہین ناپو

روی دم بہر جو چشم دریا بار — نہ نظر آئی پہر کہین ناپو

مین جیئے وہ کا لطف ہی لب گنگ — چاندنی و چاسل بہ جبین ناپو

اس دم اشک کا سن ای فرہاد — قاف سی قاف تک نہین ناپو

شب فرقت جو ضبط گریہ نہو — تر ہی گنگ کا کہین ناپو

پاس ہی ساحل مسرت سے — بحر غم کا کہین نہین ناپو

چشم تر جسم خشک سی ای مہر — ہین بحر تن ہی ہین ناپو

ولہ

دم پہر کتا ہی مرا ہر دم برائی لکہنو — لکہنو مجکو دکہا دی ای خدای لکہنو

تم ہین نصف نہ سہی فضای لکہنو — تو جہای صفہان مین جای لکہنو

مین بتون کا محو ہون زاہد خدا کا محو ہی — مبتلا ہی کعبہ و مین مبتلای لکھنو

جب کنار گنگ آتی ہی کبھی ٹھنڈی ہوا — یاد آتی ہی مجھی آب و ہوای لکھنو

ہی تصور زلف و رخسار بتان کا صبح و شام — رات دن کیونکر نہ مجھکو یاد آی لکھنو

صورت طوبی شجر ہین حور ہین ربا بہشتیان — ہی سرای خلد گویا ہر سرای لکھنو

مینا اڑا دیتی ہی میری شدت حب وطن — کان ہتی مین سو افسانہای لکھنو

خانہ جنت مین ایسی حور وش ممکن نہین — کچھ نہ ہی مجھکو خدا بیز اسوای لکھنو

وصف شیرین سامنی میری نکرای کوہکن — یاد آتی ہین مجھی شیرین ادای لکھنو

زاہد و ہرگز نہون راضی خدا آگاہ ہی — قصر جنت بہی اگر پاؤن بجای لکھنو

مانع گفتار اگر حیرت نہو جاتی تو ہم — اپنی سی پوچھتی وصف صفای لکھنو

نالہ شبگیر ہین صبح وطن کی یاد مین — ای نسیم صبح مجھکو ہی ہوای لکھنو

اوڑ کی سوی لکھنو جاتا جو ہوتی بال و پر — کیون نہ وقت یاد میری ہوش اوڑا ہی لکھنو

نا اگر جنت مین جاونگا نہ بہولونگا کبھی — جسقدر جی چاہی مجھکو آزمای لکھنو

یکی بستی ہی بلندی سعی و حسب ہی — عرش سی ہی مرتفع تحت الثرای لکھنو

لکھنؤ کا میں عاشق عشق میں تیز پا ہی حسن | کیا تعجب ہی اگر مجکو بلای لکھنو
بادشاہ لکھنؤ کی ایک زرنجشی پہ ہے | قیصر و فغفور و خاقان ہیں گدای لکھنو
آرزو وہی بخشی ہی فرمان روای کاینات | مہر پرور میں مہربان فرمانروای لکھنو

ولہ

جانفزا مانند جنت ہی فضای لکھنو | مثل انفاس مسیحا ہی ہوای لکھنو
پہر نکلی اپنی نجی کو شفق سی اپکدن | مہر تابان کی جو ہاتہ آئی حنای لکھنو
لکھنؤ کا صبح سی تا شام رہتا ہی خیال | لیو تن میری جو ہمن ہر رات آئی لکھنو
ہو کتین کنکا کی لہرین تیغ میری جانکو | مثل بسمل دل تڑپتا ہی برای لکھنو
نیم جان کیا ہین غم زندہ کرلینکی مجھی | جب ملین کی شاہد معجز نمای لکھنو
لکھنؤ مین رنج و غم سی کب سیکو کام ہی | پڑرہی عشرت ہی جام کدای لکھنو
لکھنو سی ہو کئی بی نی تو باغ جہان | باغ عالم کیا کہ جنت ہے فدای لکھنو
رشک گلکون می آنکہو نسی نکیون ہو وہم کرن | پہرتی ہین پیش نظر گلگون قبای لکھنو
ہی نسیم گیسوی عنبر فشان چارون طرف | رشک نافہ ختن ہین کو بہای لکھنو

کا پنور بن ہی جی بسری رزم کا یکا یک سبب — جسم کو لگجاتی ہی آسر ہوای لکھنو

یا الٰہ العالمین جلدی کسیدن مہر پر — مہر سلطان جہان ہو رہنمای لکھنو

ولہ

ہمکو بی دیدار دلدار مبارک ہو — تخم میکدی کو می کو خمار مبارک ہو

راضی ہون جو دنی سی لاکہ خوشامد سی — مجکو شب وصل وسکی تکرار مبارک ہو

پہر ابر و ہوا دیکہون پہر صحبت تجوار سی — پہر مجکو تماشای گلزار مبارک ہو

مین یاد زن وصلت فرقت ہو تیرے نکو — اقبال مجہی اونکو ادبار مبارک ہو

فاقہ سی ہون فرقت مین کہانا و کہلا جا — اس صوم کا یون مجکو افطار مبارک ہو

یا رب بسا ہو منہ مجکو وکہا دیوی — شادی کا مری منہ کو اظہار مبارک ہو

نظارہ گیسو سی رب تی انکہون کو — لطف ختن بستر تاتار مبارک ہو

ای مہر عالم پنہا حال تجہ سی — ہر رات اوسی مہ کا دیدار مبارک ہو

ولہ

بلبل پہرتی ہون دل مین گلعذار لکھنو — میری آنکہون کو بی کی انتظار لکھنو

دیکہون پہر دی بتانِ گلعذارِ لکہنو — تجہین قدرت ہی ای پروردگارِ لکہنو

پاس سی دیکہون بنا پاہی یارِ لکہنو — دور ہو آنکہون سی یارب انتظارِ لکہنو

مجہمین تجہمین فرق ہی انصاف کر ای عندلیب — بہتر از باغ تو مین ہی خارِ لکہنو

حیدرآباد و دلّی کی حقیقت کون ہے — وسعتِ ملکِ صفاہان ہی نثارِ لکہنو

زلف در رخسارِ حسینان ملن کا ہی خیال — تیون یاد آئی مجہی لیل و نہارِ لکہنو

تیر ای انجم آٹہوین جنہی سی کم مین ہی فلک — اسقدر رکہا ہی مین داغِ بی شمارِ لکہنو

کانپور مین کیا کہین جاذبی ہی گلگشتِ ملیح — سامنی آنکہون کی ہی باغ و بہارِ لکہنو

آئین دو تن کر نکوار ماب بیس آتی ہیں — سرمۂ چشمِ صفاہان ہی غبارِ لکہنو

مجکو میرا کار آبائی ملی پہر اے خدا — پہر بلاوی شاہِ گردون اقتدارِ لکہنو

ناقۂ صالح کی پی ہرنی کا صدقا ای خدا — آئین لینی کو مجہی ناقہ سوارِ لکہنو

ہو بہار داغہائی پیس جنت کو خزان — مہران آنکہون سی پہر دیکہون بہارِ لکہنو

ولہ

عشقِ گیسو سی سوا ہی اشتیاقِ لکہنو — جانِ شیدا کو بلا ہی اشتیاقِ لکہنو

ایکدن جاتی تھی زبین پی یاد یاران وطن
روز و شب صبح و مسا ہی اشتیاق لکھنؤ

حورین ہین فردوس مین مداح کردو ملک
مجکو بھی ایدل بجا ہی اشتیاق لکھنؤ

فرش مین مسند ہو بیدار ہو خواب سی ہو
اے سخن تکیہ مرا ہی اشتیاق لکھنؤ

سلطنت کی ہر لی پہنچا وی طن تک ای ہما
بادشاہی سی کا ہی اشتیاق لکھنؤ

جسطرح یہہ ہی دعا کی کہتی ہین آمین لوگ
ورد بعد ہر دعا ہی اشتیاق لکھنؤ

مثل آب و آتش و خاک و ہوا طینت مین ہی
پانچوان عنصر بنا ہی اشتیاق لکھنؤ

اور جو کچھ چیز میری جسم مین کرا ہین
جان ہی یا دل ہلا ہی اشتیاق لکھنؤ

اٹھ گیا ہی شوق عمر و مال و عز و جاہ کا
بسکی لی بڑھ گیا ہی اشتیاق لکھنؤ

بابلاتا ہی وطن یا آپسی ہم جاتی ہین
دیکھی کیا جاتا ہی اشتیاق لکھنؤ

مرہم وصل وطن ای بہر اسکا ہی علاج
مثل داغ دل ہوا ہی اشتیاق لکھنؤ

## ولہ

جیسی کب دی کافراق لکھنؤ
جان تک لی کا فراق لکھنؤ

جان و مال و صبر و طاقت لی چکا
اور کیا لیگا فراق لکھنؤ

دیکھیں کب تک جیسا رنجِ وصل میں | آزمائی گا فراقِ لکھنو
لیں گی راحت وصلِ کنجِ گور سی | رنج اگر دیگا فراقِ لکھنو
درد و رنج و صدمۂ ایذا و داغ | راحت دن دیگا فراقِ لکھنو
دولتِ وصلِ وطن کی حرص میں | نقد جاں لیگا فراقِ لکھنو
پہر کو اک بہ کی یادِ وصل میں | داغ سو دیگا فراقِ لکھنو

ولہ

لکھنو خوب ہے جنت کی چمن سی ہمکو | خوش کری جلد خدا سیرِ وطن سی ہمکو
گہر ہو یا دشت ہو منظور ہی یادِ جانا | کام ہی بےوطنی سی نہ وطن سی ہمکو
ایفلک ضعف سی ہم آزر دہ مردہ ہیں | نہ غرض قبر سی ہمکو نہ کفن سی ہمکو
قبر ہی کاش نہو نی کہ نہ ہوتی لاغر | رنج حاصل ہوی آسایشِ تن سی ہمکو
آگ دی جسم کو ایذائے جنون وحشت نے | گرمی اب لگتی ہی پیراہنِ تن سی ہمکو
عالمِ ارواح کا یاد آتا ہی اپنی نغمہ | نہ چھڑا صحبت یارانِ وطن سی ہمکو
جب خیالِ قدِ بالا میں جھکی طبع بلند | نئی مضمون ملی چرخِ کہن سی ہمکو

دشت غربت نہین ای بیخبر دست اجل — ایک ٹکڑا نہ ملا جامۂ تن سی ہمکو
شہد خالص سخن تلخ ہی بہتر نبات — لذت طرفہ ملی تیرے دہن سی ہمکو
خنجر ہستی موہوم نی بہٹکایا ہی — زندگانی نی چہڑایا ہی وطن سی ہمکو

ایکدن قبر کا پابندہ محل ہوگی زمین — خلعت فاخرہ ملنا ہی کفن سی ہمکو
ہوئی خو بادیۂ دشت جنون ایسی — بوی بغض آنی لگی حب وطن سی ہمکو
مجہسی آنکہون نی کہا دیکہہ کی پر چشم جبین — ٹکرین رو ذرہ نہ لڑوا و ہرنسی ہمکو
جہکی اوس مہر جبین کی پہ دوپٹی کی کرن — کہ تنفر ہوا سورج کی کرن سی ہمکو
سلسلہ کوچۂ گیسو مین ہی شبگردیکا — دنکو کچہہ کام نہین سیر ختن سی ہمکو
دربدر ہم پہرواے حرص ہوی دنیا — خانہ برباد کیا لاکی وطن سی ہمکو
جلوۂ رخ نہین بوجہ تہ حلقۂ زلف — دیکہنا رہتا ہی یہ چاند گہن سی ہمکو
یہ ہوی طرح کی ای مہر سحی تاریخ — بس محبت ہی گل غنچہ دہن سی ہمکو

ولہ

سنہ ۱۸۳۵ عیسوی

ہاتف غیب کی ہر اک سخن سی ہمکو — کام کی بات ملی تیری دہن سی ہمکو

دیکھیں کب تک جھیلے رنج وصل میں　　آزمائی گا فراق کتنو
لیں گی راحت وصل کنج گور سی　　رنج اگر دی گا فراق کتنو
درد و رنج و صدمۂ ایذا و داغ　　راحت دن دی گا فراق کتنو
دولت وصل وطن کی حرص میں　　نقد جان لی گا فراق کتنو
مجھکو اک یہ کی یاد وصل میں　　داغ سو دی گا فراق کتنو

ولہ

لکھنو خوب ہے جنت کی چمن سی ہمکو　　خوش کری جلد خدا پیر وطن سی ہمکو
گھر ہو یا دشت ہو منظور ہی یا دیرانا　　کام ہی بیوطنی سی نہ وطن سی ہمکو
اے فلک ضعف سی ہم آزردہ و مردہ ہین　　نہ غرض قبر سی ہمکو نہ کفن سی ہمکو
قبر بھی کاش نہوتی کہ نہ ہوتی لاغر　　رنج حاصل ہوی آسایش تن سی ہمکو
آگ دی جسم کو اندیشۂ جنون وحشت نے　　گرمی اب لگتی ہی پیراہن تن سی ہمکو
عالم ارواح کا یاد آیا ہی اپنی عمر　　تم چھڑا صحبت یاران وطن سی ہمکو
جب خیال قد بالا میں جھکی طبع بلند　　بنی مضمون ملی سرو سخن سی ہمکو

دست ہمت نہین ای بیخبرو دست سوال | ایک ٹکڑا نہ ملا جامۂ تن سی ہمکو
شہد خالص سخن تلخ ہی بہتر نبات | لذت طرفہ ملی تیشۂ تیغ زن سی ہمکو
خنجر ہستی موہوم نی بہٹکایا ہی | زندگانی نی پہرایا ہی وطن سی ہمکو

ایکدن قبر کا پابندہ محل دیگی زمین | خلعت فاخرہ لینا ہی کفن سی ہمکو
ہوئی خرابۂ دشت جنون اخیر ایسی | بوئی بغض آنی لگی حُبّ وطن سی ہمکو
مجہسی انکہون نی کہا دیکہہ کی وہ چشم و جبین | نکہت روز نہ لڑوا دہر لنسی ہمکو
جمکی اوس مہ جبین کی دوپٹی کی کرن | کہ تنفر ہوا سورج کی کرنسی ہمکو
سلسلہ کوچہ گیسو مین ہی شبگردیکا | دنکو کچہہ کام نہین سیر چمن سی ہمکو
دربدر ہم پہرا دای حرص ہوای دنیا | خانہ برباد کیا لاکی وطن سی ہمکو
جلوۂ رخ نہین ہو جہ تہ حلقۂ زلف | دیکہنا رہتا ہی یہ چاند گہن سی ہمکو
یہ ہوئی طرح کی ای مہر مسیحی تاریخ | بس محبت ہی گل غنچہ دہن سی ہمکو

ولہ

عیسوی ۱۸۳۵

ملی غیب کی سرا سخن سی ہمکو | کام کی بات ملی تیری دہن سی ہمکو

لپٹ گئی افح تنک سمن سی ہمکو — شام غربتکی ملی صبح وطن سی ہمکو

عاشق چشم بتان ہم ہین مستی تہو رہین — نیو جہہ لی ہیں تو ایک ایک برہنی ہمکو

ہم ہین عشق تحد ایمن عبث ڈالو آمرد ڈل — آبرو پانی ہی اس جاہ ذقن سی ہمکو

ابکی سیلی کا جہری عشق تمہ بربادی — سیلی آئی ہین تحایف من کہن سی ہمکو

ملی ہین گریہ و حیرانی و سودا و سکوت — چشم و رخسارہ و گیسو و دہن سی ہمکو

ربط ہی فرقت زلف و لب و قد و رخ سی — سنبل و برگ گل و سرو و سمن سی ہمکو

عشق لف سینہ حسین حبیب عارض ہی — کام کیا ہی حبش و چین و ختن سی ہمکو

تو لی موباف مین باندہا جو ہی ہر کاکل — ہو رہن کر دیا ہی سانپ کی منّی ہمکو

تیری اوصاف کی تعریف طلب کرتا ہی — یوسف و لیلی و عذرا و دمن سی ہمکو

صحبت انجمن جہان ہجرمین ہی یا نخوت — غم و درد و الم و رنج و محن سی ہمکو

لطف گلگشت کی مانع ہوا گر جلاد و — پہول و جوہر خنجر کی چمن سی ہمکو

ہاتہ لینی کہتی ہین لب لذت و بہی دم آبیت — نار پستان سی تہین سیب ذقن سی ہمکو

زر گل پر بہی ہی سنّی کا ارادہ شاید — باغ مین آج کہلا تیری چلنی ہمکو

یادِ دندانِ دہن خلد مین آئی ای مہر — انّ فی الجنّۃ نہرا لبن سی ہمکو

## ولہ

ہلی نہ ہمکو دکہاتی ہے چہپا لیتی ہو — دیکہہ لیتی ہین ترا در ونکو کہا دیتی ہو

ای بتو جبین مسرت مین دغا دیتی ہو — آنکہہ تم دیدۂ و دانستہ چرالیتی ہو

بیوفاؤ کسی عاشق کا ہو کیا بتر احوال — قشقہ حسن کو دو ہاتہہ بڑا کہتی ہو

ای کلو وصل مین جا زلم بجز سی تم — چمن حسن مین کہٹکا سا لگا دیتی ہو

عاشقون ہی سی نہین آتی ہی عمر کرنا — بد زبان ہو تو معلّم سی در ابالی تی ہو

زاہد و حوصلہ مین عشق کی برار کرو — کونی مین بیٹہی ہوئی انڈونکو کہا سیتی ہو

باتین ای مہر و تسو مہر سی فہمیدہ کرو — اب سمجہہ تمکو ہوئی نام خدا جیتی ہو

## ردیف ہا

بہ صفا یا تا نہین اپنی بدن مین آئینہ — جڑ دیا ہی کیا نری ہر جوڑ بدن مین آئینہ

ہشتہ آئینہ لوحِ جبین یار ہون — صاحبو کہہ کہہ بحیرہ مبری کفن مین آئینہ

حیرتی تیرا جو شد بزم مین افتادہ ہی — لوگ کہتی ہین پڑا ہی انجمن مین آئینہ

باغ میں یاد آگیا مجکو جو روئے آئینہ رو
آتش رنگ بن کیا نہالا چمن میں آئینہ

رنگ عارض سی سو اشتقاف ہی جا ملکتی ہی گر
کیا تو رنگی بدلی ہی جا فرقن میں آئینہ

بزم نور میں سی ہی حیران جرم مہر و مہ
شمع ہی فانوس میں یا پیرہن میں آئینہ

وہ دل حیران اندر سی کیا افسوس سی
کیوں یا دست بیت پیمائش میں آئینہ

حسن ہوشی ہی کر ہی جا نو ہیں نہی تا نہ ہی
دیکھتا رہتا ہی تجکو انجمن میں آئینہ

پڑ گیا عکس بنا ان یا فرقت کفن کو
کیا تعجب ہی اگر آئی سخن میں آئینہ

ہمدمو تمکو مری جا جز افسوسی یہ حسرت ہووے ہے
میری بدلی رکھیو یا میری کفن میں آئینہ

بیچ میں مجنوں کے س لیلی کی کہیو سلام
ساقیو رکھیو یہی میں دولہن میں آئینہ

صورت من ہی سنہ پر خاک ملنا ہجر میں
چشم حیران ہی مری بیت حزن میں آئینہ

عشق عارض خط سی چھوڑ الفیں ان کس کیا
یعنی جا پہنچا حلب سی اب ختن میں آئینہ

ہی آل حیران مرا محو لب لعل صنم
از نور مصرف ہی سیر یمن میں آئینہ

پھر آدس آئینہ رو سی کیا آسی شنید ہوئی
ماہ جوہردار ہی جس شیخ کہن میں آئینہ

ہین گوش منور مہ انور سی زیادہ — بندہ ہی تری کان کا اختر سی زیادہ

ہین زخم تن زار گل تر سی زیادہ — آہین میری ہین سرو صنوبر سی زیادہ

حیرانونکو نظارہ کی رخصت نہین ملتی — آئینہ ہوا سد سکندر سی زیادہ

عبرت کا جو طالب ہی تو سن قصۂ لوسیت — دشمن نہین ہی کوئی برادر سی زیادہ

بیکار ہی اے دل طلب زر و جہان مین — ملتی کا نہین تجکو مقدر سی زیادہ

ہین داغ جگر اخگر و دوزخ سی فزونتر — سینہ ہی مرا مشعل و مجمر سی زیادہ

وصف نگہہ و ابروی شہ کا کوئی کیا — یہ تیغ سی افزون ہی وہ خنجر سی زیادہ

آنکھین میری ہین منبع دریای ہمہ — ہر اشک کا قطرہ ہی سمندر سی زیادہ

وہ غیرت گل تو ہی گلستان جہان مین — ہین جو بہہ تری کہ گل تر سی زیادہ

بت ہای جہان جس نظر آتی ہین مکان — ہی اپنا تصور ہمین آذر سی زیادہ

تو نامہ بر و تہوڑا سا ہی کاغذ نامہ — ہر حرف ہی مکتوب مین فر سی زیادہ

مرا شیشۂ دل ہو متحمل — جو بات ہی اوس سنگی و پتہر سی زیادہ

حسرت کی لئی مال کا مصرف ہی منعم — آخر ملی کا اوسی چادر سی زیادہ

بجنی کانہین شیشہ نارک میرے دل کا — عشق بت بی رحم ہی پتھر سی زیادہ
رونی او ٹہون جب سروقد یار کی غم مین — ہنگامہ ہو ہنگامہ محشر سین زیادہ
ای مہر ازل سی ہون غلام اسد اللہ — ینو ر بری من شیر کی تیور سی زیادہ

ولہ

قد و بالا ہی یا بلاسے یہ — فتنہ حشر سی سوا ہی یہ
اسکوا ی بت سمجہہ کی کر پامال — دل نہین خانہ خدا ہی یہ
سب لہو سی ہی سرخ ای قاصد — کوی مشتاق کا پتا ہی یہ
آپ ہنس ہنس کی ہمکو رلوانا — ناز ہے عشوہ ہی ادا ہی
ای بتو میری دلکی قدر کرو — بخدا خانہ خدا ہی یہ
نکلی کا خط تو دی کا زہر ہین — اپنی تقدیر کا لکہا ہی یہ
خون دل پیتی ہین بض فراق — مرض عشق کے دوا ہی یہ
اپنی لکو بہلا ہنسین لکتا — کوئی تجکو کہی برا ہی یہ
رستی ہو دعا مین دیتا ہون — ہے وہ طرز جفا وفا ہی

دیکھکر مجکو وہ یہ کہتا ہے — کسکا دیوانہ ہوگیا ہی یہ

بکرین اوس بت سی وہ منانے ہین — آرزوئی دل ایکدا ہی یہ

اپنی بر مین ہو وہ مسیحا دم — زندگی کا بڑا مزا ہی یہ

بندی اصنام کی رہین یارو — کعبہ مین اپنی التجا ہی یہ

کہنا میرا حال اوس گل سی — تجہسی اب ای صبا کلا ہی

دل میرا توڑنا سمجھکی بتو — کعبۂ شیشہ سی سوا ہی یہ

وہ رخ و زلف دیکھین ہم یارب — روز و شب اپنا مدعا ہی یہ

ہی وہ کافر جو بت نہ سمجھی اوسی — بت نہین پرتو خدا ہی یہ

دل عاشق کو بتکدہ نہ کہو — ای بتو خانۂ خدا ہی یہ

موت بہولی ہوا اپنی ذلت سی — منعمون ایکدن فنا ہی یہ

باغ مین مرغ دل کو دفن کرو — یعنی گل کہا کی مرگیا ہی یہ

مہر کو بی سبب نہین گردش — عاشق اک رشک ماہ کا ہی یہ

جینا ستم یار مین مرنا دم وصلت — دونون مین مجھی مشکل آسانسی زیادہ
دریا کو مری چشم تر و اشک کی ہی قدر — ہر اک ہی سحاب تر بارانسی زیادہ
کوہ غم اوٹھایا مین مری جسم دل و جان — ہین ستم وسہی تب ہجران سی زیادہ
مرنا ہی بھلا منت ارزالی سی یارب — ہی جیب کفن دامن احسانسی زیادہ
عارض مین جو حسن و خال رخ یار مین بس ہی — ہندو مین بہا اپن قوم مسلمانسی زیادہ
رلوائی ہی سفاک کی تیر نگی جدائی — ناسور ہوئی ہین گریبانسی زیادہ
بچی نہ جانان مین مجہی رتبہ آدم — ہین غیر و بان فرقہ شیطانسی زیادہ
ایام جدائی مین اوسکا ہو تصور — المہر جو ہی مہر درخشانسی زیادہ

## ولہ

صحبت ہی مجہی ضبط غم جانسی زیادہ — پیدا ہی محبت غم پنہانسی زیادہ
دان کردی اگر رات کو بی پردہ وہ مہ جائے — ہر ذرہ ہو خورشید درخشانسی زیادہ
بدعہد ہوئی وہ بت یہی ہی سخت قباحت — بدتر نہین کچھہ سستی پیمانسی زیادہ
روتی ہی ہلی بر چشم تر ای ابر — ہی سیل نگہدار نگہبانسی زیادہ

شرب میں دیکھی شب فرقت کی تلافی — طائر میں وفا ہی دل انسان سی زیادہ

ایمان سی کہی تو ترار وئی کتابی — مصحف سی ہی کم اور کتابت انسی زیادہ

ہنوائی جو اوس غیرت گلزار نی مسند — گلبت ہوا صحن گلستان سی زیادہ

کچھ روز ون کرایہ کو ہمیں جا ئی ہی ای بس — صحرا ہوا کر عالم امکان سی زیادہ

زہنا تری سر می کا جو ابر سی دن ہی — محل ہی بہان شہر صفاہان سی زیادہ

کیا تنگ ہو غم سی دل سودا زدہ میرا — وسعت ہی عالم امکان سی زیادہ

دیکھی نہ ہی دامن صحرائی عدم کی — ہو حرص اگر چاک گریبان سی زیادہ

ابر تنک چمن باغ میں تو ٹہری جو دو دن — قطعہ ہوں زاغ و زغن مرغ خوش الحان سی زیادہ

بلبل کو ملی مرتبۂ طائر سدرہ — ہو حکم ملخ حکم سلیمان سی زیادہ

طاؤس ہی داغوں سی گردون کی کوکب — ہو کبک میں جلوا مہ تابان سی زیادہ

شمشاد میں عالم شجر طور کا ہو جائی — ہر فاختہ ہو موسی عمران سی زیادہ

ہار جبان نہرونکی آگی ہر ین پانی — فواری ہون موزون قد جانان سی زیادہ

نرگس کو کہیں دیدۂ ارباب بصیرت — سنبل کو کہیں گیسوی جانان سی زیادہ

| | |
|---|---|
| چنبیلی ہیں سوسن گلشن کی زباں | ہوں نطق میں گویائی سبحان سی زباں |
| گلشن میں نزاکت ہور یا دو رنگ گل | کاشو نہیں ہو عالم گل خندان سی زباں |
| ہونا کہ کہیں لوگ یہ نپٹی ہیں جو اَو | پھولو نکو کہیں کو حسینا نسی زباں |
| خاک ہوں بر کہ گل بو قلموں ہوں | سیم و زر و لعل و دُر و مرجان سی زباں |
| کا جھیں میں عجب رنگ ہو ضلون احسن آرا | گلزار نبی روضۂ رضوان سی زباں |
| حیدر سی ہیں گم کیا ہے آیہ سمجھہ المہر | ہیں جشن تم رسل حیدر قربانی سی زباں |

ولہ

| | |
|---|---|
| کر بن جا ایک آدمی اس گردش افلاک کا شکوہ | نیستی کی بنا ہے گلستی جا ایک کا شکوہ |
| وہ کریاں میں حقیقت کیا مری کی واں انجمن | گری صحرا کا دامن دیدہ نمناک کا شکوہ |
| جو سینا ہے مین اوپی نکو صبر کیا ہر گردو نسی | زمینو نکو نہیں ہی گردش افلاک کا شکوہ |
| وہاں تیز زبان سی نپٹ یا ایک اک حجت کو | لب بر زخم پر ہی خنجر سفاک کا شکوہ |
| جو میری عمر کی یہ چار دن عشق میں گذر گئی | رہی گل آتش و آب و مینوں خاک کا شکوہ |
| صبر کیا بحر رحمت کو میری خطا اسی | نہیں ہیں پاکی لب پر جائے نپاک کا شکوہ |

ہنین التبہسولا آنکہی ہن اتنی سرعت بیجا ہوا کرتی ہی تیری شہب جالاک کا شکوہ
اوسکا منہ پونہچی یہ میری قسمت کا لکہاہے کلہ قاصد کا مجکو نہ ہرگز ڈاک کا شکوہ
جہنم کو تن محرور عاشق ناگوارا ہے سمندر کو ہی بحر عشق کی تیراک کا شکوہ
بجز تیغ اجل حسرت شہادت کی نہ نکلی کی خداوندا کرون نامہربان سفاک کا شکوہ
حریصونکو محل و بحل کا کب تامل ہی کرینگی تالب گور اہل زراملاک کا شکوہ
جو بچین ہو نو کیا اللف لباس درنج عریانی ہنین ہی مردم تصویر کو پوشاک کا شکوہ
وفور گریہ ہی فرقت ہی سیانونکا پہنا ہے کریگا ابر بیری دیدۂ نمناک کا شکوہ
جو عالی ہین ضرر پاتی نہین سفل سی وہ ہرگز فرشتونکو نہین ہی گردش افلاک کا شکوہ
بلا وہ ماہ مصرع طرح کی تاریخ کا پایا کرینگی مہر ہم کس سی اہل افلاک کا شکوہ

ولہ

سنہ ۱۲ ہجری

ساری عالم کو مبارک ہو تری بسم اللہ لوح پر لکہی قلم آج یہی بسم اللہ
عید سی روز مبارک کو کہون یا فوروز ہمنی دیکہی کہی ایسی نہ سنی بسم اللہ
آپ بڑہنی کو جو بیٹہین ہم اوٹہین کا شکوہ یہی گویا ہی میدان یہی بسم اللہ

حرف اونپر یہی موں آج جو مشغول ہے — اسطرح کی نہیں وو لکھی ہی کہی بسم اللہ
ہی دعا مہر کی آئی تجہی پڑ ہنا لکہنا — یہ مبارک کرین ہند و نبی بسم اللہ

## ردیف یا

نام خداسی نام علی بہرہ مند ہی — حد سی زیادہ رتبہ اعلی بلند ہی
مثل فلک سمند ترا سر بلند ہی — ایاہ کہکشا کی جگہ زیر بند ہی
یوسف کو تو عزیز زیادہ ہی جانبسی — جوں با خضر مسیح ترا دردمند ہی
اذا زمین کا ق ہی رفرف حرام من — کیا خوب زیر ران مبارک سمند ہی
ہر چند وصف خاص ہی شق قمر کر — اعجاز ذات پاک میں اس سی دو چند ہی
کیوں قدسیوں کو تیری یارت بہو نصیب — کو نہا ہی عرش لف ملایک کمند ہی
تشبیہ کس سوں دوں تن ہی نبر کو اوج من — عرش خدا سی نیہ آدل بلند ہی
تجہہ کم نہیں سمند فلک سیر در سے — پر نعل ماہ یک شبہ سی چار چند ہی
موقوف ضرب خندق و خیبر ہی تجہہ نہیں — ہر ایک جہاد خدا کو پسند ہی
مولد کا کعبہ سوا کیی کب ہوا — خانی کا خانہ زاد و تو ای ارجمند ہی

انہی مین جسکو کحل جواہر کی ہی تلاش
عود بصر کو خاک قدم سودمند ہے

مین جوشن طبر جن وشبر تری حکم مین
تیرا سر بر پاک سلیمان پسند ہے

تجسانی کی بعد ہی شیرین کلام کو
تنگ شکر دہن ہی ہر اک بات قند ہے

لوگا شراب ساقی کوثر سی خلد مین
پروا نہین اگر در میخانہ بند ہے

پوچھی کا بعد مرگ حضور علی مین تو
ایہہ رنج ہجر کا ایام چند ہے

ولہ

ناصح ادہر خفا ہی اودہر یار تنگ ہی
ای بخت وعشق بت کا یہ کیسن ڈہنگ ہی

گولی ہی آہ نا ہی گلو کی تفنگ ہی
سینا مکان عشق بت خانہ جنگ ہی

دنیا کی منہ مین آگی بجی خاک آدمی
گویا دہان اژدر و کام نہنگ ہی

ان بن ضرور ہو کی کل وعندلیب مین
تہی مین جا نہ باغ مین و خانہ جنگ ہی

زینت کی بعد دیکہی کیا کیا فساد ہون
مشاطہ بیقرار ہی آینہ دنگ ہی

تیغ قضا ہماری ادا کا نمونہ ہے
سینہ اجل تمہاری نگہ کا خدنگ ہی

ابرو سرس ہی لف وخط و خال و چشم ہے
سو دا ئی نگاشتہ اقلیم زنگ ہے

پروانہ بھیج تو قسی خط کی جواب مین — ای شمع رو بجای کبوتر پتنگ ہے

دوزخ ہی باغ گہر جو وہ تیرا ہی ہمکنا — فرقت مین خلد خانۂ قید فرنگ ہے

اب شاہ کی ترنگ سی عالم ہی آنکا — جو ساز بزم عیش مین ہی جلترنگ ہے

صحرای حشر کا ترے مجنون کو خوف کیا — دنیا سی تا فضای عدم اک شلنگ ہے

ای بحر حسن دیکھا کیا ماجرا کہون — جو تنگ ہی مقابل دریای تنگ ہے

ناصح خدا کی واسطی کرتا نہین ہی ام — مذکور صحبت صنم خانہ جنگ ہے

ثمنا دو بزم شمع تری ساتھ دور تے — ای ماہ سرو قامت انہین عذر لنگ ہے

ای مہر ایسی تنگ قمر کا ہون حیرتی — ماہ شب چہاردہم جس سی تنگ ہے

ولہ

ہجر ہی اخاکساری آزمانا چاہیے — خاکمین ملکی تمنا مین ملانا چاہیے

محفل اغیار مین دعوت ہوئی ہی یار کی — گوشۂ عزلت مین ہمکو رنج کہانا چاہیے

چار دن مین عشق کامل ہی محال عقل کو — اسکو فرصت چاہیی اسکو زمانا چاہیے

غیر کی گہر مین بہانہ سی گیا ہی جان جان — قبر مین جانی کا ہمکو بہی بہانا چاہیے

کسطرح ہر ناتوانی سی اوٹھہ سکی کا کوہِ غم
عشق کی صدمی اوٹھانیکو توانا چاہیی

رانکو ہوتا ہی اثرِ سنگ قمر لطفِ نجوم
چھنتی ہو فشان تو سر لکانا چاہیی

مصحفِ رخ کی محبت مین اوسی آتا ہی تنگ
یار کی آگی ہمین قرآن اوٹھانا چاہیی

مرتی دم ایسی دمِ چشم اومیت ہی ضرور
خشک لب ہون نزع ہی پانی چوانا چاہیی

تمنی کند ہوائی اگر چوٹی دکھا جاوی ہمین
توسنِ عمر و انکو تازیانا چاہیی

اگئی جابر نکی دن اب ی مہر کیون غافل ہی تو
روز روشن خورشید انکو بلانا چاہیی

## ولہ

فصل گل ہی پھول ایسا پلایا چاہیی
ساغرِ صہبا برنگ گل بنایا چاہیی

لب سی میری بخت سوتی مین جگایا چاہیی
ساتھ اپنی ایک شب مجکو سولایا چاہیی

چل رہی ہی کوچۂ جانان کی جانب کی ہوا
اب فلک اسکو ہماری خاک اوٹھایا چاہیی

خواب مین شاید نظر آ جاوی وہ یوسف عزیز
ورد کوئی سورۂ یوسف کا ایا چاہیی

بحرِ جانان مین اوٹھا طوفان سیلاب سرشک
کشتی می قیس اسوقت لایا چاہیی

آفتابِ عارضِ تابان سی سرک کر نقاب
عاشقون کی دیدہ ہا تر سکھایا چاہیی

ساتھ وہ رنگی کل خندان سیاوشونکی طرح
اپنی کلکونکو چمن مین گدگدایا جاتا ہے

بخت خفتہ سونی دیتا نہیں ہی یار سی
خواب مین چہرہ کبھی اپنا دکھایا جاتا ہے

کر رہا ہی ہجر جانان مین نہایت زور شور
ابر دریا بار کو آنکھین کہایا جاتا ہے

مفلسی مین آگئی ہی اب جنون فصل بہار
اب زر گل باغ مین چل کر اوڑایا جاتا ہے

آفتاب داغ وعریانی کا کیا خوف اے جنون
دامن دشت و جبل کا سر کو سایا جاتا ہے

ہجر مین یار بہاری جلتی ہی مانند گل
دھجیان کاہین تن کی اوڑایا جاتا ہے

ہجر بحر حسن مین دریا پر اگر روئیے
بار ہا دریا لب دریا بہایا جاتا ہے

اٹھی بی تعب نجد مین بھجوا دی کھینچو اگر شبیہ
روح لیلی کو اگر مجنون بنایا جاتا ہے

محکو پر ہونکی یہان آتش زخورنگی ہا ون
ایک ہی بت دونون عالم مرجع ایا جاتا ہے

زندہ مشرب ہون سنجا ہی آبجو ان ہی سرا
مر رہا ہون ساقیو مجکو جلایا جاتا ہے

داغ فرقت ہی زمانہ وہ آفتاب حشر سے
ہجر کا دن روز محشر سے سوا پایا جاتا ہے

کس نے وصل مین تو نی پلائی ہی شراب
آب حیوان تجکو ساقیا پلایا جاتا ہے

یار آیا ہی کوئی لیہ کبہی غزل
کرکی موزون جان دل اوسکو سنایا جاتا ہے

## وله

اج آوس آئینہ رو کو چلکی لایا چاہئی
اپنی گہر کو آئینہ کا گہر بنایا چاہئی

یار آیا حال بیتابی سنایا چاہئی
ہوش میں ای جان بی آرام آیا چاہئی

لوک سمجھیں ہے قریب شام پہولی ہی شفق
پان کہایا ہی تو سی کا بہی لکایا چاہئی

اے موزون کیجیی او صاف بن صیاد کے
دام میں غان معنی کچہ پہنسایا چاہئی

کچہ تو وصف یو زبان ہی موزون کیجے
شاہد مضمون کو معشوقہ بنایا چاہئی

کفر کا بہی سلسلہ ایمان کی سا ہی ہے
پہر سبحہ رشتۂ زنار لایا چاہئی

رو حکو سمجھی ہمن دل کو سمجھی بتکدہ
ہکو لیا ایک بت کا فر خدا یا چاہئی

بتری عاشق پکی چسکی کر رہی ہیں مستور ہے
کچہ دنو نکو شہر خاموشان بسایا چاہئی

عشق ہے صدمی کی طاقت ہی جسم زار
بار غم میں بہا سی کیون اوٹھایا چاہئی

لدن مین ہین بہا تی کسکی سر کشی
گردن مینا کو ایا قی جہکایا چاہئی

طامیر اکبو زر سی ٹرہا صاحب
جہوٹی باتو میں نہ بندیکوا ورایا چاہئی

ہر موکی ہیں بتان سنگدل
عقل حیران ہے کہ اب کسکو خدایا چاہئی

شیشے کونی مین سیر باغ و صحرا کی | دامن انکار کر دست سی چھڑا لیا ہی
جب نہیں خوف خدا بندوں سی ڈرنا حسن کے لیے | محشر کے سامنی شستہ ناز بلایا جائی۔
آئے یا مین بناہین کی اگر غیروں کی ساتھ | غسل میت مجھکو دلوا کر نہایا جائی
وہ بھی تو لے مہر واقف ہو ہماری حال سے | داغ دل اور ماہ کامل کو دکھایا جائے

ولہ

تیرا آنا ہی نہیں ہے جان تو لانا ہی ہی | جای عکس آئینہ مین عالم حیرانی ہی
ایسا ان روزون سحاب مژہ ہی دربار | ابر تر نظرون مین سوکھی ہوئی پانی ہے
ابتک آیا نہیں وہ لدا رگئی آدھی رات | نیند کیا آئی کہ موت آج مجھے آنی ہے
کوہکن کیا ہی کہ شیرین لی سر اپنا پھوڑا | قیس کیا چیز ہی لیلی تری دیوانی ہے
دم میں ہم کرتی ہین تسخیر پریزادون کو | داغ دلپر نہین ہی مہر سلیمانی ہے
مثل گل جائیگی اوس کلکی بھی اک روز بہار | مرغ دل نغمہ سرائے چمن فانی ہے
کیون نہو عشق مجھے چاند سی رخسار دونکا | مثل گیسو مری قسمت مین پریشانی ہے
محفل دوست مین دخل ہمارا کیونکر | اپنی دشمن کو وہان عہدۂ دربانی ہے

دیکھین سنبل کو تو جمعیت خاطر ہو جاے — ہمکو رنج و غم گیسو مین پریشانی ہے
جب تب مجکو بہلا ہی رہ کوچہ یار — ناصح بیہدہ بہی غول بیابانی ہے
کیا تری سامنی ایجان فروغ یوسف — تو ہی خورشید جہان وہ مہ کنعانی ہے
یاد رہتی ہی کسی مصحف عارض کی مدام — کیا میری لوح جبین پر خط قرآنی ہے
نہین کہلتی ہی کسی مرغ چمن کی منقار — جیسی ایمہر مجہی ذوق غزلخوانی ہے

ولہ

قبر تاریک ہی داغ غم ہجران مددی — نور بی سایہ ہی ای گنبد گردان مددی
دل ہی ریکئی ایام جدائی سی ہی تنگ — جلوہ عارض شاہ کنعان مددی
آئی وہ غیرت مہ قبل طلوع خورشید — اثر نالہ و آہ شب ہجران مددی
شب فرقت مین اکیلا ہی نہین جیتی رہی — شور و فریاد و فغان نالان مددی
لی ہین عالم غربت مین کفن ہی درکار — مددی دامن ہر خار بیابان مددی
بی سبب ہی یہ مرے بس نہین آنی کا — جذب عشق و کشش الفت جانان مددی
ابر تو اب نہین رہتی نظر آتی مجکو — بحر ہی ابر ہی ای دیدہ گریان مددی

قطعہ

سرای عاریت ہی ملکِ امکان — عبث انسان کو نخوت یہان ہی

کدہر سوتی ہین کیکاؤس و جمشید — کہان حاتم کہان نوشیروان ہی

کدہر کو اڑ گیا تختِ سلیمان — بنائی طاقِ کسریٰ بی نشان ہی

کہان یوسف کہان اخوانِ یوسف — زلیخا ہی نہ شوقِ کاروان ہی

کہان ہی کوہکن سا عاشقِ زار — کہان معشوقۂ شیرین زبان ہی

کہان لیلی کہان محمل کہان قیس — نہ ہی ناقہ نہ نامِ ساربان ہے

یہی حیرت ہے آئینو کو کیونکر — نشانِ قبرِ سکندر کہان ہے

برستی ہی ہر اک کی قبر پر یاس — یہی گویا نشانِ بی نشان ہے

عبث ہے شکوۂ افلاک ای مہر — ہمارا ماہ ہم پر مہربان ہی

## ولہ

گلبدن غنچہ دہن سرو روان دیکھہ چلی — ہم تماشای گلستانِ جہان دیکھہ چلی

دہنِ تنگ دہن معنی میان دیکھہ چلی — دیدۂ دل سی ہم اسرارِ نہان دیکھہ چلی

ہنسی نظر آیا نہ کہی گیسوی یار — سحر و شام ہم اپنی پریشان دیکھہ چلی

ایسا ہی تھا باندھا کہیں بند نسیم — سر سبزی ہم چمنستان جہان دیکھہ چلی

ہنسکی ہین کلیاں گل مجکو جو بیدردی دیا — سیر کو آئی تھی ہم ابر و باران دیکھہ چلی

اس گلزار کا مین کب منہہ یا ہی تو گئی — ہم بھی دور و فر جہان گذران دیکھہ چلی

بتری نزدیک مین گلا نکا طرح جمع رقیب — دور سی ہم تجہی اے غنچہ دہان دیکھہ چلی

وہی محبوب ہے سرخ اور رہا زرد تنبہ — یہن بہار چمن رنگ خزان دیکھہ چلی

دیکھتی ہی ہین لفظوں مین تمہارا چہرہ — نظر آئی ہین اگ دیوان دیکھہ چلی

کوئی سیراب رہا وقت سی نہوا — خشک لب آئی تھی ہم خشک گلوان دیکھہ چلی

تن تنہا چلی آئی تھی تن تنہا ہم — چار دن یہ چشم کون نشان دیکھہ چلی

شکر دیدار صنم سی نرہی ہم محروم — سب کی نظرون سی نہان ہی عیان دیکھہ چلی

کی جگہہ دربستہ کو نکی خاطر خالی — خوب ہم محفل عشرت کا سامان دیکھہ چلی

گرد زیر چمن تمہارا پیکر خاکی کا گمان — جست خیز فرس عمر روان دیکھہ چلی

اونسی کب چلے رفتار دکھایا ابھی — بس نشان قدم سروران دیکھہ چلی

ای اجل کیا کہین کیا آکی یہان دیکھہ چلے — سیر عیش و غم اندوہ جہان دیکھہ چلے

اب مبارک ہو تمہین سیر جہان فانی — ہم تو جی بہر کی سب سیر خزان دیکھہ چلے

ہم مین اب سیر بہار چمن جنت ہے — باغ دنیا کو تو پامال خزان دیکھہ چلے

وای حسرت کہ رقیبون نے نزی آہ ہمین — چشم حسرت سی سو بزم بتان دیکھہ چلے

جب چلی عالم فانی سی سلاطین سلف — قطعہ یعنی ملک و حشم و مال جہان دیکھہ چلے

نظر یاس سی ہو رہا تہا یہ ثابت دم نزع — کچھہ توقف نہ ملا کچھہ نہ یہان دیکھہ چلے

ہمسی کہنی لگی عبرت بصد حسرت و یاس — قطعہ ثانی جب قصور جم و ایوان کیان دیکھہ چلے

کیا نظر آیا جو تم بہر لی ہو ٹھنڈی سانسین — ایسی کیا بات نئی آکی یہان دیکھہ چلے

کیا ساعت مین تمہاری نہین پہنچا تک — جب سکندر یہ مکان گذران دیکھہ چلے

ہاتھہ باہر جو کفن سی تہی اشارہ یہی تہا — کہ تہی دست ہم اسباب جہان دیکھہ چلے

رنج دہ پائی کہ ہرگز نہین آنی والی — جو کہ ای مہر رہ و رسم بتان دیکھہ چلے

ولہ

خدا کی فضل سی آقا میری وہ شاہ شاہان ہی — کہ جسکا ہر ملازم رتبی مین فغفور و خاقان ہی

شجاعت مین ہنر مین فضل مین ہی نا ہمسر اوسکا　　دلاور ہی بہادر ہی سخنگو ہی سخندان ہے

عطا و بذل و جود و سلطنت میراث اسکی ہی　　سخی ابن سخی ہی اور سلطان ابن سلطان ہے

ہماری شاہ سی اسکندر و دارا کو کیا نسبت　　رعیت پرور و حاجت روا ہی مستمندان ہے

شہنشاہی کوئی ایسا نہ دیکھا آج تک ایسا　　عجب خاقان باذل ہی عجب سلطان ذیشان ہے

ہمیں دست گدا مین ہم و دینار زر گوہر　　سحاب دست گوہر بار ہی ابر نیسان ہی

جو کچھ اوصاف حضرت مین کرامات اونکی کتنی مین　　لکھی تعریف کیا کوئی کہان یارا انسان ہی

مناسب ہے کہ عرض حال پہنچی سمع اقدس مین　　تہی ہی میری رو دیدہ پانی کی دامان ہے

طلب کی آرزو ہی دو فرمانی کی حسرت　　سدا اسکی کہان فرصت ویکو کچھ امید و ارمان ہے

تمنا ہی گنہگار دہم کی عفو جرایم کے　　کہ تیرے فی الحال طہر سایہ غفار رحمان ہے

ہمیشہ شام و سحر ورد زبان مہر عاجز ہی　　مین مجرم ہون گدا ہون تو رحیم ای شاہ شاہان ہے

ولہ ایضاً

یا رسول عربی نائب رحمان مددے　　قبلۂ جن مددے کعبۂ انسان مددے

دشمنم گشتہ زمانہ شہ مردان مددے　　حامی دین مددے ناصر ایمان مددے

مددی ای سبز قبا زہر جفا می کشدم
زیر تیغ غم ای شاہ شہیدان مددی

دست آنکہ دو جہان تنگ چو زندان کرد مدد
ای امام دو جہان بیژدان مددی

نوح ثانی توئی ای شاہ امام خاص
کشتیم آہ تباہ است بطوفان مددی

صبح صادق توئی ایما و امام ساد
تیرہ روزم شب ہجر جریان مددی

ہمچو از در غم خونخوار خورد جان مرا
موسی من بحق موسی عمران مددی

از غلامان توام گرچہ الا و توام
یا علی ابن علی شاہ خراسان مددی

دست من گیر کہ ناچار شکستہ پایم
ای جواد دو جہان حاکم دوران مددی

از جفا و ستم خلق بتنگ آمدہ ام
یا نقی ابن شہنشاہ سولان مددی

عسکر غیب بدا و داعات بنت
ای صف آرای صف عسکر ایمان مددی

قائم آل نبی نور خدا صاحب عصر
بر ہمہ خلق توئی حجت برہان مددی

ای علمدار حسین ابن علی سبط نبی
مہتر در لشکر اعدای پریشان مددی

ولہ

تو بھی سن اور آپ کا دہی
سر پہ جب تک ہماری تن پہ ہے

مین نمکخوار ہون غلام قدیم | تو شہنشاہ بندہ پرور ہی
تیری سر پر ہی لطف حق کلیل | سایۂ کردگار منبر ہے
ختم ہی تیری ذات پر بخشش | تو یم فیض کا شناور ہے
ہٹ کیا سقدری دانتی اندر | رخ پر نور ماہ انور ہے
ہین تری خاکرو زر اندوز | یعنی ایک ایک کیمیا گر ہے
کیا کہون رتبہ تیری بندونکا | کوئی دارا کوئی سکندر ہے
تیری صحن مکان کا ہر ذرہ | مہ و خورشید کی برابر ہے
مہر کو عفو جرم کی ہی طمع | کہ یہ مملوک خاص حیدر ہی
عرض جو کچھ کری وہ ہو مقبول | ذات تیری غریب پرور ہے

ولہ

ہجر کی شب دشمن جان آگئے | خوب ہوا موت یہان آگئی
وصل سی ٹھہرا یہ دل مضطرب | یعنی دوائی خفقان آگئی
ہم وہ نہال چمن دہر ہین | اوگنی لگی باد خزان آگئی

گہر کو چلا تہا وہ کہ او لٹا پہرا — جا کی میری روح روان آ گئے
زلف کہلی سر سی گئی پاون تلک — دیکہو کہا نسی یہ کہان آ گئے
صبح کی نوبت سی وہ جاگا یہان — نوبت فریاد و فغان آ گئے
مست ہوئے سونگہتی ہی بوی زلف — ینسند سر شام یہان آ گئے
جان لی او تری جنازی ہم — تیری سواری جو یہان آ گئے۔
وصل کا مژدہ ہی مقتوئی ل — مہر مین ایماہ توان آ گئے

ولہ

جان جلتی ہی جسم جلتا ہی — تپ فرقت سی دم نکلتا ہے
کیا کہون وضع خوبی پستان — جنسی دیکہی ہین ہاتہ ملتا ہے
دن ہی دیو سفید رات بلا — کسکا فرقت مین جی بہلتا ہی
کرین میری کفن کی اب تدبیر — آج کپڑے وہ گل بدلتا ہی
آتش ہجر نی جلا ڈالا — دل سی ہر دم دہوان نکلتا ہے
م پہڑکتا ہی جب ترا دامن — رقص مین ایصنم او چہلتا ہی

مجکو ہی ترے عشق کا آزار　لیا بیار کب سنبہلتا ہی
کیا کہی مہندا و سکی دانا لی　چہاتی پر روز مونگ دلتا ہے

ولہ

ہتین کس دل سی ہم خدا سمجہی　تجہلی ہی بت تری جفا سمجہی
عشق کا بس ہی مزا سمجہے　بیوفائی کو ہم وفا سمجہی
رنج ہجران کو ہم دوا سمجہی　درد کو چارۂ شفا سمجہی
تونی جو ہمسی بی ادائی کی　فرط الفت سی ہم ادا سمجہی
سر کی جا مینی بار دوش اوترا　جور قاتل کو ہم وفا سمجہی
جہوٹ کہا ون جو تیری سر کی قسم　مجہلی ہی بت مرا خدا سمجہی
کیون نہ ہائی رقیب اپنی پاس　ہمکو اپنی سی کیا جدا سمجہی
ہمکو ویرانہ ملک شاہی ہی　بوم کی پر پر ہما سمجہی
اوسنی خط کا جواب جب نہ لکہا　ہم یہ تقدیر کا لکہا سمجہی
آمد عشق اجل کی آمد ہی　ابتدا مین ہم انتہا سمجہی

محو ملک بقا وہی ای مہر　　دار دنیا کو جو فنا سمجھے

ولہ

ہجر میں غم کو ہم غذا سمجھے　　خون دل پینی کو دوا سمجھے

بت کہا تجکو یا خدا سمجھی　　سمجھی جو کچھ تجھے بجا سمجھی

جب سی اوس شاہ حسن کو دیکھا　　بادشاہوں کو ہم گدا سمجھے

ہر قدم پر ہنہ پا کی قسم　　تجکو لیلی سی ہم سوا سمجھے

دل سی حال جہان کہلا سارا　　اسکو جام جہان نما سمجھے

کشتی عمر تہی تلاطم میں　　ڈوب جائی کو نا خدا سمجھے

جسکہڑی سی طواف قابل خلق　　سر کو گردن سی ہم جدا سمجھے

کہنی غیروں نی کیا تری اوصاف　　ہم اسی طاعت ریا سمجھے

ای اجل ہم رہ فنا میں تجھے　　خضر وادی بقا سمجھے

تن خاکی کو اپنے ہم ای مہر　　خاک نعلین مرتضی سمجھی

ولہ

تصور مین مژہ کی ظاہر او دنیا سے جانا ہے ‌ ‌ دل مجروح عاشق تیر آفت کا نشانہ ہے

بجا ہے شمع تربت روشنی بجلی کی ہوتی ہے ‌ ‌ مزار عشق بازان پر فلک کا شامیانا ہے

وہ رشک آئینہ مہمان آیا ہے کسی کے گھر ‌ ‌ میرا گھر ہے سکندر آج کل آئینہ خانا ہے

وہ کیا جانے میرا وہ سینہ مین خون دل پینا ‌ ‌ کہ اوسکا شغلہ مستی لگانا پان کھانا ہے

جو تم تلوار کھینچے ہو تو ہم بھی سر جھکاتے مین ‌ ‌ ہمین طاقت ہے اپنا یہ مقدر آزمانا ہے

چمک دانتون کی مستی ملکی ہنستی مین کہتا ہے ‌ ‌ کہ ابر سینہ بجلیان مجھپر گرانا ہے

لپٹ کر ساتھ سینہ کی تمنا ہے مجھے مارا ‌ ‌ تمہاری وین ہتی ہین جہان سر اپنا ہے

اوسی پامال کرتا ہے دل مرغان گلشن کا ‌ ‌ خرام ناز کا صحن گلستان مین بہانا ہے

کمی تقدیر داغ جنون کی غیر ممکن ہے ‌ ‌ میرا سینہ نہین قارون کا گویا خزانا ہے

تم اوٹھتی ہو میری پہلو سی مین اوٹھتا ہون دنیا سے ‌ ‌ تمہین غیرون مین جانا ہے مجھے مدفن مین جانا ہے

بہ ہمت مدد اے شیر حق فرہاد کو سمجھے ‌ ‌ اکیلا ہون ادہر مین او سطرف سارا زمانا ہے

شب مہ کا تماشا عشق کا مل دونون دیکھین گے ‌ ‌ ہمین اپنی مہر اپنی ماہ کامل کو بلانا ہے

ولہ

کرتی ہین قسمون کسن جادو کی اشارے
تلوار ہوی ہین تری ابرو کی اشارے

ہین تیغ زبان چشم سخنگو کی اشارے
ہین خنجر بران تری ابرو کی اشارے

یارب نہ چہوٹی شانہ تری زلف رسا کو
اینہ نہ دیکہی تری ابرو کی اشارے

اوس خال کو ہی جنبش گیسو سی تحیر
ہندو بہی سمجہتا نہین ہندو کی اشارے

کہہ کیک ہین دل نی محبت مین سنبہالا
سمجہی نہ ہم اس دشمن پہلو کی اشارے

ہی نام خدا سحر مجسم صنم اپنا
افسون کی جو باتین ہین تو جادو کی اشارے

دیوان ہمارا ہی مگر شرح شارات
موزون جو ہوی ہین بت بدخو کی اشارے

پہولونکو گرانی ہین دل مرغ چمن سے
گلشن مین ہین ہر شوخ سمن بو کی اشارے

الفصل گل آیا سر شوریدہ مین سودا
کرتا ہی جنون قصد سر ارو کی اشارے

موذی کو عداوت مین سبب کچہ نہین درکار
ہین نیش کی جنبش مین بچہو کی اشارے

مسجود ہمارا تری پردہ مین خدا ہی
بت سی بہ پرستش مین ہین ہندو کی اشارے

بیساختہ سر رکہکی جو آرام کیا ہی
سمجہا وہ میری جنبش زانو کی اشارے

ہین بلا یار سیاہ و شب دیجور
ہین ای بت کافر تری گیسو کی اشارے

ای صنم سحر ہی یا جوبن ہے / آج کیا نام خدا جوبن ہے

سی دہ چند ترا جوبن ہے / واہ کیا حسن ہے کیا جوبن ہے

شب طولانی فرقت کی قسم / زلف جاناں کا بلا جوبن ہے

کاکل و خط رخ و موی کمر / ہو بہو نام خدا جوبن ہے

تو ہی جوبن سی شہ کشور حسن / سایۂ بال ہما جوبن ہے

نوجوان ہی ہنو کیون غرہ حسن / نئی باتین ہین بنا جوبن ہے

تو وہ گلزار ہی کہ گلزارون مین / بلبلین کہتی ہین کیا جوبن ہے

خط سی مٹ جائیگا حسن عارض / پھر آئینہ صفا جوبن ہے

کیون نہو قتل تری حسن سی ہم / برش تیغ قضا جوبن ہے

خون عاشق ہی ہو تجھ مین شریک / آج ای رنگ حنا جوبن ہے

ماہ و گل و شمع و انجم / جلوہ گر سب مین ترا جوبن ہے

بیا ہی عنبر و رحوز ہی / ای بتو نام خدا جوبن ہے

سبزۂ دل عشاق ہنوز / تیرا یوسف سی سوا جوبن ہے

حسن جن پر ہی تھی جوبن ہی غرض — ہی جدا حسن جدا جوبن ہے
آمد فصل بہاری بہی ہی وہ نگ — کیا خوش آئندہ ترا جوبن ہے
تو ہی جب تک یہ رہی گا جوبن — ایک عنصر یہ ترا جوبن ہے
طایر رنگ حنا کہتا ہے — ہاتھہ پر یار کی کیا جوبن ہے
روز کہتا ہی ترا حسن ملیح — کہ جو اینکا مزا جوبن ہے
آج زیبا ہین اوسی سب باتین — سبب ناز و ادا جوبن ہے
قد سی بہی گیسوی طولانی کا — قصہ کوتاہ سوا جوبن ہے
حسن سی ہی تری رخ پر عالم — شمع کی حق مین ضیا جوبن ہے
قمریان کہتی ہین تیری قد کو — سرو گلشن سی سوا جوبن ہے
یہ ہوا نور جبین سی روشن — تیری قسمت کا لکھا جوبن ہے
گہٹتی جاتی ہی وہ مری طاقت — بڑہتا جاتی وہ ترا جوبن ہے
حسن اوس بت کا تو کیا ہو تحریر — نام پر نام خدا جوبن ہے
حسن کی شرم مین کہتا ہی وہ بت — ننگ ارباب حیا جوبن ہے

مہر تابان ہی وہ مہ روئی مہر ۔ رات تئی دن کو سو اجوبن ہے

ولہ

ہمنشین مہر اک مہ پارہ ہی ۔ مہر و مہ کا ایک جا نظارہ ہے

جرم مہ ہی داغ جسکی جسم سی ۔ آج میری گھر مین وہ مہ پارہ ہے

آگیا مسجد مین کیا وہ بحر حسن ۔ ہر منارہ نور کا فوارہ ہے

تا وصول یار ہوش آتا نہین ۔ ہوش عاشق کا ہی یا ہرکارہ ہے

زلف پیچان کی ہی پیش نظر ۔ تار سنبل رشتۂ نظارہ ہے

ہی بہ نوبت حرص سی مستی مین ہے ۔ جام می پیش نظر نقارہ ہے

ہوگیا ہر عضو تن اپنا رقیب ۔ آنکھ اوسکی مایل نظارہ ہے

نور کا سورہ ہے یا ورق روی یار ۔ رحل ہی تن دل مرا سیپارہ ہے

کرلی ہو جور و ستم لی تھا ۔ جانتی ہو مجھکو یہ بیچارہ ہے

تیری پاس ای شعلہ رو ہر سیم تن ۔ بیقرار ایسا ہی گویا پارہ ہے

عشق کرلی ایک رشک ماہ سی ۔ گلیون مین اب مہر کیون آوارہ ہے

وله

بار ہی دور شراب ناب ہی — صحن گلشن ہے شب مہتاب ہے

دیکھتا ہی راہ یا کہتا ہی یخ — تیرا عاشق بیخبر بی خواب ہے

دیکھ ای غافل اسے ماہ و نجوم — چار دن یہہ صحبت احباب ہے

ہجر مین ہر جسم و تن ہی بیقرار — سینہ میرا معدن سیماب ہے

غیر کا مایل نہ ہے وہ دلربا ای حسن — دل ہمارا ماہی بی آب ہے

دیکھ ای موسی ید بیضا یار — پنجۂ خورشید عالمتاب ہے

اور خلعت کیا کرون کا ای خوبان — پوست میرا دعوئی کمخاب ہے

ہی خدا کی قدرت ای سنگدل پیرا — کعبہ بی منبر و محراب ہے

آگ زخمون مین جو ای قاتل لگی — آب خنجر کے ہی یا تیزاب ہے

ہی خیال اوس ماہ کامل کا مدام — ہر شب فرقت شب مہتاب ہے

ذرہ ہی خورشید تیری معنی — ماہ کامل کرمک شبتاب ہے

یہ معما بسکہ ای فائز ہی بتا — کسطرح معنے کہ مین ڈوبا ہے

تجہی اُس شب جب دیکہا خواب مین تاریخ یہ لکہی — شب یکشنبہ اُنیسوین ماہ محرم ہے

سنہ ۱۲۹۴ ہجری

**ولہ**

لازم ہی احتیاط کہ پہلا شکار ہے — تو دام دار ہی دل شیدا شکار ہے

ای قیس یاد چشم صنم کا ہی اب ہجوم — صحرائی لیلیٰ مین آج ہرن کا شکار ہے

قابو مین چشم یار مین آتا ہی دل اسیر — صیاد وہ ہرن ہی یہ جیتا شکار ہے

معدوم جانور بہی ہین صیاد کی اسیر — گیسو کا دام وہ ہی کہ عنقا شکار ہے

صیاد چرخ بہی ہی اسیر اوسکی دام — یہ مرغ جان جس آفت جان کا شکار ہے

**ولہ**

کشتی نوح بہی رہی کہین ڈوب نجائے — بلکہ ڈرتا ہون کہ تا عرش نہ بن ڈوب نجائے

رخ جانان کی تصور مین ہین جار انسو آ — کہین اس بحر مین سب زر و زمین ڈوب نجائے

پر عرق چاہ زنخدان نہ کہا لوگو نکو — اس کنوئین مین کوئی پیاسا ہی جبین ڈوب نجائے

خوب بحر ویلونکو مناسب نہین کہنا اشعار — بحر کامل مین کوئی ماہ جبین ڈوب نجائے

شعر دریا وہ نہانیکو چلا ڈرتا ہون — تیرنی سی وہ خبردار نہین ڈوب نجائے

وہ نہاتا ہی میں ملتا ہوں تن عریاں کو
عرقِ شرم کی دریا میں کہیں ڈوب نہ جائے

موج زن ندی میں ہی سیلابِ سرشک
یہ میں غرقِ فلک ہی کہیں ڈوب نہ جائے

آج کل دیکھا یم حسن ہی بحر متلاطم
اسی دریا میں وہ غارتِ دین ڈوب نہ جائے

قتل ہونے کی یاد وہی یہ غم ہی قاتل
کہیں میں تیرے یہ شنا کہیں ڈوب نہ جائے

یاد جاناں کی جو جنت میں رلایا مجھکو
حوریں ڈرتی تھیں کہ فردوس میں ڈوب نہ جائے

یوں رلاتا نہیں ای بحر صبا حق اتنا
کسی دریا میں تو ازار و حزین ڈوب نہ جائے

روز اٹھتا ہی میری دید سی طوفان ای مہر
لوگ ڈرتی ہیں کہ خورشید کہیں ڈوب نہ جائے

ولہ

مرگیا ہوں ہائی میں اک ساقیِ مخمور کے
میری مدفن پر چھڑک دینا شراب انگور کے

جب ازی دیکھ لیتا ہوں شب دیجور کے
یاد آتی ہی مجھی زلفِ سیہ اک حور کے

کب بجھی گی آتشِ سوزان سی ناسور کے
ہو گئی کافور سردی مرہمِ کافور کے

رہتی ہی ہر بت کیش مسکین کی مجھکو جستجو
آبلوں کی شکل پائی خوشۂ انگور کے

دیکھنی کو وہ میرا عیسی نفس آتا نہیں
الفلک بیٹھ حالت ہی دل رنجور کے

ساقیو بزم جہاں میں شور قلقل کا کہاں
ہے طرح عیش کی سو غم نے چکنا چور کی

کاش کر سیرا اک ٹہو کر لگانے یار نے
بو جہ جب اوترا تو مزدوری لی مزدور کی

خامۂ بہزاد بہی جلنے لگی مانند شمع
کہنیچ لی تصویر اگر میری تن مہجور کی

نکلی لیک اک قطرۂ خون سی انا الحق کی صدا
دار پر چڑہنی سی یہ عزت ہی منصور کی

ساقیو جام مے گلرنگ اوٹہالو بزم سے
یاد آتی ہین مجہی انکہین کسی مخمور کی

نام بہو لیسی لیتا ہی آتا ہی قریب
ایسی ہی یا دو سنی اپنی ول سی دور کی

لب ہمارا سر اوٹہی کا سمت قبلہ بخدا
ہم جہکی ہین سجدکی مین اک بت مغرور کی

پہر کوہ شکوہ پہ ہی کل تجلی ہی مدام
خاطر محزون نت جہونپون ہی کبہی کس طور کی

ولہ

دیکہکر چشم خمار آلود اوس مخمور کے
ہو گئی بہولون مین صورت ساغر معمور کے

ہی غنچی تو رلف سی شکل دہن مغرور کے
کہنیچے ہی اہمد نی تصویر اپنی نور کے

لی خبر اب جلد اپنی عاشق مہجور کے
ای مسیحا ہو ٹہون ہی جان اس رنجور کے

چشم مسکین دیکہکر اوس ساقی مخمور کے
گر گئی نظرون سی صورت ساغر معمور کے

کسکو ماہِ کامل و مہرِ منور چاہیے — دل لگانی کی لئی ای مہرِ دلبر چاہیے

داغِ سودا مشتعل العشق سر پر چاہیے — شاہِ اقلیمِ جنون ہون مجکو افسر چاہیے

وصل ٹہہری قاتل تیغا کسی حسرت ہے — میری کشتِ آرزو کو آبِ خنجر چاہیے

کیا کرون واقف نہین او دیارِ یار سی — نابلد کی واسطی خضرِ رہبر چاہیے

جوشِ وحشت مین کسی پہولونکی ہی نا عنان — موسمِ گل مین مجہی بہنور لیسی تہر چاہیے

آج ای صیاد تیرِ مژگان نشانہ کر مجہی — طائرِ بی بال و پر کی اوڑنیکو پر چاہیے

ہو گیا ہون مست اوسکی چشمِ میگون دیکہکر — کیسوا ساقی مئی گلگون کا ساغر چاہیے

خاک ہی میرا بچہونا سنگِ در تکیہ سرا — کوچۂ جانان مین کیا بالین و بستر چاہیے

مین دیوانہ ہون نفرت ہے جسی زنجیر سی — دستِ عاشق مین سرِ زلفِ معنبر چاہیے

اک صنم کی سرد مہری سی ہوا سودا مجھے — میری سر کیواسطی ادلونکی تہر چاہیے

ای پری پیکر قیامت کی بپا ہی تیری چال — داغ مجکو غیرتِ خورشیدِ محشر چاہیے

ہی سنہری رنگ سی سونیکا پتلا وہ صنم — سیمتن جو ہوا وسی کیکا زیور چاہیے

نامۂ اعمال عصیان زبونسی لکہا — ای کراماً کاتبین اک اور دفتر چاہیے

بھولی بھولی شکل پیاری پیاری باتین مین تیری
چنر کی ایمہر حاجت ہی نہ افسر چاہیے
کیسکو ایدل کعبہ و محراب و منبر چاہیے

پڑہتی ہین ہم کعبۂ ابروی قاتل مین نماز
جلوہ تیری و انجم کا مجھی بتا ہی داغ
چاہیے ہمسائگی خورشید تابان سی مجھی
پادشاہِ ملک خوبی ہی نوای آئینہ رو
زر دکہا کر قول گل ہی بلبلانِ زار سی
بیتا ہونا ہی تیری در پہ اثر ترین لباس
سنبل گلشن سی مطلب ہی ہمکو کسی کام
لوگ پہچانین کہ رو رو کر ہوا ہون مین ہلاک
عشق کی دریا مین گرنا کار ہر انسان نہین
جستجو لازم ہی مجکو ایک بحرِ حسن کی

تو ہی منصف ہو بہلا مجکو نہ کیونکر چاہیے
داغ سودا غیرتِ خورشیدِ محشر چاہیے

ولہ

سجدے کو محرابِ ابروی ستمگر چاہیے

زاہد وانی وضو کو آبِ خنجر چاہیے
ای فلک مجکو وہ اپنا ماہ پیکر چاہیے
ای مسیحا تیرا گہر چوتہی فلک پر چاہیے
خدمتِ آئینہ داری کو سکندر چاہیے
باغ مین آنا جسی منظور ہو زر چاہیے
اوڑہنی کو اب مجھی تابنی کی چادر چاہیے
سیر روی یار و گیسوی معنبر چاہیے
میری نہلانیکو آبِ دیدۂ تر چاہیے
بحرِ بی پایان فت کا آشناور چاہیے
صورتِ گرداب اب نزاتِ جگر چاہیے

روز فرقت تو کٹ گیا بالکل    رات پھر آئی ہے جدائی کی

جسکو سب بحر حسن کہتی ہین    ہمنی ایسی سی آشنائی کی

ہوگئی یار کی کدورت خاک    ہمنی کس کس طرح صفائی کی

صید جسنی کیا وہ بھول گیا    کون صورت میری رہائی کی

سعی و کوشش ہی اپنی لاحاصل    جب مقدر لی نارسائی کی

شب و روز فراق مین بہ طول    زندگی لی بہت برائی کی

فصل گل ہو چکی ہی ای صیاد    کون گنتی ہین رہائی کی

دل کسطرح بہلی ای صیاد    کاش باتین ہین کر رہائی کی

خواب افسانہ ہو گیا ای مہر    جبسی اوس سی آشنائی کی

ولہ

عقل میری ہی بری حیران ہے    ہی یہ آئینہ کہ تیری آن ہے

اوسکی ملنی کا ہمین ارمان ہے    جس پہ اپنی جان تک قربان ہے

آنکھ اوسکی آگی کیا غزال    آدمی ہین آپ وہ حیوان ہے

تیغ زن سی یار کی تونی خبر — تیرا ای قاصد بڑا احسان ہے

کون دریا ہی کہان ہی سیل اشک — مجھ پہ آئی ہے بلا طوفان ہے

آؤ رخصت ہو لو ای اہل وطن — اب ہماری کوچ کا سامان ہے

کسطرح سی ہو نہ روؤن ای ناصح آہ — روح قالب سی میری رو جان ہے

اوس ایاز رکا عاشق ہی جو — جسکی لب خورشید تک قربان ہے

ولہ

آنکہہ جو اوس گل کی زلف آگئی — نرگس شہلا دمین تھرا گئی

جب کہ یار فلک پہ آ گئی — جذب کی عاشق کو ٹہرا گئی

دیکھہ کی سب لیلے جیسی مجنون بنی — آج دو لیلے میری گہر آگئی

چاند کو دیکھین کی تری سامنے — منہ اگر ای رشک قمر آگئی

تیری دہان تک کہ نگہہ آمین تم — لطف نہین رنجش اگر آ گئی

آنسوؤن کی جوشش سی طوفان اٹھا — آفت اب ای دمین تھرا گئی

ایک سی ان لنو کی تہ زمین مین — رات ترا دمین تھہرا گئی

وصل کی شب بانکی فرصت نہین — شام ہوئی اور سحر آگئے

پہر دل آشفتہ او لجھنے لگا — زلف و ہان تا بہ کمر آگئے

آئی کی جب تمکو نہ فرصت ملے — مو کی تصویر نظر آگئے

عشق سے ای مہر کسی ماہ کا — کہتی طبیعت یہ کدہر آگئے

ولہ

رشک گلزار اوسکا چہرہ ہے — دل پر داغ جس کا شیدا ہے

زاہد و بس یہ کعبہ اپنا ہی — سر ہی آوس بت کا آستانا ہے

کوٹہی پر وہ صنم جو آیا ہے — لوگ کہتی ہین چاند نکلا ہے

نظر خلق سی جو ہی معدوم — کمر یار ہی کہ عنقا ہے

مین ہون عاشق اوسی مسیحا کا — جسکی ٹہوکر سے حشر برپا ہے

لوگ آئی ہین سیر دیکہنی کو — تیرا سودائی اک تماشا ہی

چشم ساقی نہین یہ ساغر ہے — گردن اوسکی نہین یہ مینا ہے

صبح فرقت مین آفتاب نہین — اپنی نظرون مین داغ سودا ہے

آج پہلو مین یار جانی ہے — لطف پر لطف زندگانی ہے
جو یہی شغل خون فشانی ہے — ایکدن اپنے جان جانی ہے
بادہ نوشی ہی شعر خوانی ہی — یہی کیفیت جوانی ہے

دیکھتی ہو نگاہ الفت سے — ہمپران روزون مہربانی ہے
تسکو باور رہی دل سی کہتی ہو — بات یہ وعدہ زبانی ہے
بوسی اور ونکو گالیان ہمکو — واہ کیا خوب قدر دانی ہے
نہین مضمون دل مین طاقت کا — اسقدر زور ناتوانی ہے
پیر کر دو نسی چاہنا شب وصل — خواہش موسم جوانی ہے
ایکدن رنج و غم سی چہوٹین کے — جو اذیت یہی اوٹھانی ہے

قطعہ

کیسی غفلت مین ہم رہی اکر — یہ نہ سوجہی کہ جان جانی ہے
وقت پیری ہمین ہوا معلوم — کہ پیام اجل جوانی ہے
ایدل اس پر مین ہو غافل — واقعی یہ مقام فانی ہے
جای عبرت ہی ہستی موہوم — صحبت رفتگان کہانی ہے

کیا موجیں دو امن بسمتا ہے بحکا فسانہ ہی کہانی ہے
شعلہ نی زمانہ کہتے ہیں مہر کی طبع آزمائی ہے
مدر کیا سامنا کری ای مہر اپنی مہوش کی نوجوانی ہے

ولہ

سائزی جبکہ یار آتا ہے یاربی اختیار آتا ہے
توبہ توڑے نکے ساقیہ کچھ ہو ابر فصل بہار آتا ہے
تم جو جہوٹے ہو تمہاری قسموں کا کب مجہی اعتبار آتا ہے
ضعف سی بنکیا ہون گویا روح کب نظر جسم زار آتا ہے
ہجر میں کیا کرون نظارۂ گل یاد وہ گلعذار آتا ہے
دل قسم کہا ای تجہی ملنی کی کب مجہی اعتبار آتا ہے
زلف و رخسارۂ بتا نکا مجہی دہیان لیل و نہار آتا ہے
ہجر میں موت کا پیام نہیں وعدۂ وصل یار آتا ہے
زندگانی کو موت گنتا ہون جب خیال مزار آتا ہے

ترا ہنسنا جو یاد کرتا ہوں — رونا بے اختیار آتا ہے

مہر تیری گلی مین روز ای ماہ — صبح سے بیقرار آتا ہے

ولہ

زمین مکان جسکا ایچ تری — مجھی ایسی خورشید کی جستجو ہے

وفا مجکو لازم جفا تجکو لازم — کہ عاشق ہون مین اور معشوق تو ہے

نہین حظ کلہامی جنت مین جو — جو اس ترک کاکل کی سینی مین بو ہے

نہ سرکی گا مہتاب بام فلک سے — مری گہر جو اس رات آیا ماہ تو ہے

غم فرہاد کی کاہستین میکدہ مین — میری دستگیر یکہ دست سبو ہے

لی سجدہ شکر وقت شہادت — مجھی خون اعدا سی قصد وضو ہے

تری طالبون کو یہان بہی زبان ہے — تری جستجو ہی تری جستجو ہے

مجھی طوق پہناتی ہین لوگ ناحق — نہ ہہ سی کر گریبان طوق گلو ہے

حقیقت نہین بدر کی اوسکی آگی — جوانی پراے مہر رو ماہ رو ہے

ولہ

جو ہاتھ ہار تھا مری گردن کیواسطی ۔ تکیہ بنا وہی سر دشمن کیواسطی

آئی خزان خرابی گلشن کیواسطی ۔ بلبل کی ہوش اوڑ رہی ہین اسکیواسطی

جو رنگ ہی تری رخ روشنکی واسطی ۔ ویسی چمک ملی نہین کندن کیواسطی

دی ہی خدا نی بو جو تری تن کیواسطی ۔ ایرشک گل کہان گل و گلشن کیواسطی

دیکھین گرا بتکدہ بت فن کیواسطی ۔ لندن چلینگی ایک فرنگن کیواسطی

چنکر اوسیکو کاٹتی رہتی ہین باغبان ۔ جو شاخ ڈہونڈہتا ہون نشیمن کیواسطی

جو کچھ دیا تجھی حسن آرا دنی ہر ۔ وہ مرتبہ نہین گل گلشن کیواسطی

ایسا مجھسی فاختہ کیا مسری کری ۔ گردن مری بنی غلامن کیواسطی

ہم میکشونکو گوشہ میخانہ چاہیی ۔ دیر و حرم ہین شیخ و برہمن کیواسطی

اکثر ہلال عید دکھاتا ہی آسمان ۔ کیا نعل چاہئی تری توسنکی واسطی

کہتا ہی تجہ سی عقد ثریا دکہا کی چرخ ۔ دستہ ہی خوب تری چتون کیواسطی

پہول آج ناز کرتی ہین گلزار مین کل ۔ خاشاک بنکی جائینگی گلخن کی واسطی

ہی چاک کیون برائی گریبان ای جنون ۔ کاٹی ہی چاہئی مری دامنکی واسطی

مرنا بھی فائدہ سی نہین خالی ای اجل
ہوتا ہون خاک دیدۂ دشمن کی واسطی

اوس تن وشکی ہجر مین نالہ کرون کوئی
بہیجون مین شمع وادی ایمن کی واسطی

مانند صبح پرزی اوڑاتا ہون جیب کی
اوس آفتاب سی رخ روشن کی واسطی

توقہی اوڑانیکو آیا ہی ای پری
عاشق بنی ہین نالہ و شیون کی واسطی

خار غم فراق کہٹکتا ہی دیدہ مین آہ
کیا جائی نظارۂ گلشن کی واسطی

تولی اگر رقیب کی گردن ڈالی مار
تلوار تیز کر مری گردن کی واسطی

مجنون عشق ہون مجھی کیا جائی مکان
کافی ہی وہ گلی مری مسکن کی واسطی

ای قاتل آرزو ہی تری قتلگاہ مین
ہتوڑی سی جگہہ ملی مجہی مدفن کی واسطی

ہنسنی نہ پائی ایک گہڑی بہی تو فلک
گویا ہم آئی نالہ و شیون کی واسطی

کتا ہی وہ مری دل پرسوز کا مکان
ملتی نہین جگہہ بہی گلخن کی واسطی

ای شعلہ ضروری ہی انجام کا خیال
دینا نہین ہی پرورش اوسکی واسطی

کس کام کا وہ دل ہی جو خالی ہو داغ سی
کچھ مال و زر ضروری ہی مخزن کی واسطی

سیکہا نہا عشق مکتب لیلا مین قیس نی
تعلیم ناگزیر ہی ہر فن کی واسطی

گلگشت کے لئی جو وہ رشکِ چمن گیا | دوگنی شگفتگی ہوئی گلشن کیواسطے

موسیٰ کو تیری کوچہ مین ہم لائی چھین کے | تہا یہ فروغ وادی ایمن کیواسطے

پیری مین کیا کہ حسن جوانی مین بہی نہ تہا | روتی مین ہم تو اپنی لڑکپن کیواسطے

تارِ شعاعِ مہر جو لیا وہ پائین کے | چہلینگی تیلیان تری چلمن کیواسطے

مارا مجہی ہجومِ غمِ انتظار نی | نرگس کی تختی ہون سرِ مدفن کیواسطے

کیا یاد آتی ہی وہ اسیری کہ جن دنون | ہاتہ اوسکا طوق تہا میری گردن کیواسطے

پہرتا ہی لیکی یہ فلک اکثر تمام رات | آئینہ مہ کا اوس رخِ روشن کیواسطے

کعبہ کو چہوڑا بہولی خدا اثر کین دیکہیا | کیا کیا نہ اوس بتِ پرفن کیواسطے

اپنی بہار دیکہنی دی ہمکو باغ مین | رنگِ گل و لطافتِ گلشن کیواسطے

چرخِ برین سی لی ہم اپر رشکِ آفتاب | طاس مسکائین کی تری چیکن کیواسطے

نکلی ہی جان یادِ بتِ رشکِ حور مین | فردوس جائیگی میری مدفن کیواسطے

بلبل وہ ہون کہ مجہ بن ہی اجڑا سنبل | طوبیٰ کی شاخ تر ہو نشیمن کیواسطے

قمری نی ایک سروقد رشکِ ماہ کا | طوقِ ہلال ہو میری گردن کیواسطے

یہ التجا ہی شاہِ شہید النسی مہر کی ‏ — ‏ تربت مین جگہہ ملی مدفن کی واسطی

خورشید ونکو آتا ہی لیہر شبکو ماہ ‏ — ‏ اونکی نظارۂ رخِ روشنکی واسطی

## ولہ

رخ ہی گل تر سا نہین رنگت مگر ایسی ‏ — ‏ قد سرو کو ہی کلیہ پر نہین نازک کمر ایسی

آنکہین ہین چکاری کی کب ای فتنہ گر ایسی ‏ — ‏ چینی کی بہی دیکہی نہین نازک کمر ایسی

گلگشت مین دیکہی ہی مقرر رعنی رفتار ‏ — ‏ آگی تو نہ چلتی تہی نسیم سحر ایسی

سن لوگی کسی نے تو میری گرد ہوگی ‏ — ‏ ای جان میری آہ نہین بی اثر ایسی

ابرِ تبِ فرقت ہی کہا اشک کا طوفان ‏ — ‏ کر رونکی تدبیر لوا ہی چشم تر ایسی

ہو جائیگی میری شبِ فرقت کی برابر ‏ — ‏ ہی کاکل پیچان کی درازی اگر ایسی

مستانہ نکل آئی لگی پردۂ خم سی ‏ — ‏ یہ دختر انگور ہوئی ہی نڈر ایسی

کیا ہی گل نسرین کو تری چشم سی نسبت ‏ — ‏ چاندی مین لطافت نہین ای سیمبر ایسی

ہم سر بکف آمادۂ قتل آپ ہی ہی مین ‏ — ‏ عجلت نہ کرا ہی کافر بیداد گر ایسی

نکلی تہی تری راہ کہ یک اجل آیا ‏ — ‏ کیا دیر لگائی [illegible] ایسی

اب ہم مین گلشن بہی مضطرب ہی ساقی — یارب لگی اس بزم کو کسکی نظر ایسے

ہر رنگ جہان چشم تامل سی نظر کر — غفلت تجہی لازم نہین ای بی خبر ایسے

پیوند زمین ہوتی ہین محبوب ہزارون — دشمن ہوئی ہی طبع فلک کینہ ور ایسے

قطعہ

عبرت کی گل غنچہ چمن مجکو دکہا کر — تقریر کیا کرتی ہین شام و سحر ایسے

آج اونکا پتا ک نہین کہتی تہی جو لوگ — رنگ بدن ایسا ہی ایسا کمر ایسے

دم پر نفس باز پسین کا تہا تعلق — بی نالی دل ہجر مین تہی رات بہر ایسے

قایل ہین تری حسن کی سب انجم و افلاک — صورت تری ہی غیرت شمس و قمر ایسے

ہنگامہ محشر ہی جگاتا تو نہ اوٹہتی — غفلت شب وصلت تہی ہمین تا بسحر ایسے

کیون ہمکو نہین دیکہتی تم آنکہہ اوٹہا کر — کسکی ہی محبت تمہین مد نظر ایسے

پہرتا ہی نہین جا کی جہان کو ئی مسافر — درپیش ہی انکو رہ سفر ایسے

ہم جانتی ہین تمکو ہی جس ماہ کی الفت — ای مہر یہ سچ ہی نہین چہپتی خبر ایسے

ولہ

مری رشک مسیحا کا وہ دلشان صحن ہی — کہ ہر اک ذرہ جسکا غیرت خورشید تابان ہی

غمِ عالم سی چھوٹی قتل ہو کر ہم جو تیغاں سیں | بجا ہی بر سرِ گردن پہ اس دم بار احساں ہے

تماشا کا ہمن بنچار کا ہر دو ہی حاصل | میری پیش نظر اس گل کا جبینی روی خنداں ہے

سپہرِ حسن اگر اُس کی پیشانی پہ ہی گردوں نگوں | تو بی اغراق پرین سی ہی افزا افشاں ہے

عجب عالم ہی ایکی مصحف بادِ باراں ہے | نظر جاتی جہاں تک ہے سبز داماں بیاباں ہے

کہیں سبزۂ یوسف مگر گلو زلیخا سی عبث نازاں ہی | ہمارا غیرتِ یوسف عزیز ماہ کنعاں ہے

چمن سی لی وس نگار نازنین کیون نسبت عروس | گلِ شاداب چہرا ہی نو قد سرو خراماں ہے

خدا کی فضل سی پیش نظر ہی صورت جاناں | مراد انوہی رحل وس ماہ کا مصحف قرآں ہے

وہ بلبل ہوں کہ مجہہ چہرہ گلہائی جنت ہوں | وہ قمری ہوں کہ مجکو عشق سرو باغ رضواں ہے

غزال و کبک و طاوس ابہی ہیں محو خرمِ اکل | کوئی ہی جنت میں کوئی خراماں کوئی غلطاں ہے

جو شعر عاشقانہ پڑہی باغ کوی جاناں میں | تو کہتا ہی رشکِ گل کوئی بلبل غزلخواں ہے

الٰہی شاد رکہہ اوس مہ کو جس کی ابرِ رحمت سے | گلِ امید باغِ آرزو ہی بہر خنداں ہے

ولہ

بہلا کیونکر ہو شمشیرِ ت خونخوار سو نگی | کہ لوہی کی طرح برّاں نہیں تلوار سیو نگی

اثر تجرید سے کا مجنبش اسیاہی اگر چہ ہو لون
ابہی لو ہیکی بجا ہی تری زنجیر سو نکی

شعاع مہر باہی اثر تیر و لطف و سی ہے
تمہاری فیل سواری کی ہو زنجیر سو نکلے

اسی سی گہل گیا سنگ دلدار پر پا نی
کہ دونون پا نیرہ سو یکی ہن زنجیر سو نکلے

وہ بڑیان پہولو نکی لٹکا تا ہی زنجیر کی
تنہی مین نہین کہتا ہی زہ زنجیر سو نکلے

فلک پہ ابرق کی پہنتی زنجیر سیمین ہی
تری سقف مکا نکو جا ہی زنجیر سو نکلے

حسد سی وصل لی کی زنجیلا لیسا حسن نی
جو تہی زنجیر جاندی کی ہوئی زنجیر سو نکلے

بدن ہی کالی زلف سیہ کو نہین زیبا
دکان زر گران ہی جا ہتی زنجیر سو نکلے

بہلا ا وس ماہ کی زنجیر سی تجلی کو نسبت
کہان زنجیر جاندی کی کہان زنجیر سو نکلے

ہی رشک مہر ترا ما تہہ یہ تار شعاعی ہے
نہین تیری گہر مین اصنم زنجیر سو نکلے

جو اہل مرتبہ مین شعبدہ اون پر نہین چلتا
نہین دیکہی تجہا تی سالک مین زنجیر سو نکلے

شکل کا اوس شہ نیفی کی عکس آنکا ہے
تمہاری کبجنو کی یہ نہین زنجیر سو نکلے

تجلی انکو دیتا ہی امیر شعلہ آتش
تری تعویز سر کو جا ہی زنجیر سو نکلے

شعاع مہر سی اتہہ آہ اوس ماہ کی غم مین
جو تہی زنجیر لو ہی کی بنی زنجیر سو نکلے

ہی یہ پیغامِ اجل یا ناچ ہی — جان لیتا ہی یہ کیا ناچ ہی
عیش پریکا آو ایسا ناچ ہے — ہمنی پہچانا ہی جسکا ناچ ہے
دیکھتا ہون رقص لولئی فلک — بابتِ زہرہ لقا کا ناچ ہے
ہر قدم پر دل لئی جاتا ہی آہ — موے پیا دلربا کا ناچ ہے
دل لیا جاتا ہی ہر ٹھوکر کی ساتھ — شاید اپنی بی وفا کا ناچ ہے
عاشقونکو رقصِ باطن چاہئے — اضطرابِ دل سی اپنا ناچ ہے
سچ ہی نا جانو رحشکل مین تو کیا — تجکو اپنی گھر مین بیجا ناچ ہے
حال آتی ہین یہ ہی حالِ غنا — وجد سجہہ ہی یہ ایسا ناچ ہے
شغلِ مہ کا ہی کام مہر آج — زہرہ خورشیدِ مہ لقا کا ناچ ہے

ولہ

ہی خدا سی یہ دعا لکھنؤ آباد رہے — صفہانسی بہی سوا لکھنؤ آباد رہے
مین جا خواہ ہون کیا چیز کہا کرتی ہین — نار و خاک آب و ہوا لکھنؤ آباد رہے

دور گیتی میں ہے از دو نے معلی والی — لطف دہلی تو کہاں لکھنؤ آباد رہے
گیتی میں سال و مہ و صبح و مسا و شب و روز — ساکن ارض و سما لکھنؤ آباد رہے
ربع مسکون میں نہیں خاک نہیں ایسی جا — لوگ کہتے ہیں بجا لکھنؤ آباد رہے
شاد ہے از بانی میں ایسی خلقت — کہتے ہیں شاہ و گدا لکھنؤ آباد رہے

ولہ

کس قدر اونکا دہن شیریں ہے — ایک سے ایک سخن شیریں ہے
کیوں نہ ہو چاہنے والوں کا ہجوم — آپکا چاہ ذقن شیریں ہے
دل عشاق نہ توڑ آہ پسر — جان اے عہد شکن شیریں ہے
تجھمیں اضداد ہیں جمع اے قاتل — تلخ باتیں ہیں دہن شیریں ہے
تیری شیریں دہنی کی قائل — آج تک زیر کفن شیریں ہے
تازہ بستان ہوں کہ ہو سیب ذقن — حسن کا تیرے چمن شیریں ہے
کیوں نہ ہر بات ہو اے مہر نبات — دہن غنچہ دہن شیریں ہے

ولہ

یار و شراب دونوں میں ہمدم کوئی رہے
یا وصلِ رشکِ حور ہی یا پری رہے

سینے میں آگ آنکھ سے شبو ور لگی رہے
کام انتظار یار میں اے دل یہی رہے

روشن چراغ غول سے تربت مری رہے
مونس کوئی رہے تو فقط بیکسی رہے

ہٹا کلر جو جال دور وزرہ یہ مستعار
تم لوگ اور ہو گئے پر ہم وہی رہے

پہلو کی سیاہ چاک جگر بھی ضرور ہی
خنجر کی پاس ایک قرولی لگی رہے

دعوت یہ صیام کی لازم ہے ای عدو
دشمن بس روز مشغلۂ مفلسی رہے

ساغر کو پھینک منہ سے لگا دے خم شراب
ای ساقی اور لیتی یہ تیری دل لگی رہے

ای طفل ڈر ہی چشم بد پیر چرخ کا
ہیکل ضرور تیری گلے میں پڑی رہے

ہم بتکدے میں شیخ تھے کعبے میں برہمن
رہنے کو یوں تو دیر و حرم میں سبھی رہے

دست وسیع قفس میں جاؤں تو تنگ ہو
ناصح جو دیکھ لے مری وحشت تری رہے

کیا اعتماد حیلے کا رزاق ہے خدا
بندے کی کیا ضرور کوئی پیچھے رہے

نو لطف وصل دیکھا کبھی کا اور لیکن گی
احسان ہے جو مرغ سحر چپ ابھی رہے

ان حسن یار و بت بے نظیر کا
اثر سخن کی کیوں نہ مجھی مثنوی رہے

بگڑی نہ بزم عیش و طرب یکدگر سے وصل
دولہا و دولہن کی صورت باہم بنی رہے

مین آسمانوں سے نہین چھپتا ہے آفتاب
کب اک نقاب سے تری صورت چھپی رہے

او رشتہ تیرے گھر تو نہ جاوے کسی کے گھر
میری خوشی رہے تمہاری خوشی رہے

نکو بناو میری تن و جان مین ہو بکار
حیرت یہاں ہے جو وہان آرسی رہے

مارے کہان جو رات کو معلوم ہو حساب
فرقت کی شب ضرور کمر مین کہین ہی رہے

سونیکی وقت اے گل تر عطر کیا ضرور
تیری گلی مین انکو چنپا کلی رہے

ہون سخت جان سزا ہے میری اے شکنجہ
زنجیر ہاتھ پانون مین جیتنی کڑی رہے

خواہان درد عشق ہے اب دل تو کہہ خدا سے
بیشی رہی مرض مین دوا مین کمی رہے

سودای زلف و رخ مجھے کہتا ہے صبح و شام
سورش جنونکی آتہ پہر جو گنی رہے

حکم شراب ہے تو دعاؤنکا اے فقیہ
مستونکی ہاتھ سے تری عزت بچی رہے

جان و دل آزردہ مین برابر ہین قاتلو
تلوار میری قتل کو دونو ہی لگی رہے

ہی لگائی ہی تو نہ بالا بنائی
مجھ بخت بسرہ سے یہ اوپر دہری رہے

رہ مجنون نہ ہو ن بند عشق مین
زنجیر دوسری جو کہی تیسری رہے

ہی آرزو کہ کہنچی دم تکبیر کی شبیہ — مدت تلک نظر سی گلی پر چہری رہے

دل ہو ولای جعفر صادق سی باجتماع — یارب کہ ہی چمن مین گل جعفری رہے

اسطرح مین یہ پہنچی ہی تاریخ عیب سے — ای مہر منشیل یاد خدا و نبی رہے

## ولہ

ایدل نہ کار عشق سہی غافل ہی رہے — خشکی نہ چشم مین نہ لبون مین تری رہے

گرد گل رخ و لب لعل پری رہے — یا باغبان ہم رہی یا جوہری رہے

سنگ جفا سی دل شکنی کر نہ ای صنم — غصہ ہی مگر نظر دلبری رہی

اکسیر خاک دہر ہی مین خاکسار ہون — مٹی بہری جو جا نہ تہمین بہری رہے

آیا صفای شیشہ مین جوہر کچہہ نہ ذرف — بعد از موی خط ہی وہ عاجزی رہے

جبتک ہی آفتاب ہی وہ شہر الحجاز — تا شیشہ سپہر رہی وہ پری رہے

راتون کو تیری در سی نہ سرکی ہم العمر — مسجد حرام صورت کبک دری رہے

دیکہا تہا آج بالش پر ہمنی خواب مین — تکیون پر سر نہ زانوئ رشک پری رہے

انسان کیا فرشتہ ہی تو نہ حلیمین — جبتک ہمارے ہاتہ مین وہ نیک لای رہے

تیری جہیز کا لطف نہین بت عیش مین | شاخ درخت ہو کی جدا کب ہری رہی ہے

مقتل مین گر گری نہو اوس جنگجو کی لاش | تلوار مین جو باڑہ رہی در و ری رہی ہے

یہہ غرہ رجب سی و فور شراب ہو | غالب کی بعد تک بھی طبیعت ہری رہی ہے

شوق آئینہ کا ہو تو ہمین موجب اصابت | ہو آب اور یہ سد اسکندری رہی ہے

گو حکم شرع ہی نہ ہی جیب مگر زبان | تلوار بھی سپر کی برابر دھری رہی ہے

ترسا کیا دل ادس بت ترسا کی پیا کو | ہم منتظر تمام یہہ جنوری رہی ہے

باتین وہ ہمسی کرکہ سمجہکہ نہین رقیب | ایسیم تن رقیب سی یہ زرگری رہی ہے

تسمہ نکہ دسی ہو تا مون سر خرد | ای کشت زعفران گری کہیتی ہری رہی ہے

یارخن کا خط دعا ہی مگر دعوی سحر ہے | ممکن نہین ان آنکھونکی افسونگری رہی ہے

خالی نکوی شعر ہو بندش کی زور سی | ای مہر عالم غزل اکو ہی رہی ہے

ولہ

اپنا دنیا سی سفر ٹھہرا ہے | گوشہ قبر مین گہر ٹھہرا ہے

ہو غم وصل مین ہجر تن جان | یہی ہشیار ہی اگر ٹھہرا ہے

ملین گے خاک مین بیمار فراق — تجکو پرہیز اکر ہٹ ٹہرا ہی
تیری یاد آئی ہوی شاد مرگ — شغل یہ آٹہ پہر ہمیں ٹہرا ہی
ذرا ذرا اوس گل کا ہوتن ہاین گل — کفن اے باد سحر ٹہرا ہے
شب فرقت مین مرون کچہہ کہا گر — قصد بخوف و خطر ٹہرا ہے
میری فریاد کا نام آخر شب — نالۂ مرغ سحر ٹہرا ہے
ہجر مین زیست کو کہتی ہین موت — نفع کا نام ضرر ٹہرا ہے
خانۂ دل غم تنہائی سے — ملک الموت کا گہر ٹہرا ہے
کہتی ہین جانا کو رای عیسے — تیری بیمار کا گہر ٹہرا ہے
بہ جبینون سے قلق مین ای مہر — دل جو تہا داغ جگر ٹہرا ہے

ولہ

دل مین مضمون کمر ٹہرا ہے — بال کا شیشی مین گہر ٹہرا ہے
دل مرا اوسکا طرفدار ہوا — جو ادہر تہا وہ اودہر ٹہرا ہے
روز رہتا ہی خیال جانان — دل مرا یار کا گہر ٹہرا ہے

موشگافی شعر پر ہوئی جو ختم — بال اک جائی کمر ٹھہرا ہی

اور اندھیر ہوا جاتا ہے — سرمہ منظور نظر ٹھہرا ہی

رتبۂ سیب ذقن کیون نہ بڑھے — نخل قامت کا ثمر ٹھہرا ہی

لکھ ہوا و ہوس وصل بدل — قاصد باد سحر ٹھہرا ہی

زر گل کیون نہ اوڑین دو دن — دست مفلس مین بہی زر ٹھہرے

دیکھن دو نو مین ہوا اسکی بند ہے — ابر ای دیدۂ تر ٹھہرا ہے

آج پہلو مین رہی گا وہ مسیح — خود بخود درد جگر ٹھہرا ہے

فکر کونین سے خالی ہوتا — اس زمانی مین جو گھر ٹھہرا ہے

گھر جو اوس مہ کا بنا ہی ایسی — دل مرا ماہ نگر ٹھہرا ہے

ولہ

اس چمن سی گل ثابت بن لیجائین گے — کیا یہان سی آگی مرغان چمن لیجائین گی

جامۂ حسن و ادا و ناز جن پر قطع ہی — ایکدن دنیا سی وہ گور و کفن لیجائین گی

بلبلو جو آئی ہین اس گلشن ایجاد مین — داغ یاس و حسرت و رنج و محن لیجائین گی

فصل گل آئی جنون میں گلشن بنا سی ہم
داغ ہائی حلقۂ طوق و رسن لیجائنگی

بہرئی لونسی ہین قیس و کوہکن تک مشتغنش
کب وطنین مجکو یاران وطن لیجائنگی

رنگ زرق باغ عالم مین اگر یونہین رہا
ہم بہن داغ وصال ہی گلبدن لیجائنگی

دیر ستی بہی حرم کی مستی سی کم نہین
کیا مشایخ لائی ہین کیا برہمن لیجائنگی

جب بہار انخل قدکانی گا تمشہ مونکا
بار عشق مین سیب ذقن لیجائنگی

ایکدن اپنا نونکی حسرت چلی گی سانہہ
جز خموشی کچہہ نہ ارباب سخن لیجائنگی

روشنی سی کیا غرض اپہیر ہمکو قبر مین
داغ اپنی ماہ کا زیر کفن لیجائنگی

ولہ

کاٹ دست تیغ کا قاتل سی پوچہا جائیے
لوٹنا دم توڑنا بسمل سی پوچہا جائیے

زخمونکی ایذا تن بسمل سی پوچہا جائیے
جانکا تن سی نکلنا دلسی پوچہا جائیے

تم تو دیتی ہو جواب اصحاب پوسی کی عوض
رنج مایوسی دل سایل سی پوچہا جائیے

ہان بسمل نی وفا کی حد سی افزون کی ترجیح
جوہر اک خنجر قاتل سی پوچہا جائیے

کی ہین معشوق ہی آگاہ جذب عشق سی
حال مجنون صاحب محمل سی پوچہا جائیے

نہیں ہجر کا قلق ہے پر غیر جان جان ہے — جسے دست رکھتے تھے ہم وہ نصیب دشمنان ہے
مرے داغ سینہ دیکھو یہ ریاض ہجران ہے — کہ بخوف دست گلچین ملال باغبان ہے
نہو مجھ سے کیوں مکدر دل جرح پیر اکثر — مری محبت بھی ان میں کی جمع ہی کہان ہے
نہیں کچھ زوال وسکو جو رہا شکستہ خاطر — چمن جہان میں اکل یہ بہار ہجران ہے
جو تیری ادا کو پایا ملی بی پناہ تیغا — جو تری نگہ کو دیکھا ہی بی لی کمان ہے
نہ ہیں وفا میں فتنہ نہیں جفا سے وقفہ — اگر امتحان چاہو ہی وقت امتحان ہے
تری چال کی ہیں فتنہ زمین کا ستم ہے — تری قد کی ہیں خمیدہ سیلو آسمان ہے
مری سکو پہنچی کا تا بہ ہی ہم نفس و لاغر — مری منہ کو پہنچی غنچہ یہ خیال باغبان ہے
یہ میں و تون ہلکی ہلکی پر ادا و عاشقی ہے — تجھے نجہ کران ہی مجھے سر اگران ہے
کبھی تو تمہاری تیغا ہی انفصال ہو گا — ہمیں مقصد جان ہی نہیں مقصد امتحان ہے
تری گھر کی شان رفعت کو اُن کہی کیا حقیقت — نہیں سقف بام خانہ یہ سقف لامکان ہے
نہیں نماز اخط رخ گرم با ضیا ہے — ایسی ماہ کا کلف ہی ایسی شعلہ کا دھوان ہے
نہیں بوجہ ہی زلف انگل کہون عطر مشک بالکل — کہ جو زلف کا ہی حلقہ وہ دہان عطردان ہے

نہیں سینے میں میرا دل تو مرے سینے دیکھہ سکو — کہ ہر جام میں یہاں تیری آئینہ یہاں ہے

کہ ہشیاری ہے اتنا بند ہے کے یہ ڈب اکسین — جو دہن انہیں ہے تو کمر تیری کہاں ہے

تیری حقیقت بہت کیا ہے سب کہ ہیں سول بل — کل تیرے میں یوں اکت یہ خیال باغبان ہے

یہ دہن کہیں اہم فرضی مجھے ہے سکوت آئین — یہ کمر کہ موسی ہمی یہی فکر درمیان ہے

تیرے منہ کی کہنہ پائی نہیں ایسا منہ کسیکا — تیری بات کی صنعت ہو کسی طرح بیان ہے

رہی لیمن کو صورت ویسے کیا جگہ کی حاجت — یہ مکان بی مکین ہے وہ مکین لامکان ہے

تیرے منہ کی اگی بالکل نہیں قدر سوسن و گل — وہ زبان بی دہن ہے یہ دہان بی زبان ہے

وہ چھپا جو دل میں آکر ہوا راز دلربا — جو نہاں تھا وہ عیاں ہے جو عیاں تھا وہ نہاں ہے

تیرے غم میں گھل گیا تن ہو سر بال گردن — جو گراں تھا وہ سبک ہے جو سبک تھا وہ گران ہے

اوسی زلف کی تو اکت مجھے خستگی مصیبت — جو یہاں نہیں ہاں نہی جو وہاں نہیں یہاں ہے

نہیں مہر کو کوئی غم میں رجا نہی خوف دم — یہ امیدوار رحمت وہ شفیق مہربان ہے

ولہ

نقش خط کیا رخ منظور نظر سے نکلے — غیر ممکن ہے کلف جرم قمر سے نکلے

خوف مارش سی نہ جانان مری گھر سی نکلے
کام اگر یہ کچھ اس بد گہر سی نکلے

حسن میں نام خدا تو وہی جسکی تعریف
بت و حور و ملک و جن و بشر سی نکلے

تو ہی کیا دام و دد و دشت بہی کر جا بکرام
جوش جنت میں ہم آئی یہ کاخ و کہر سی نکلے

ہون سیہ بخت ازل ایسا ہجر جانان
تیر کیون نہ مری زلف یا نظر سی نکلے

موشکافو نسی اموئی کمر کہیا نسی
لطف پوشیدہ مضامین کمر سی نکلے

رخ و لب دئیے ہو جبہ تو حیلہ رنگ پانی
لعل نرسی نک جبھی آب گہر سی نکلے

دار دنیا سی چلا ساتھ جنازہ کی فغان
ہم جو نکلی تو بڑی شور سی گہر سی نکلے

بخت کہتی میں ہم ایسی کہ اجابت کیسی
جو دعا مانگی تاثیر اثر سی نکلے

دو گھڑی رات بہی آئی ہیں آرام کو وہ
ای فلک آج نہ آواز گجر سی نکلے

ایک گھر میں نہیں رہتا وہ ہرجائی
ای سحر دیکھئی خورشید کدہر سی نکلے

ای چکارہ کہین کیا گھر سی نکلنی کا سبب
جب بہت دیدہ گریان آنکھو نکلی تری سی نکلے

سخت جان ہون اگر آگ میں ڈالین مجھ کو
شرر سنگ نمط سنگ شرر سی نکلے

پالکی اور جنازہ کا بہا باہم فرق
آپ نکلی جدا اودہر سی ہم ادہر سی نکلے

ولہ

مرغ جاں سب سے جو تجکو چاہتا ہی    دم پہڑکتا ہی دم پہڑکتا ہی

کبک بلبل مینا قمری کو    دہیان تیرا ہی دہیان تیرا ہی

دل میں آنکہوں میں جا بجا تن من    تیرا جلوا ہی تیرا جلوا ہی

مہر ہو مہ ہو شمع ہو گل ہو    کون تجسا ہے کون تجسا ہی

مشک و عنبر زحسن سودا کو    تیرا سودا ہی تیرا سودا ہی

کہو کی دنیا و دین و صبر و تواں    تجکو پایا ہی تجکو پایا ہی

جن انسان و حور و غلمان کو    تو ہی پیارا تو ہی پیارا ہی

چشم و ابرو کا عارض لب کا    مہر شیدا ہی مہر شیدا ہی

ولہ

بزم شب بی حساب روشن ہے    مشعل ماہتاب روشن ہے

منہ ہی سورج تو مثل تار شعاع    تار تار نقاب روشن ہی

کیوں نہ اندہیر آسمان مچاوے    مشعل آفتاب روشن ہی

شمع کو چاہیے ہوا میں کنول — شمعِ رخ بحجاب روشن ہی

روشنی کا ہی لازمہ بجھنا — سبب انقلاب روشن ہی

تیرِ آہِ شبِ وصالِ بے رخ — مثلِ تیرِ شہاب روشن ہی

داغِ سودا ہی سر پہ آنکھین مین تر — آگ بالاے آب روشن ہی

آتشِ عشق دل مین ہی شب و روز — سبب التہاب روشن ہی

تو وہ ساقی ہی غیرتِ خورشید — جس سی نامِ شراب روشن ہی

منہ دکھاے گا وہ مہِ کامل — وجہ تعبیرِ خواب روشن ہی

اوسنی مضمون لکھ کی پھونک دیا — میری خط کا جواب روشن ہی

رشکِ خورشیدِ حشر اپنی ہین داغ — شبِ غم بی حساب روشن ہی

بحرِ دنیا مین کیون نہو دہوکا — ایسی حالِ سراب روشن ہی

مجکو اک شعلہ رو نی تڑپایا — سبب اضطراب روشن ہی

جلی جیسا چراغ ناہو مین — دل میانِ دو آب روشن ہی

دل مین داغِ خط و صحیفۂ رو — بحساب و کتاب روشن ہی

ناحق مجھکو شعلۂ رخسار یار کا — میرے بطرف بھی آگ لگا دی رقیب نے

چھوڑا ہی اوس مسیح نی لکھنا جواب اونکا — بیمار کو جواب دیا ہی طبیب نی

غربت مین بیٹھکی بھی نہ دل نی لیا قرار — دو چار دن بلطف اوٹھایا غریب نی

ساقی نی دور جام سی لوٹا ہا و چشم — مسجد مین تیرا نام سنایا خطیب نی

کیا شکوہ اپنی حصے مین آیا جو رنج و جہل — رکھا ہی بی نصیب ہماری نصیب نی

دل کو نسی ہوا خلل انداز بزم وصل — رکھا بعید یار سی ایسی قریب نی

گیسو نسی سنبل آنکھون نسی نرگس تباہ ہی — غارت کیا چمن کو تمہاری نہیب نی

سجدہ یہ آستان بتان کا نصیب ہوا — میری سی عاشقی نکسی دن محب نی

ہی کا مہر اور ان کی نہ ملنی کا حیلہ ہی — مارا ہی مجھکو عشق کی دیو مہیب نی

ولہ

اکیون بار بار پھرتا ہی — سچ بتا کس کو پیار کرتا ہی

نہین پاش کو راہ عشق مین جبر — پاؤن بی اختیار دھرتا ہی

بن گیا ہون کہ از در موی — دیکھکر زلف یار مرتا ہی

ربع مسکون جو کہیں اُسکا جو نہا تھا ہے
ہانوا اک بیچ میں ہی جا بجا ہر طرف دریا ہے

خواہشِ مَی لبِ دریا ہی بجا ایسا تھے
فرش سبزیکا ہی اور ابر کا ہی جو با ہے

جان تو پاچکی باقی ہی شراب ایسا تھے
دمِ عیسی ہی ہوا کا جو یہاں جھوم کیا ہے

یار ہنستا نہیں ہی کو نہ دہن ہی تجلے
زلف شبگون نہیں ہی بر سیہ جما ہے

جامیں کسطرح نہ لبنوٹ پر اب آگیا ہے
عالمِ آب ہی تا حدِ نظر دریا ہی

تیرا دریا ہی غضب کیوں نہیں گنہگا کو
لہر سر لہر ہی جو موج ہی طوفان آیا ہے

آج وہ نہر میں گی گرم سخن دریا میں
ہم میں اے مہرہ خورشید ہی کہتا ہے

ولہ
ذوبحرین

ابر ہی شب ہی دلِ بیمار رہی
یادِ خط و گیسوِ دلدار رہی

سرو ہی یا قامتِ دلدار ہی
زلف ہی یا نافۂ تاتار ہی

پایگا صحت نہ یہ دل اے طبیب
نرگسِ بیمار کا بیمار رہے

سبزۂ خط کی نہیں جبتک نمود
عارضِ جانان گلِ بی خار ہی

کھلگئی اوس شوخ کی وجہہ حجاب
پردۂ انکار میں اقرار ہی

رہتی ہی چشم ولیث ندائی باد — دل حریف خانۂ خمار ہے

رونبی اپس زار کا عالم یہ ہے — جسم کی جا آنسو ونکا تار ہے

صومعہ ہی اوس بت سا کا حرم — سایہ ہی یا سایۂ دیوار ہے

خانۂ زنجیر سی وحشت ہوئے — خانہ کو راب بھی در کار ہے

یار کی در ننگ ہی ہین آثار ہجر — بیچ مین دیوار کا آثار ہے

گلشن فن وہیں ہی اوس گل کا باغ — بلکہ یہ تشبیہ اوسی بار ہے

صبح سی تا بشام جو آنکہین ہین وا — پھر کو اک دید کا آزار ہے

ولہ

سن نی مین تھی نہین آواز گجر کی — پوپھٹتی نہین ہای کسیطرح سحر کی

روروکی جس انداز سی رات بسر کی — اسطرح بسر ہو نہ کسی نوع بشر کی

بیخ وقلق وصدمۂ بیتابی و وحشت — کیا لکھی جو حالت تھی دل وجان جگر کی

بنسدآئی نوبای وہ غم ورنج وبکا لیت — زندہ جو رہا سیت تھی بھی اثر کی

رات اوٹہی کوپائی یہ جو میں ضائے — مشکل سی ٹہنکی پاؤن تو سر سی وہ سر کی

صدمۂ عشق سی یون دل بہی پاش ہو / جسطرح ٹہیس سی کچا کوئی پہوڑا پہوٹی

بہید ملنی کی یہ صورت ہی کہ مجہسی مجاے / راز داران صنم سی کوئی ایسا ہو ئی

بچپنی مین تو خوش آواز سبہی ہوتی ہین / کوکلا بہی اگر کنٹہہ تمہارا پہوٹی

ہجر مین پہوٹ ہی بہی مین یہ آنکہین جسطرح / سوت پہوٹین کی ہیم پہوٹ کی چشمہ پہوٹی

تیری در پہ جو جہکی سجدہ کو ہم تنگ گناہ / یہ مثل وہ ہی کہ سر ماریی کہٹنا پہوٹی

کسطرح بوی محبت کو چہپاؤن اے مہر / یہ وہ ہی مشک کی بو جسکی زیادہ پہوٹی

ولہ

جسطرح باتون مین تحریر بگڑ جاتی ہے / فرط افکار سی تدبیر بگڑ جاتی ہے

جبکہ انسان سی تقدیر بگڑ جاتی ہے / بنتی بنتی وہین پہر بگڑ جاتی ہے

آگی تقدیر کی بنتی نہین ہرگز کوئی بات / ہاے افسوس کہ تدبیر بگڑ جاتی ہے

ہجر جب جان پہ بنتا ہی نفس غم بن جاے / صورت وصل کی تدبیر بگڑ جاتی ہے

جبکہ تدبیر سی تقدیر موافق نہ پڑے / سچ ہی اے مہر وہ تدبیر بگڑ جاتی ہے

ولہ

ہجر مین بیٹھنا ہی رونا ہے — رنج پانا ہی جان کھونا ہے
ہمکو ہی انتظار او نہین غفلت — جاگنا ہمکو اونکو سونا ہے
ہون بت سیمتن کی داغ مین زرد — نہ ہی چاندی کہین نہ سونا ہے
آپکی ضدنیسی دو مزی نکلے — نام کرنا ہی گھر ڈبونا ہے
گل خندان وہ مین ابر بہار — اونکو ہنسنا ہی مجکو رونا ہے

ولہ

رخ دلدار سے جدائی ہے — گل گلزار سے جدائی ہے
قامت یار سے جدائی ہے — سرو گلزار سے جدائی ہے
جان کہتی ہی ہجر جانان مین — اب تن زار سی جدائی ہے
قصۂ غم بیان کس سی کرون — بت غمخوار سی جدائی ہے
وحشت دل ہی سخت خانہ خراب — در و دیوار سی جدائی ہے
رہتی ہی یا دروی صاف یہان — گل بخار سی جدائی ہے
تیرہ و تار ہی جہان ای مہر — ماہ رخسار سی جدائی ہے

ابر ساں آنکھوں سی تقاطر ہی | عرق زلف کا تصور ہے
وہ فلک پر زمین پر بندہ | عجز مجکو وہ نہین تبختر ہی
آئنہ دیکھتے ہین وہ دن رات | مجکو شام و سحر تحیر ہے
کیون نہ وہ راگ لائین آئی مین | باج ہی سم ہی نال ہی سُر ہے
کونسی بحر مین غزل نہ کہی | مہر کو ریختہ تبحر ہی

## ولہ

رنج و غم ہی فرقت احباب ہے | جان پر صدمہ ہی دل بیتاب ہے
عیش ان روزون خیال و خواب ہے | غم ہی کہانا پانی خون ناب ہے
دوسری پہلو مین حسن بہا او نہیہ کیا | ایک پہلو مین دل بیتاب ہے
داغ سینہ نقل دل جا ہی کباب | بادہ بزم غم مین خون ناب ہے
خضر عمر جاودان سی خوش نہین | وقف رنج فرقت احباب ہے
یاد رنگ مہ جبی سی مہر ان دنون | داغ دل کا غیرت مہتاب ہے

## ولہ

لائی اوس شکر مہ کو اب کوئی ۔ رہی تا چند جان بلب کوئی
لیکدم یاد زلف بہولے ہو ۔ ایسی گذری نہین ہی شب کوئی

[illegible] ہی عاشقو کی خبر ۔ کوئی بیجان ہی جاں بلب کوئی
جسمین چہرہ جای وہ پری ڈہب ۔ ایسا بستا نہین ہی ڈہب کوئی

داغوں سی دل مین ہی وفور الم ۔ کہ یہان ہین دلی کی سب کوئی
رخ ہے کمال پر شب روز ۔ یارا ی مہر ہے عجب کوئی

## ولہ

مثل عقرب اور ہی ہر موی مژگان اور ہے ۔ مار پیچان اور ہی گیسوی پیچان اور ہے
رنگ اوسکا زرد ہی رنگ مین سرخ و سفید ۔ روی تابان اور ہی خورشید تابان اور ہے

اوسمین نقد داغ یاس ہمین گل شاداب زخم ۔ گنج قارون اور ہی گنج شہیدان اور ہے
ذوق دنیا مین نہین پوشیدہ اصل و نقل کا ۔ باغ شداد اور ہی بستان خوبان اور ہے
اوسمین ہین لاکہون بلائین اسمین لاکہون آدمی ۔ چاہ بابل اور ہی چاہ زنخدان اور ہے

زرق نہانوئین ہی ای مہر زیر آسمان سنگ من نہا وگداز بزرزمین ملجائینگے

ولہ

عضی کے بعد نینسا لوگ اور کیا ہی کہین گے او سکو قضا کہین گی اسکو دا ہی کہین گے

میرے الم جو تھی تیری ظلم کو تھی او سکو وفا کہین گے اسکو جفا کہین گے

سکان عرش جسدن دیکھینگی تیرا کوٹہا تحت الثری او سکی فوق السما کہین گے

نام آورہی وث ہستی کی کیا حقیقت او سکو بقا کہینگی اسکو فنا کہین گے

ہم لوگو نسی وفا کر ہر دم نہ یہ جفا کر او سکو بہلا کہین گے اسکو برا کہین گے

دیکھینگی لوگ جو بت میری صنم کی آ تے نگے او سکو کینیگی بندہ اسکو خدا کہین گے

مہجور ہی سنین گی جو وصل کی تمنا او سکو مرض کہین گے اسکو شفا کہینگے

الہ ہو کیا ہی پیش شعاع عارض او سکو کہین گی ظلمت اسکو ضیا کہینگے

ولہ

غم فرقت جو مرجائین بہت بہتر ہی ایسی جی نیسی گذر جائین بہت بہتر ہی

ایسی خانہ و بنا مین تو ہم خانہ خراب گنج مدفن مین اگر جائین بہت بہتر ہی

خون عشاق سی آلودہ کرو خنجر ناز — مقبری مردونسی بہر جائین بہت بہرے

مضطرب دل ہی کسیطرح تو سکو ہو قرار — آپ اگر جو تہہر جائین بہت بہترے

کاہنور مین کہین لگتا ہی نہین تہل بیڑا — پار گنگا کی اونر جائین بہت بہترے

قصۂ لیلی و مجنون تو ہی مشہور ای مہر — ہم بہی کچہہ نام جو کر جائین بہت بہترے

ولہ

دل لگائین گی ایسے دلبر سی — خوب صورت ہو جو گل تر سی

بہاگ جائی حضور کی ڈر سی — منہہ لڑاؤ جو ماہ انور سی

بہنسین کی او زلف پر خم مین — چہٹکی اس گیسوئے معنبر سی

گو کہ کعبہ ہو گہر زاہد بت — کام مجکو نہین تری گہر سی

شیشۂ دلکو چور کیون کریئے — اب ملین گے نہ بختی تہہر سی

جسمین وجنا ہون ساتہہ ای مہر — ملئی اوس شوخ ماہ پیکر سی

ولہ

منہہ دو چندان ہی ماہ انور سے — دانت ہین آبدار گوہر سے

قدہی بالا اگر صنوبر سے　　کہین نازک ہی مُنہ گل تر سے
خانۂ و بر و بحر سی کیا کام　　ہمکو مطلب ہی آپکی در سے
دل سوزان سوا ہی خگر سے　　پوچہئے حال سینہ مجمر سی
ہم ہیں [illegible] غیور گم شدہ راہ　　راہ کب پوچہین خضر رہبر سے
عشق ہی وہ مشعبد کامل　　باز کا کام لے کبوتر سے
آہ سوزاں سی جلتی ہی بجلی　　ابر روتا ہے دیدۂ تر سے
شرفائی جہان ہین چکر مین　　خوبی چرخ سفلہ پرور سے
بخدا سچ سمجہہ اسے ای مہر　　دل سے اوسکا سخن ہی تہر سے
مہر امید ہے دو عالم مین　　بنی پاک و آل اطہر سے

ولہ

ترا گرم بازار اللہ رکہے　　تجہی برسون ای یار اللہ رکہے
مری ساتہہ سو یا دعا اور کیا دون　　تری بخت بیدار اللہ رکہے
تری ظلم کرنی کی عادت نہ کم ہو　　زیادہ دل آزار اللہ رکہے

ولہ

کوٹھی سے جہانکا جو وہ دلبر تلے
تہا عیان نور مہ انور تلے

کیا ہے ساقی کی ہتیلی آئینہ
اوپر اک ساغر ہی اک ساغر تلے

سونے کے کڑے والی جو تونی گہر کی چہت
بن گیا اک گنبد خضرا ملے

کوٹھی پر تو بیٹھی بیٹھی جب وہ اٹھا
ہوگیا ہنگامۂ محشر تلے

لیلی تیرے کو تلووں کی زیر بند
باکی اب بنوائیں اپنی پر تلے

بھرتی ہو تلوار ہتوا نسی ہوئے
ہوگئے بیکار دوابین پر تلے

لٹ انسی جاف و نابندہ کہین
دیکھا تیری موتیوں کی پر تلے

ولہ

ای مغنی کیا سناتا ہی نہیں پروا مجھے
پردۂ غفلت ہوگا سارنگا پردا مجھے

جانتا ہون ہر شب کو اک دور بیسا
گیسوئے حوران جنت کا ہوا سودا مجھے

پند واعظ اسی باہر مین ایسی میری گوش دل
ہی حرارش سمع ای مطرب ترا گانا مجھے

دیکھتا ہون طرز رقص سرو تری ناچ مین
حق تعالی کی دمی ہون بڈ ملتا مجھے

آب کوثر سی بجھائی آتش عشق اپنی نے ۔ اب نہین ہرگز جلانی کا ترا جلوا مجھے
ما ہوشی آہ نے پھر کیا گو معجز عیسی بھی تو ۔ یعنی جو ماری گا مجکو وہ جلائیگا مجھے

ولہ

اپنی آنکھون سی جو وہ ابر جہل ہے ۔ دل تڑپتا ہے جسے سا بیکل ہے
یہ جو تیری گلی مین ہیکل ہے ۔ اسکا بیمار آج ہے کل ہے
زر و انجم سے کے جان بیکل ہے ۔ تیرے گھونگریکی ایسی ہیکل ہے
نیش عقرب مین ہے مژہ کی کجی ۔ مار پیچان مین زلف کا بل ہے
منع چشم تر ضروری تھا ۔ نو و من سے دل حزین بل
چشم آہو مین ہے وہ وحشت چشم ۔ شاخ آہو مین زلف کا بل ہے
دیکھنی سی بنون قوی ہیکل ۔ ایسی تیرے گلی کی ہیکل ہے
منش وز فراق انجش چشم ۔ روز محشر کا وقفہ اک پل ہے
اے صنم تو نہ سمن جو زرین تن ۔ کیون لباس بدن جھلاجھل ہے
زلفکو کس سی دیجئی تشبیہ ۔ سانپ موذی ہے لام مہمل ہے

تیری یوانی مین وطن ہیا — لکھنو وحشیونکا جنگل ہی
سنبل ترمین ہی پریشانی — عشق پیچا مین زلف کا بل ہی
شب فرقت مین یون ہون صحراگرد — شعلۂ آہ جاے مشعل ہی
دشمن بہا دیر بن نہ کو ہکن کو ہوا — آنکھہ اوجہل پہار اوجہل ہی
روشنی دود شمع سی پائی — چشم پروانہ کا یہ کاجل ہی
ہجر مین دونی ہوگئی برسات — آہ بجلی ہی آنکھہ بادل ہی
کچہ نار گیر تہی سے کنگہے — اُنئی زلف مین وہی بل ہی
تیز تر ہی چمک مین بجلی سی — جو تری اُوڑہنی کا آنچل ہی
ہی منجم بہ وقفۂ عالم — اک گہڑی ایک ساعت اک پل ہی
پہلجہڑی ہی ازار بند نہین — ناف سی پاؤن تک جہلا جہل ہی
کل کا وعدہ مکرر اوسنی کیا — مجہی عیر وسنی آج کل کل ہی
ایجنون خاص میری جنگل کے — تنکی کانٹی ہین خاک پہوہل ہی
میری اکدن گری تہی دو آنسو — دشت مجنون تمام دلدل ہی

ترا کوچہ ہی کعبہ ای خوش چشم — قصد جانی کا آنکھو نکی بہل ہی

بیر تری در کی فقیر ہی برسات — ابر تیرہ سیاہ کمل ہے

واہ ری قلعہ الہ آباد — قلعہ چرخ سے مہمل ہی

شعلۂ شمع ہی اگر رخ یار — دو دیجارہ مین لٹ کاجل ہے

جاشہ تجن پہنتا تو کیا پروا — ریت زیب ہی نہ ململ ہی

کوچ ہی تیرے سینوا آن کا — پال کیسے احباز و برل ہے

ابلہ بہو تنتا ہی کا شمون سے — یہی نخل جسمون کی کونپل ہے

پہرتی مین رات کو تکو بہی دیوانے — دیدۂ غول جای مشعل ہے

کیون نہ بیکل ہون جسم و جان و جگر — حسن اوا سی گلی مین بیکل ہی

آپکو ہمکو دو سمجھتی ہین لوگ — کیا ہمین اک زمانہ احول ہی

نہ جہلا و ہمین ہی نہ تجلی مین — تیرے رفتار مین جو چہل بل ہے

نازکی مین صفا مین بو مین وہ جسم — پہول ہی آینہ ہی صندل ہے

ڈور تار شعاع سے ای مہر — آفتاب اوس بن کی تکل ہے

ولہ

گلشن ہے وقت شام ہی لطف نسیم ہی | دلکو خیال گیسوے عنبر شمیم ہے
گو صبح ہجر ہی پر اکیلا یہان ہی کون | خلوت مین یاد عارض لبر ندیم ہے
غیبت گناہ ہی مگر و ذکر سیکشان | ای اہد و خدا تو عفور الرحیم ہے
ایسوح تیری نرگس بیار کی قسم | حال مریض چشم نہایت سقیم ہے
خوف گناہ بھی ہی خوشی عفو کی بھی ہی | روز حساب ساعت امید و بیم ہے
کیونکر نہ اونکی رخکو کہون لک الکتاب | قد زلف منہ مین طرز الف لام میم ہے
خال عذار یار کو بیجا نہ جانئی | نقطہ ضرور جا ہی وہ لف حیم ہے
سر اکہ رخت ہی تیغ حطر است اک لکیر | وہ قد نہ سرو ہی نہ خط مستقیم ہے
مہجور سے اہل جہنم سی کم نہین | دوزخ ہی گھر فراق عذاب الیم ہے
رتبہ ملا یہ نہ نجی ہی دلین یار کہ | عاشق در ریاض جنان کا مقیم ہے
فطرت اوسکی مین جسی در یا تجہتی ہو | حادث اوسکی ذات سی ہی جو قدیم ہے
ای مہر ہےگیا سخن صاحب وسلم | اپنی وہ فکر صاحب طبع سلیم ہے

دل کو خیال گیسوی عنبر شمیم ہے
جو میری سانس ہے وہ معطر نسیم ہے

انگار ونکی مثال دہکتی ہین یہ پہول
گلشن فراق یار مین مجکو جحیم ہے

اک سیمتن کی ساتہہ ہی سونیکی آرزو
سونیکی حسرت ہی تمنای سیم ہے

توحید کا مقر ہون ولی غیر حسن
کہ التفات جانب امید و بیم ہے

مرکر بہی وصل دوست میسر نہو اگر
ایسی عاشقی ہی تو عذاب الیم ہے

ہی رنج ہجر یار مین سامان عیش سے
پانی بہی برف کا مجہی مار حمیم ہے

وہ خال آسمین جلوہ تو دکہا ہی رات
کعبی سی بہی سوا مری دل کا حریم ہے

لاغر کیا تمہی لی مجہی کیا ہی جنون
تصویر قیس بہی مری آگی جسیم ہے

عظم رمیم ہمدمنہ فرقت نی کردیا
یہ عاشقی ہی کیا ہی عذاب عظیم ہے

جو گل برنگ باد بہاری ہی جابجا
مانند بو وہ غنچہ دل مین مقیم ہے

اکدن یقین ہی کہ مجہی چہوڑ جائیگا
ہر چند یہ حدوث رفیق قدیم ہے

کیون بجلیان گرین نہ تمہاری نگاہ کی
سینہ جو طور ہی تو مرا دل کلیم ہے

شمع عذار یار کا بوسہ کہاں ملا — گلگیر کیطرح دل عاشق دو نیم ہی

ہنسی کی ساتھہ ہای مرادم نکل گیا — قاتل کا نام لیتی ہی لبی دم بدم ہی

کیسی سیہ ہے چادر مہتاب کیا کہوں — ابہر ہی بحر مین یہ برنگ کلیم ہی

ولہ

کار دنیا مقتضائے عالم اسباب ہے — موسم سرما ہے تا فکر قاقم و سنجاب ہے

صد طوفان موج لطمہ گرداب ہی — ہیچ مین و تا ہون تا نو کیطرح گرداب ہے

بحر مہلک فرقت ساقی مین ہی پایا ہے — دور جام می مجھی حلقہ گرداب ہے

اہل عالم و ہنر حاصل ہو یہ ممکن نہین — ہی کتابون مین کہ دنیا عالم اسباب ہے

چیر کر سینہ کو دیکھہ سفاک خلق — صید بازہ کیطرح میرا دل بیتاب ہے

عاشقون نالی فریاد بلبل و سر بپا — جو ہی شیر اسکو مجھو چشمہ سیماب ہے

رات کو روز عجب خبر کی کار ولا تاہی فراق — نالہ عاشق شب نالہ سنہر خاب ہے

چشم فتان ہی یعنی کعبہ اہل نظر — تیغ ابروی صنم مین عالم محراب ہے

جلوہ سفاک سی تنہا نہین مین مضطرب — مرغ بسمل کیطرح ہر لخت دل بیتاب ہے

چشمِ قاتل عین کعبہ ہی مسطحِ جبین — ابرو جہکاؤن خمِ خنجر خمِ محراب ہے

آج ہی پہلی کی بجرین ہوئی وہ دریای حسن — بہہ ہمن کہتی ہین برجِ حوت مین مہتاب ہے

عقل و آرام ہین اہلِ بصیرت کی لٹی — دیدۂ تصویر کو کب آرزوی خواب ہے

ہی تپِ رنجِ جدائی تلخ ہی منہ کا مزا — ای خضر آبِ حیاتِ رند زہراب ہے

آج تیری کانی بالیکی پہ جہلے دیکہکر — برجِ حوت اس بحرِ خوبی ماہی بی آب ہے

منہ دکہانا آئینہ کی پردہ سی یہ شین نہین — انکا چاہِ زنخدان معدنِ سیماب ہے

میری داغِ دل کی آگی تیری مستی کی سامنے — آفتابِ روزِ محشر کرمکِ شب تاب ہے

ہوں لاغر غرق ہو جانیکو ای دریای حسن — جو ترا چہلا ہی مثلِ حلقۂ گرداب ہے

ولہ

آگی اوس گل پر ہنسنے کی جان گل مہتاب ہے — مبتلائی غم ہوا مرغِ چمن بیخواب ہی

جوشِ گریہ سی کہتی ہین تر گریبان کو لوگ — لاغر ایسا ہی کہ یہ خار و خس گرداب ہی

جانتی ہین لوگ اکثر اسکی خاکِ قبر کو — کشتۂ تیغِ صنم کیا کشتۂ سیماب ہے

قدرِ شعر و صنعتِ نظم گوہرِ دندان نہو جو — ایسی مضموں سی وہ گوہر نایاب ہے

بون اسیر بحرِ غم جدا ہی اب احباب سی ۔۔۔ سلسلہ ہر موج ہی طوقِ گلوی گرداب ہے

جانور ہی عاشقی میں آدمی سی کم نہیں ۔۔۔ آشنائی بحر لی پایان تم سرخاب ہے

کعبہ سان گلشن ہی خیابانِ چمن ۔۔۔ شاخ خم گشتہ میں اگل عالم محراب ہے

کیا تعجب ہے جو یہ ہو گنبدِ چرخِ سپہر ۔۔۔ بام سی کیا کام رنجِ فرقتِ احباب ہے

سخت جانی عندلیبِ زار میں ہرگز نہیں ۔۔۔ ان خزان اک ایک پتا خنجرِ آب ہے

موتی ہیں دریا میں تن نگاہ رنگ کی مرغابیاں ۔۔۔ بحرِ اشکِ غم میں ہر لختِ جگر سرخاب ہے

سونپنگی مدفن میں لیکن جا نہ لی میں ترا کہاں ۔۔۔ خوابِ وصلِ ماہ رویان بی خیالِ خواب ہے

دستِ قاتل گردنِ مقتول دونوں ایک تن ۔۔۔ حلقِ بسمل کی طرح خنجر بہی کیا بی آب ہے

خون میں ہم بسمل نکو لال مخمل کا درست ۔۔۔ زخم خوردہ ماہیٔ جانا تابشِ کمخواب ہے

خود بخود ایجادِ مخلوقات دنیا میں نہیں ۔۔۔ چار عنصر میں سبب عالم اسباب ہے

کون کون ان بحرِ حسن خوبی کا نہیں حلقہ بگوش ۔۔۔ گوش دریا میں بہی گویا حلقۂ گرداب ہے

بحر میں میرا دلِ صد چاک ہی کیا بیقرار ۔۔۔ پارہ پارہ آتشِ عشق سی ال سیماب ہے

بحرِ غم میں غوطی کہاتا ہی ہمارا آشنا ۔۔۔ گلگلی میں بلبلی قاعدۂ گرداب ہے

نعلِ سمِ اسپِ مہرو ہی جو رشکِ ماہِ نو
نقشِ پائی سائسِ جاناں ہی گلِ مہتاب ہے

کیفیت کیا آبِ حیواں کی جو ہم پا سکیں اوسے
فرقتِ ساقی میں آبِ تاک بہی زہراب ہے

نیند اوسی کہتی ہیں جس سے آدمی جاگی کبہی
خوابِ بختِ خفتہ کی تعبیر میں اضطراب ہے

گریۂ فرقت بندہا ہی میری ہر دو نین میں
جدولِ رگ ہا کا صفحہ ہی وہ صفحہ سیماب ہے

ساقیا بوبہول کی لی گلِ عشرت ہوں میں
جامِ وصلِ یار زنہار سند گلِ مہتاب ہے

کیا دمِ قطعِ مسافت گرمی جہگڑی ہی لی تا میں
جادۂ راہِ مصیبت خنجرِ بی آب ہی

سامعی اون دانا کی پڑہوں مصرع ہے یوں
آبروئی شعر آب گوہرِ نایاب ہی

ای سلیمان ش وہ بحرِ عشق میں کاہیدہ ہوں
عکسِ چشمِ مور مجکو حلقۂ گرداب ہی

مہر روزِ وصل میں قدر تکو سمجہا آفتاب
ہجر کی شب چاند گویا کرمکِ شب تاب ہی

## ولہ

بہجتِ ربعِ عناصر کا تمام اسباب ہے
باغ ہی مطرب ہے ساقی ہی شرابِ ناب ہے

نامۂ مکتوب خط د عرضہ میں سرنامہ با
بندگی ہی عجز ہی القاب ہی آداب ہے

با وفا جانباز ہم سا شوخ و بدخو ہے سا
شاذ ہی نادر ہی بی مانند ہی نایاب ہے

گردش و تہ و رنگ و بو مین نرا یہ داغدار | آسیا چرخ ہی گردون ہی صطرلاب ہے
اوسکی تن پہ سینہ و بازو ہی بالا و کمر | چار آئینہ ہی جوشن ہی زرہ ہی ذات ہے
لطف و عفو و رحمت و تحسین خدا ہین الکونین | پاک ہی تنہا رہی رحمان ہی تواب ہے
قد بہ و سرو و سہی و شمشاد و طوبی سی سوا | ناز ہی بالیدہ ہی سر سبز شاداب ہی
چاہ و سین حسن چشم شیک و دیا بلد کا | شعور ہی فان طوطی ہی سیماب ہے گرداب ہی
قاتل عاشق کشی سر رحم تیغ ابرو مرا | خنجر ہی شفاک ہی جلاد ہی قصاب ہے
مجکو عریانی و فقر و خاک و نقش بوریا | تاش ہی زر تار ہی زربفت ہی کمخواب ہے
ہجر مین آب حیات و شربت و شہد و شراب | سم ہی افیون ہی الماس ہی تیزاب ہے
وصل کی دولت سے غمخانہ بنا ہی چار باغ | مہر ہی مہر و ہی مطرب ہی شراب ہے

ولہ

اہل دنیا سی یاس بالکل ہے | فقط ایشور پر توکل ہے
کام غیر خدا کسی سی نہین | کہ توسل نہیں ہے توسل ہی
جہل مین ہی علم ذات خدا | عارفانہ مرا تجاہل ہی

مین ہون ساغرکش شراب طہور — چار قُل اب صدائی قلقل ہی

طایر روح کیون نہ گھبرائے — بوستان جہان کا بلبل ہی

نور اوسی ایک کا ہے دنیا مین — دو بھریگا چراغ تہ گل ہی

کیون نہو اتفاق کثرت خلق — تیری وحدت مین کیا تامل ہی

دونون عالم مین جلوہ فرما ہو — واہ کیا رتبہ کیا تحمل ہی

وہ ہی ای مہر لا شریک کہ — اور کو اوس سی کب تقابل ہی

ولہ

کیا لیلین ہین کیا صاف ترا شیشۂ تن ہے — حیران عجب ہی تری پریشان ختن ہے

ہی شمع تجلی کہ ترا صاف بدن ہے — ہی شیشۂ فانوس کہ پیراہن تن ہے

معلوم نہین تو ہی نہین زمانہ کا چلن ہی — بامہری الٹی کجروی چرخ کہن ہے

ہون تارک دنیا نہین کچھ حاجت کفنین — یہ جامۂ عریانی اندام کفن ہے

اور آگی تخل قد موزون نکو کہین کیا — طوبای جنان ہی کہ تمنائی چمن ہے

ہی قفل در گنج سخن میری خموشی — تقریر مری رونق بازار سخن ہے

شب فرقت میں لوگ نگاہوں میں یوں بستر گل پر
کباب جسطرح ہر بار تابے پر کباب اوٹھا لئے

بنایا خوب سید نے مجھکو میری ولی قسمت نے
میں سنبھلا ہی تھا میں کرتا ہوں وہ بیتابی جواب اوٹھا لئے

ولہ

اولٹ دی اسطرح جیسے کوئی چھلنی تھا اوٹھا لئے
غضب ہے تو جو سوئی آب جا و حباب اوٹھا لئے

جو ہم زمین تو دنیا کا ورق چشم پر اوٹھا لئے
جہاں سی پی بہلاتی میں پہ جا میں سحاب اوٹھا لئے

اگر ورق قدرت آئی نو عہد سیح و تاب اوٹھا لئے
غم اولی رنج اولی صدا ولی مضطرب اوٹھا لئے

جنت میں حصا آلودہ دیگر پیچ و تاب اوٹھا لئے
نہیں الشیخ ممکن جالی پھر عہد شباب اوٹھا لئے

نقاب جو اولٹ کر محو حسن اوسنی کیا مجکو
عجب کیا ہے میں محبی مضمون کتاب اوٹھا لئے

بس ایام جہاں میں میتا بری صنم یا ہے
جب حسن آنکی ادراک قوت انتخاب اوٹھا لئے

ملہ جب صف قدرت کا نگاہ ابرو
سوال اوس کا ہے سیدی کیا جواب اوٹھا لئے

ہی سمجھی زنا سمندر جسنی دیکھا ہو
وہی سمجھی مراحلنا جو تابی کباب اوٹھا لئے

ین آیا جو وہ مطرب چال مجلس ہے
پڑی ہتی میں عود و بربط و چنگ و رباب اوٹھا لئے

تنک بلق ایام سید ہا غنیمت ہے
سنبھلنا ہیں ایک اگر یہ رکاب اوٹھا لئے

رشتۂ دنیا کشش مین مثلِ مقناطیس ہی
مانعِ پروازِ عیسی سوزنِ عیسی ہوئی

دیکھتے ہی اوسکو مین بسمل ہوا زخمی ہوا
بھون مجھے خنجر ہوئی نوکِ مژہ برچھی ہوئی

صاف پرچھائین تیری پالکی اسیرِ چمن
طوق کی مانند زیبِ گردنِ قمری ہوئی

تو ہی ایسا لیلیِ دوران کہ تیری قیس کو
تیرگیِ شب سوادِ دیدۂ لیلی ہوئی

عشقِ گیسو مین چراغِ زندگی گل ہو گیا
شام میری کیا سوادِ دیدۂ اعمی ہوئی

خواب مین بھی دیکھ لی تھی چین زلفِ دراز
بس شبِ طولانیِ فرقت مین لیتی ہوئی

آب گریہ سی ہی تنگ ہستیِ آدم ہو گیا
ای مصور چاہیی تصویر ہو غرقی ہوئی

اپنی لاثانی پر وہ ماہ بہی ہی مہر آج
چاند جیسی ہی دو بالا روشنی پھیلی ہوئی

کیا کہون انپہر کیسی ہی شبِ ہجر کی
دھوپ سی لگتی ہی مجھکو چاندنی جلتی ہوئی

ولہ

ہرگز نہ وعظ سی دلِ میخوار توڑئی
اکبار توبہ کیجئی سو بار توڑئی

افسوس ہے کہ ہمسی تو یاری کو توڑئی
پر یہ نہو کہ خاطرِ اغیار توڑئی

جنسی مین تیری ہوتی خریدار ماہِ مصر
بازار یوسفکی سرِ بازار توڑئی

گنڈا گلوی یار کا ہاتہہ کیا سے مجھے　　اب دل مین ہی کہ سبحہ و زنار توڑیے

تسبیح مومنین پر آ و ٹہایا ہی دست ظلم　　یا صاحب الزمان سر کفار توڑیے

رخنی جو بند کردئی اغیار نی تو کیا　　ای دل تفنگ آہ سی دیوار توڑیے

نمک سکہا دیا ہی یہ کس بد قماش نی　　تا ر امید طالب دیدار توڑیے

محفل مین میکشو جو وہ پیمان شکن ہین　　ملی لیکی خشت خم سر خمار توڑیے

دم توڑ رہا ہو آپکی غم مین جو ای مسیح　　خاطر کبہی ایسے کی زنہار توڑیے

ہاگا تمہاری زلف کو نافہ سمجہی ہے　　لازم ہی پاے آہوے تاتار توڑیے

غ زبانی دہالتی ہین باتین مجہہ پر آپ　　سر پر رقیب کی کبہی تلوار توڑیے

ہا ہی آئینہ ہنر و عیب در برو　　اپنی سی صاف دل کو نہ زنہار توڑیے

رنگاہ تار نفس تار پیرہن　　موئی کمر پر اوسکی سب اکبار توڑیے

ہخت جان رقیب نے چو رنگ کہیچی　　یہ آہنی سپر ہے نہ تلوار توڑیے

ہر تجسی کرتی ہین جو لوگ ہمسری　　دلمین ہی ونکی منہہ دم گفتار توڑیے

ولہ

نہین ملتا وہ خانہ برانداز | لی سبب کیا یہ کاہش تن ہی
وہن اوسکی ہین خانۂ زرین | جو گہراوس مہروش کا مسکن ہی
رہا راہی خانۂ عنقا | لحن وا و وشور شیون ہی
رہا جو ہوئی ہین خانہ فروش | خانۂ زہد اوہنین کا مسکن ہی
نہ غول خانۂ فرد ا | ایک چہہٹا تو ایک مسکن ہی
لہرنا خانۂ کمان سیزا | جب سی دل محو ناوک افگن ہی
شعلۂ آہ مہر سی ای چرخ | خانۂ شب شدر آج روشن ہے

ولی

مثل نخل نا رسیدہ ہم رہے | کوئی یون دنیا مین بی برگ رہی
جنکی اگی مدتون تک ہم رہے | دخل کیا دم بہر وہان رستم رہے
یا منزل جاؤ تم یا ہتہم رہو | ہم ہوس خانلی سی ہم ہی رہی
ہو بیابند اسکو کہتا ہی وہ گل | دیدۂ نرگس مین کیا شبنم رہے
ہائی اس دل کی نہ پہوٹی آبلی | تا مژگان اکی آنسو تہم رہی

ایکدن سہواً کہا تہا بوسہ دو — تین دن تک تمہی وہ برہم رہے

قند بلکہ شہد از بر گویا بن گیا — وہ لب جان بخش ہکو سم رہے

گالیان دین منھ کی توصیف مین — زلف کی تعریف پر برہم رہے

چہاتیان کو بین ملین کیونکر نہ ہاے — تیری انگیا سی بہی نامحرم رہے

ہی دعا نئی مہر تا دور فلک — اوس مہ تابندہ پر سالم رہے

ولہ

وجود وعالم ہی قدرت ترے — ہی ہر صنع مین عین صنعت ترے

کیا ایک پر ایک کو حکمران — اسی سی ہی ثابت حکومت ترے

نہین ظالمونکو مقام جیل — ہی سب مشتہر یون مین عدالت ترے

عنایت کیا تو نے نور بصر — سر آنکہون پر اے بت عنایت ترے

سب ارباب کثرت موحد بنے — یہ کثرت سی ثابت ہی وحدت ترے

نہین صورت زنگ جوہر کو دخل — ہی آئینہ دل مین صورت ترے

چراغ رہ دیدۂ ہے چشم غول — ہدایت کرے جب ہدایت ترے

تعریف اوسکی چہاتیونکی کچہہ جو نہی کے — کوئی مجہی صل مین کئی خوان بہر دیئے
اپنی کباب ہو یگا ہمکو مزا جو تہا — پہلی نمک سی اوسکی نمکدان بہر دیئے
الہہ حسن لطف مضامین کچہہ اور ہے — یون تو سبہون نی شعر نئی یون اپہر دئے
ای مہر گرچہ مشق فن شاعری مین ہون — مضمون تو سبی کتنی نئی دیوان بہر دیئے

ولہ

ای بتو آؤ خدا کی واسطی — بس نہ ترساؤ خدا کی واسطی
ہمدمو جاؤ خدا کی واسطی — اوسکو لی آؤ خدا کی واسطی
جان میری جاتی ہی سمجہا ہی کیا — اوسکو سمجہاؤ خدا کی واسطی
ای بتو تم ہو غزال وحشت حسن — یار بنجاؤ خدا کی واسطی
مرچلا ہون کوئی اوس سی کہی — جلد اب جاؤ خدا کی واسطی
ای بتو ترسانی سی کیا فائدہ — جلد آجاؤ خدا کی واسطی
کہول ہون آغوش حسرت وا کیے — بس لپٹ جاؤ خدا کی واسطی
مجہسی تم الجہو نہ زلفونکی طرح — بال سلجہاؤ خدا کی واسطی

آج کا وعدہ توکل کا سا نہین　　سچ تو فرما ؤ خدا کی واسطے

اوس بت عیسی نفس کو ہمدمو　　جلد لی آؤ خدا کی واسطے

ای بتو بالا بتانی کی عوض　　قد دکہا جاؤ خدا کی واسطے

مہر جب وتن بہر بہر ا پایا تمہین　　بات رہ جاؤ خدا کی واسطے

با تجابی مہر تاین اس مہر پر　　مہر فرماؤ خدا کی واسطے

ولہ

ہجر ہی دل مین خاک اوڑتی ہی　　صدر محفل مین خاک اوڑتی ہی

ہی جو ماہ جبیں ام ای رستی　　کیا ہی محفل مین خاک اوڑتی ہی

گر ز خط آپکی ذقن مین نہین　　چاہ بابل مین خاک اوڑتی ہی

وہی لجو بتان ہین بعد فنا　　پر مری دل مین خاک اوڑتی ہی

وہ جو آتا نہین نہانے کو　　بحر و ساحل مین خاک اوڑتی ہی

راہ حق مین وان ہی آب حیات　　راہ باطل مین خاک اوڑتی ہی

تیغ بی آب تہی جو ای قاتل　　حلق بسمل مین خاک اوڑتی ہی

کبھی آب اشک سی چھڑکا تو | خانۂ دل مین خاک اوڑتی ہی
جل گئی تجکو دیکھکر لیلے | آج محمل مین خاک اوڑتی ہی
مین موا قتل بہا گی سب اغیار | کوئی قاتل مین خاک اوڑتی ہی
تیری جابوسی نور کی بدلے | ماہ کامل مین خاک اوڑتی ہی
کیون نہ مین بیوطن ہون اشک فشان | کیا ہی منزل مین خاک اوڑتی ہی
جسکو تجسی غبار رہی ای مہر | اوسکی محفل مین خاک اوڑتی ہی

## ولہ

کانپور مین ہم ترستی ہین تبسم کی قہر ہی | ملک ہندستان کا ہی لکھنؤ سا شہر ہے
تلخ گو اتنی ہین کیون شہد مین لبہای یار | اور کیا اسکی سوا کہئی یہ میٹھا زہر ہے
یار اگر آئی تو ہوجائین حواس جمع جمع | سبزہ ہی ساقی ہی می ہی چاندنی پہر ہی
فرقت جانان مین صفاہان تک ویرانہ ہے | یار ہو جسمین ہمکو وہی تو شہر ہے
لکھنؤ کی بحر خوبی یاد آیا کرتی ہین | ہون وقت یہ گنگ پر اہل وطن کی لہر ہے
کون کافر کا دوآبی مین کبھی لگتا ہی دل | لکھنؤ کی آگی گنبو ماورا النہر ہے

دانستہ بیوفا کی لئی نام کہو دیا ۔ سمجھی اسے صحیح ہم اور سر غلط مٹے
اس سی زیادہ مانگون تو لکھوا لو نیا قبض ۔ اتنی پی شراب کہ ساغر کا خط مٹے
وہ قبل ابتدا سی ہی وہ بعد انتہا ۔ ہستی کیو اسطی مین جو اہل وسط مٹے
ای مہرلب یتین ہی آئی وہ ماہ رو ۔ سورج پیوانزوب شعاعون کی خط مٹے

ولہ

گفتگو کا رنگ خاموشی مین ہے ۔ حابن کا انداز سرگوشی مین ہے
ہوش کا انداز بیہوشی مین ہے ۔ یاد کا عالم فراموشی مین ہے
میکدہ مسجد ہے سبو ظرف وضو ۔ زہد کا سامان مے نوشی مین ہے
گو بنا ہون پی زبان مثل جرس ۔ نغمہ فریاد خاموشی مین ہے
جستجو قاتل کی لا حاصل نہیں ۔ تن مرا فکر سبکدوشی مین ہے
آپ پر روشن کرونگا ذات کو ۔ شمع سان جو لطف خاموشی مین ہے
کام سی مطلب ہی کیوہ ہن مون سکا ۔ لطف پشمینہ نمد پوشی مین ہے
شور بلبل کو مبارک گوش گل ۔ ہمکو لذت بخشی سرگوشی مین ہے

صورت منصور ہو جائی گا جال حق یہ ہی کیون تیغ حق کو تیز ہی

ردہ میں کیمین پر ہوہ فانوس مین یا جہلک را تو نکو تہ پوشین ہی

ہی وہ ناوا ایہہر محفل مین کہ بدر کسکو آشنا ہوس مینو ستی مین ہی

ولہ

یہان وو رخنج کہن اور ہے مری سر زمین کا چلن اور ہے

نہ اسرو ہی اور نہ ای فاختہ ہمارا وہ سرو چمن اور ہے

یہ دنیا سرا ہی مسافر ہین ہم غریبو ہمارا وطن اور ہے

زہ داغ پر سکہ ہی عشق کا تری عاشقون کا چلن اور ہے

ہزار و ن مین گلبانہ ہان گو کی مین ہزار و وہ گل پیرہن اور ہے

کہون وصف لعل لب یار کیا وہ رنگ عقیق یمن اور ہے

گئی بس و لیلی کی سرگشتگی ہمارا تہارا چلن اور ہے

مژہ کر تی ہی کار ناوک و ہان غزالو وہ ناوک فگن اور ہے

کہان مہر گرد و ن مین یہ سوزدل یہ مہرا ی مہ سیمتن اور ہے

چیزیں تو یہیں ہیں بہت سی یار پسند آئے
دیواروں میں لگا کی دیوار پسند آئے

یہ مردمِ چشم اوسکی کیا خوب مبصر ہیں
تلواروں میں ابرو کی تلوار پسند آئے

آئینوں میں خوش آئی یہ آئینۂ عارض
زلفوں میں بھی زلفِ خمدار پسند آئے

عشووں میں ہے عشوہ غمزوں میں ہے غمزہ
وضعوں میں ہی وضعِ دلدار پسند آئے

کوکبوں میں پسند آئے ان چاندنیوں کی کولی
دیواروں میں لگا کی دیوار پسند آئے

اونٹوں میں سعت کی لبِ قند مکرر ہیں
تکراروں میں لب کی تکرار پسند آئے

سب ہندسہ الونکو سب اہلِ ریاضی کو
شکلوں میں فقط شکلِ دلدار پسند آئے

وصفِ گلِ صانع کا وراثت طیفہ ہی
منقاروں میں بلبل کی منقار پسند آئے

کو نخل ہی گر ونکو بہان تو نہیں دولت
زرداروں میں یہ عفّ زردار پسند آئے

وصفِ کمرِ نازک جس بیت میں مضموں تھا
شعر بار سنی جسنی شعر بار پسند آئے

طاؤس و تذرو و کبک تا و فلک و محشر
ان سکو فقط تیری رفتار پسند آئے

جامِ مئی آتش رنگ خورشید کو بھی ڈالا
ای مہر مجھی خوبی خمار پسند آئے

غیب کی بات اگر پیدا کے ۔ ڈھونڈکر ہیت سری کمر پیدا کے
ڈھونڈلایا دہن یار خیال ۔ وہم بی اوسکی کمر پیدا کے
ہمنی ہی ہجر جگر کا ویسے ۔ وارتو در وجگر پیدا نکے
جو دکھائی تری زلف و عارض ۔ ہمنی وہ شام و سحر پیدا کے
عاشق چشم کو تکنا روک کر ۔ تمنی اب اوسہ نظر پیدا کے
انقلاب فلک گردان سے ۔ شکل پنہان ہوئی ہو پیدا کے
تیرہ حسن اگر جب تمنی ہی ۔ ہمنی سینی کی سپر پیدا کے
یاسی بار محبت نہ اوٹہا ۔ کس لئی نوع بشر پیدا کے
شکل اس چاند مین خورشید نہیں ۔ تو ابر شب قمر پیدا کے
ڈھونڈلایا دہن جانان مین ۔ سر پنہان کی خبر پیدا کے
مال دنیا کا یہ آخر ہی مآل ۔ لٹ گئی دولت اگر پیدا کے
پاک پیدا نہ کیا کچھ اہی مہر ۔ تمنی اشعار اگر پیدا کے

ولہ

کنگنی ات صبح ہوتی ہے ۔ سن مری بات صبح ہوتی ہے

با تو ان ہی مین گذر گئی شب وصل ۔ اب کہان ات صبح ہوتی ہے

و نشد بوسی نہ پاسکی شب وصل ۔ ہای ہیہات صبح ہوتی ہے

وصل کی رات رنج و ابذا مین ۔ بصد آفات صبح ہوتی ہے

اب ہی سیوز دیکہو بج رہا ہی گجر ۔ اری بدذات صبح ہوتی ہے

کیا کہون رنج آخر شب وصل ۔ مثل آیات صبح ہوتی ہے

رات جب جا چکی تو یہ کہتی ہو باتین ۔ اب کہان گہات صبح ہوتی ہے

صبح وصل اوس سے کیا کرون ۔ باتی بات صبح ہوتی ہے

ای شبہ حسن گذری وصلکی رات ۔ اب کرامات صبح ہوتی ہے

واہ ای ابتدائی روز وصال ۔ کیا جوش اوقات صبح ہوتی ہے

اب کہان ہے شب شباب ای مہر ۔ جاگو ہیہات صبح ہوتی ہے

ولہ

اہ کیون بار بار بہرتا ہے ۔ سچ بتا کسکو پیار کرتا ہے